# گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سزا

صاحبزادہ
سید افتخار الحسن زیدی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

Marfat.com

# گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا

صاحبزادہ
سید افتخار الحسن زیدی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں


نام کتاب ——— گستاخِ رسولؐ

مؤلف ——— صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی

طابع ——— سیّد حمایت رسول قادری

کتابت ——— نذیر احمد

ایڈیشن ——— دوم

تعداد ——— ایک ہزار

مطبع ——— گنج شکر پریس لاہور

سنِ اشاعت ——— یکم مارچ ۱۹۹۴ء

پروف ریڈنگ ——— مولینا شہباز علی قادری

ہدیہ ——— RS 66.00 روپے

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ

۱۲ گنج بخش روڈ ——— لاہور


Marfat.com

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | انتساب | ۵ |
| ۲ | ابتدائیہ | ۶ |
| ۳ | غازی علم الدین شہید مرحوم اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰ |
| ۴ | شہید زندہ ہیں | ۱۹ |
| ۵ | شہید کون ہے؟ | ۳۴ |
| ۶ | شہید کی شان | ۴۰ |
| ۷ | گستاخ رسولؐ کی سزا | ۵۱ |
| ۸ | نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کا بیان | ۹۱ |
| ۹ | اسم محمدؐ اور سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ | ۹۴ |
| ۱۰ | واجب القتل | ۹۹ |
| ۱۱ | جہاد ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۱ |
| ۱۲ | انگریزی نبی کی گستاخیاں | ۱۰۵ |
| ۱۳ | کاروان ختم نبوت | ۱۱۵ |
| ۱۴ | ختم نبوت مجلس کا عالمی روپ | ۱۲۳ |


Marfat.com

| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۵ | اللہ اور رسولؐ سے محبّت ۔ | ۱۲۶ |
| ۱۶ | کمالِ نبوّت | ۱۳۱ |
| ۱۷ | نفرتوں کے جھگڑے | ۱۳۳ |
| ۱۸ | محمدؐ بن قاسمؒ کو بلوا رہے ہیں | ۱۳۴ |
| ۱۹ | محبّت غیر کو نہیں چاہتی | ۱۳۸ |
| ۲۰ | فرعون کی بیٹی کی مشاطہ | ۱۵۵ |
| ۲۱ | آخری انعام | ۱۶۱ |
| ۲۲ | رسولؐ کی محبّت | ۱۶۳ |
| ۲۳ | اطاعتِ رسولؐ ہی اللہ کی اطاعت ہے | ۱۶۶ |
| ۲۴ | حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۷۳ |
| ۲۵ | حضرت بلالؓ اور محبّتِ رسولؐ | ۱۸۰ |
| ۲۶ | دُنیا کی ہر شئے کی حضورؐ سے محبّت | ۲۰۴ |
| ۲۷ | وارداتِ عشق | ۲۰۶ |
| ۲۸ | عشق اور حسین علیہ السلام | ۲۲۶ |
| ۲۹ | ختم نبوّت اور میرا جنون | ۲۳۹ |
| ۳۰ | ایک ایمان افروز نکتہ | ۲۴۲ |
| ۳۱ | جمعۃ المبارک کے فضائل اور جمعہ بازار کی لعنت | ۲۵۹ |
| ۳۲ | جمعہ بازار کی لعنت | ۲۶۴ |
| ۳۳ | اسلام اور نظام مصطفےٰؐ | ۲۷۶ |
| ۳۴ | تعارف | ۲۸۴ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# انتساب

غازی علم الدین شہید کے نام جو گستاخِ رسول راجپال
کو قتل کر کے میانوالی جیل کی اندھیری
کوٹھڑی میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مشرف ہو کر تختۂ دار پر چڑھ گیا!

اور ان مسلمانوں کے نام جو ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء
کی تحریکِ ختمِ نبوت میں جانیں قربان
کر گئے اور شمعِ حسنِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر پروانہ
وار نثار تو ہو گئے لیکن ناموسِ رسالت کے سفید
اور پاک دامن پر داغ نہیں لگنے دیا ـــــ

سید افتخار الحسن زیدی
ـــــ فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ابتدائیہ

خدا و رسول سے نمرود کی بغاوت ــــ حق و اسلام سے فرعون کی سرکشی ۔ دین و مذہب سے ابوجہل کی عداوت ــــ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین مکہ کی دشمنی اور رشد و ہدایت سے یزید کی مخالفت کے بعد آج ایک شیطان سیرت انسان سلیمان رشدی ناموسِ رسالت اور امہات المومنین کی عزت و آبرو کا ویری بن کر اپنی شیطانی کتاب میں اپنے شیطانی کردار کو ظاہر کرتے اور ناموسِ رسالت پر ایک بازاری غنڈہ کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے میدان میں اترا ہے ۔

اور اس ضلالت و گمراہی کی ظلمتوں میں بھی اپنے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن رکھنے اور اپنے سینوں میں کفر و باطل کے اندھیروں میں بھی محبتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ جلانے والے اہلِ ایمان کے مقابلہ میں آیا ہے تو صرف پاکستان کے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے مسلمان اس شیطانی کتاب کے خلاف سراپا احتجاج بنکر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ۔

اور اپنی جانثاری ۔ وفاداری اور غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے حق و اسلام کے باغیوں ۔ نیکی و شرافت کے مخالفوں اور ناموسِ رسالت کے دشمنوں کو یہ بتا دیا ہے کہ ہم نبی کے غلام اور علی کے ملنگ آج بھی اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے تحفظ اور ختم نبوت کی نگہبانی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں ۔

اسلئے ــــ کہ جب دنیا کی بڑی سے بڑی عدالت اور انسانوں کا بنایا ہوا کوئی قانون ناموسِ رسالت کی حفاظت نہ کر سکے تو پھر مسلمان اسکی پاسبانی اپنے خون سے

کیا کرتے ہیں۔

جیسا کہ اسلامی حکومت کے دارالخلافہ اسلام آباد میں ہوا۔ جبکہ سلیمان رشدی کے کفر و باطل کے خلاف توحید کے پرستاروں اور حق و صداقت کے متوالوں نے اپنے مذہبی جذبات کے ذریعے نفرت کا اظہار کرنے اور اسلام آباد کی پہاڑیوں پر اسلام کی عظمت کا پرچم لہرانے کے لئے مولینا عبدالستار خاں صاحب نیازی۔ مولینا کوثر صاحب نیازی۔ اور نواب زادہ نصر اللہ خان صاحب اور مولینا فضل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا تو پھر اسلام آباد کے بازاروں میں چلنے پھرنے والے انسانوں کے علاوہ آسمانوں کے فرشتوں نے بھی دیکھا کہ اسلامی مملکت کی رشوت کے ذریعہ خنزیر کا گوشت کھانے اور سؤر کا خون پینے والی ظالم اور درندہ صفت پولیس نے اس پرامن جلوس پر گولیوں کی بارش کر کے چھ مسلمانوں کو شہید اور قائدین کو زخمی کر دیا گیا۔

اور ——— اب ملک اور بیرونِ ملک ——— اور جہاں جہاں بھی نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار امتی بستے ہیں ——— اس شیطان کے خلاف مظاہرے اور مطالبے جاری ہیں اور اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کہ ابلیسی کردار ادا کرنے والے اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پر حملہ آور ——— اپنی بدزبانی اور بدقلمی کے ذریعہ حملہ آور ہونے والے سلیمان رشدی کو اس کے ناقابلِ معافی جرم کی سزا نہیں مل جاتی اور حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی پروانہ اور عشقِ رسولؐ کا کوئی دیوانہ اپنے ایمان کی تیغِ براں سے اس بدبخت کا سینہ چاک نہیں کر دیتا ———

ایران کے عظیم مذہبی راہنما اور اسلامی انقلاب کے ممتاز قائد جناب خمینی صاحب نے جو مرتد کے قتل کا فتویٰ دیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے ———

اور پھر خمینی صاحب کی طرف سے اس بے دین کے قتل کا انعام حاصل کرنے کے لیئے کئی جاں نثار غازی اور سرفروش مجاہد اسکی تلاش میں پھر رہے ہیں ———

Marfat.com

سُنا ہے کہ کئی عیسائی حکومتوں نے اس شیطان کی حفاظت کا ذمہ اٹھالیا ہے۔
مگر ــــ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے حفاظتی دستے ــــ پولیس کے پہرے اور بندوقوں کے کارتوس ــــ موت کے فرشتہ کا راستہ نہ روک سکینگے ــــ

"جیسے کہ جنگ بدر میں ابوجہل قتل ہوا" ــــ

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۸۷

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں اسلام وکفر کی جنگ میں میرے دو بھتیجوں معاذ و معوّذ نے مجھ سے پوچھا! ــــ

ــــ یَا عَمُّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ ؟

کہ ــــ اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں ــــ

قُلْتُ نَعَم ــــ

میں نے جواب دیا ــــ ہاں!

وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ ـ يَا ابْنَ اَخِي

مگر ــــ اے میرے بھائی کے بیٹو! تمہیں اس سے کیا مطلب ہے ؟

قَالَ ــــ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ــــ ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے ــــ
یہ کہکر وہ دو ننھے مُنے مجاہد ـ نو ـ دس سال کے ــــ ہرن کی طرح چوکڑیاں بھرتے ہوئے لشکرِ کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے اور چھوٹی چھوٹی تلواریں ہوا میں لہراتے ہوئے ابوجہل کے سر پر پہنچے اور اس گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سر تن سے جدا کر دیا ــــ کہ

مر جائیں گے یا ماریں گے اس گستاخ ناری کو
سُنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوبِ باری کو

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پھر کہا کہ تم اس لعین اور گستاخ کو

Marfat.com

کیسے قتل کر سکتے ہو ـــــــــــ کیونکہ حفاظت کر رہا ہے مشرکوں کی فوج
کا دستہ ـــــــــــ کہ ابوجہل کی حفاظت تو مشرکوں کی فوج کا ایک دستہ کر رہا ہے۔
تو جنگِ بدر کے ان غازیوں ــــــ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے
اور پکے عاشقوں نے جواب دیا تھا ــــ کہ ٹھیک ہے یہ کہ اس گستاخِ رسول کی۔

حفاظت کر رہا ہے مشرکوں کی فوج کا دستہ
مگر وہ کب تلک روکیں گے عزرائیل کا رستہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# غازی علم دین شہید اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سنہ ۱۹۲۷ء کا ایک ایمان افروز واقعہ ـــ ایک دردناک حادثہ اور ایک روح پرور سانحہ ہوا کیونکہ ـــ اس واقعہ میں مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا امتحان لیا گیا تھا جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ کے جانثاروں کا امتحان لیا گیا تھا۔ جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ کے جانثار اُمتی کامیاب نکلے تھے ـــ

اور ـــ اس سانحہ میں عشقِ رسولؐ ـــ ناموسِ رسالتؐ کے تحفظ اور اسلام سے سچی محبت کے جذبات انگریزی حکومت کے گماشتوں ـــ ہندوستان کے بدفطرت مہاشوں اور متعصب مہاسبھائی ہندوؤں کے آگے ثبوت کے طور پر پیش کئے گئے تھے ـــ

اور جب ہندوستان کی بڑی عدالت، حفاظت نہ کرسکی تھی اور جب انگریزی حکومت کا قانون صحیح فیصلہ نہ کرسکا تھا ـــ تو پھر ایک بہادر اور جانثار مردِ مومن غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے اپنے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچائی تھی ـــ

اور اُم المومنین حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تقدس کی خاطر خود تو تختۂ دار پر چڑھ گیا ـــ مگر ان کی پاک چادر کو داغدار نہ ہونے دیا تھا ـــ

Marfat.com

اصل داستان یہ ہے کہ ——— لاہور کے ایک ہندو مہاشہ راج پال نے
ایک کتاب لکھی ——— (رنگیلا رسُول) نعوذ باللہ ———
جس میں اس نے کافرانہ ذہنیت کا پوری طرح مظاہرہ کرتے ہوئے
قرآن پاک اور ناموس رسالتؐ پر رکیک حملے کئے اور اسلام اور امہات المومنینؓ
کی شان میں بازاری زبان استعمال کی ———
کتاب چھپی ——— بازار میں آئی اور ہندوؤں کی دکانوں پر فروخت ہونے لگی
ہندوستان کے کفّار و مشرکین کے علاوہ مسلمانوں نے بھی پڑھی ———
بس ——— پھر کیا تھا ——— محبوب خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار غلاموں
کے دِل تڑپ اُٹھے ———
سینوں میں راج پال اور اسکی کتاب کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اُٹھی اور
ہر طرف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور پھر سارے ہندوستان میں اس بیہودہ کتاب کے
خلاف مظاہرے ہونے لگے اور اس واہیات کتاب کو ضبط اور راج پال کو گرفتار کرنے
کے ساتھ ساتھ اسے اس بدزبانی کی قرارِ واقعی سزا دینے کا مطالبہ زور پکڑتا گیا ———
جیسا کہ آج پورے عالم اسلام میں سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کیخلاف
مظاہرے اور مطالبے کئے جا رہے ہیں ———
مسلمانوں کے جوش و خروش اور کفن بدوش جلوسوں اور جلسوں کیوجہ سے مظاہرے
اتنی شدّت اختیار کر گئے کہ برطانوی حکومت کو مسلمانوں کے مذہبی جذبات دیکھتے ہوئے اس
رسوائے زمانہ کتاب کو ضبط کر لینا پڑا اور ساتھ ہی گستاخ رسول راج پال کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔
صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ گنبدِ خضریٰ سے یہ آواز ضرور آئی ہو گی ———
کہ ——— میری محبّت کا دم بھرنے والے مسلمانوں اور قیامت کے دِن میری شفاعت
کی اُمید رکھنے والے میرے اُمتیو! تم میں سے کون ہے جو مجھے گالیاں دینے والے

Marfat.com

ایک کافر و مشرک راج پال کو قتل کر کے مجھ سے انعام کے طور پر جنت کی کنجی حاصل کرے۔

جیسا کہ — نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا تھا —

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ —

کہ — کعب بن اشرف کو قتل کرنے والا کون ہے؟ —

وَهَجَاهُ وَسَبَّهُ

کیونکہ — اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو یعنی تحقیر کی ہے اور انہیں گالیاں دی ہیں — چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی —

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ — میں اس کی گردن مار دوں گا — اور

یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے گستاخ رسول کے متعلق فرمایا تھا —

مَنْ يَكْفِيْنِيْ عَدُوِّيْ —

کہ — میرے دشمن کو ہلاک کرنے والا کون ہے؟

تو — ان مسلمہ حقائق کی روشنی میں سید افتخار الحسن کو اسبات پر پختہ یقین ہے کہ روضۂ رسول پاک سے ہی پُر کیف و وجد آفریں آواز ضرور آئی ہوگی —

ہائیکورٹ میں مقدمہ چلا تو جسٹس دلیپ سنگھ نے قانونی سقم کی بنا پر — یا ہندوؤں سے سازباز کے تحت کتاب پر سے پابندی اٹھالی اور راج پال کو رہا کر دیا۔

جونہی — اس ناخوشگوار اور حقائق کے خلاف فیصلہ کی خبر اخبارون میں چھپی تو زخم خوردہ مسلمانوں میں ایک دفعہ پھر ہیجان پیدا ہو گیا اور آخر کار شہادت کے شوق کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا — اور مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے لاہوری دروازہ کے باہر ایک جلسۂ عام کا پروگرام بنا کر اعلان کر دیا —

مگر جونہی اس احتجاجی جلسہ کا اعلان ہوا تو لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر اوگلوی نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ لگادی —

Marfat.com

انگریزی حکومت کی طرف سے یہ اعلان ہوا تو والیِ دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جانثار اُمتیوں کے دل اور بھی مجروح ہو گئے ـــــ اور ایک بار پھر لاہور کے گلی کوچوں میں بپھرے ہوئے شیروں کی طرح گرجتے ہوئے ایوانِ حکومت تک جا پہنچے۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی بلکہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں کئی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ـــــ

اور پھر آہستہ آہستہ یہ مظاہرے اور مطالبے ایک تحریک کی صورت اختیار کر گئے ـــــ

اور چونکہ اس مذہبی اور خالص دینی تحریک کی قیادت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کر رہے تھے اس لئے انہوں نے شاہ محمد غوث رح کے بالمقابل احاطہ عبدالرحیم میں جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کر لیا ـــــ

مولینا مفتی کفایت اللہ صاحب اور علامہ احمد سعید صاحب دہلوی بھی بطور مہمانانِ خصوصی اس ہنگامہ خیز جلسہ میں شریک ہوئے تھے ـــــ

احاطہ کے دروازہ پر مسلح پولیس کے دستے متعین کر دیئے گئے تھے اور فوجی جوانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا تاکہ لوگ کم سے کم جلسہ گاہ میں آسکیں ـــــ

لیکن ـــــ محمد عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سرفروش غلام راستے کی ہر رکاوٹ کو پاؤں کی ٹھوکر سے دُور کرتے ہوئے اور ہر دیوار کو نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت سے پاش پاش کرتے ہوئے اور پولیس اور فوجیوں کی سنگینوں کے سایہ میں جلسہ گاہ میں آتے رہے ـــــ

مسلمانوں کا جوش بڑھتا گیا اور شہادت کا شوق جلسہ گاہ کا عنوان بن گیا ـــــ

اور ـــــ داتا کی نگری میں ہر طرف ـــــ ہر بازار اور ہر چوک میں جانثار مسلمانوں کے قافلے دکھائی دینے لگے تھے ـــــ

Marfat.com

قرآنِ پاک کی تلاوت ہوئی اور پھر سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرجدار آواز لاہور کی فضاؤں میں گونجی ——

"اے محمد عربی کے وفادار سرفروش مسلمانوں آج آپ لوگ تاجدار اقلیم رسالتؐ کی ناموس کی حفاظت کرنے اور اپنے نبیؐ کے جانثار امتی ہونے کا ثبوت پیش کرنے کے لیئے اس جلسہ میں آئے ہو — اور آج جنسِ انسانیّت کو عزّت بخشنے والے رسالت مآبؐ کی عزت خطرے میں ہے!

اور آج اگر آپ نے اپنے رسولؐ کی عزت و آبرو کی حفاظت نہ کی تو پھر ہمیشہ کیلئے توہینِ رسالتؐ کا دروازہ کھل جائے گا!

اور —— وہ دیکھو حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ دروازہ پر پکار رہی ہیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری عزّت و آبرو کی حفاظت کرے!"

یہ جملہ — شاہ صاحب نے ایسے جلال اور محبت بھرے انداز میں ادا کیا کہ سب لوگ دروازہ کی طرف دیکھنے لگے ——

ایک کہرام مچ گیا اور مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں ——

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے!

حُبُّ الشَّیئِ یُعمِی وَیُصِمّ ——

کہ محبت اندھی ہوتی ہے —— محبت کرنے والی آنکھ محبوب کے عیب نہیں دیکھتی —— اور کان محبوب کے عیب نہیں سُنتے ——

راج پال کافر نے تمہارے نبیؐ کو گالیاں دی ہیں ——

غیورّ مسلمانو! ——

یا سُننے والے کان نہ رہیں —— اور —— یا کہنے والی زبان نہ رہے۔

اور گستاخِ رسولؐ — راج پال کیلئے داتا کی نگری میں اب کوئی جگہ نہیں ہونی

Marfat.com

چاہیئے! ـــــ

جلسہ ختم ہُوا ـــــ لوگ اپنے اپنے گھروں کو سسکیاں بھرتے اور شاہ جی کی ایمان افروز تقریر پر عش عش کرتے جا رہے تھے اور دل ہی دل میں سوچتے جا رہے تھے کہ دیکھیں اب شاہ صاحب کی تقریر کا کیا اثر ہوتا ہے اور کون راج پال کو قتل کر کے اور پھر اپنی جان کا نذرانہ رسولِ پاکؐ کے حضور پیش کر کے شہید کا اعزازی تمغہ اور جنت کی چابی دربارِ رسالتؐ سے حاصل کرتا ہے!

رات کا سناٹا ـــــ ہر طرف خاموشی ـــــ ہر سُو سکوت اور ہر جانب ہُو کا عالم شاہ جی کی تقریر سن کر لاہور کے ایک غریب گھرانے کا چشم و چراغ علم دین بھی گھر کو واپس آ رہا تھا اور بخاری صاحب کی تقریر کے جملے دہراتا آ رہا تھا۔

کہ ـــــ سننے والے کان نہ رہیں ـــــ اور یا کہنے والی زبان نہ رہے

اور محبت کرنے والی آنکھ محبوب کے عیب نہیں دیکھتی ـــــ

اور راج پال کے لئے اب داتا کی نگری میں کوئی جگہ نہیں ـــــ

ایک غریب ترکھان کا بیٹا گھر آیا تو علم دین کے دل میں عشقِ رسول کا ایک طوفان برپا تھا اور نبی پاکؐ کی ناموس کی حفاظت کیخاطر شہادت کا شوق اس کے سینہ میں موجزن تھا۔

وہ کروٹیں بدلتا رہا ـــــ مگر نیند نہ آئی ـــــ اس نے آنکھیں بند کر کے سونے کی کئی بار کوشش کی ـــــ لیکن کامیاب نہ ہو سکا ـــــ

اس کے کانوں میں پھر آواز آئی ـــــ

گستاخِ رسولؐ ـــــ راج پال کے لئے داتا کی نگری میں اب کوئی جگہ نہیں ہے ـــــ

علم دین ـــــ اٹھا ـــــ اور پتھر پر ایک چھُری رگڑ رگڑ کر تیز کرنے لگا ـــــ

رات نہایت ہی بے چینی میں بسر کی صُبح کی نماز میں دعا کی کہ "اے اللہ! میں تیرے

Marfat.com

محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے اور اُمہات المومنینؓ کی عزت و آبرو پر حملہ کرنے والے راج پال کافر کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں مجھے کامیاب کر اور اس راستہ کی ہر دیوار کو مسمار کر دے اور میری تیز دھار چھری کو نبیؐ کے گستاخ۔ اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کے ویری راج پال کی گردن تک پہنچنے میں کوئی روکاوٹ نہ ہو ــــ رات گزری ــــ صبح ہوئی اور پھر لاہور کے بازاروں میں چہل پہل ہونے لگی۔ راج پال بھی دوسرے دوکانداروں کی طرح اپنی دوکان پر آیا ــــ ابھی تکیہ لگا کر بیٹھا ہی تھا کہ ــــ

علم دین کی چھری ہوا میں لہرائی اور فضاء میں ایک پُرجلال آواز گونج اٹھی۔ کہ ــــ "اے میرے رسولؐ کے دشمن اور گستاخ مرنے کیلئے تیار ہو جا" ــــ

یہ آواز سن کر راج پال نے بھاگنے کی بہت کوشش کی مگر علم دین کی چھری اس گستاخ دشمنِ رسولؐ کے سینے میں پیوست ہو چکی تھی جو اس بدبخت کے پیٹ کو پھاڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی ــــ

اسلام کا باغی خاک و خون میں تڑپنے لگا اور آخر اس نے جان دے دی ــــ غرضیکہ ــــ نبیؐ کا دشمن راج پال قتل ہو گیا ــــ اور اسے گستاخیِ رسولؐ کی سزا مل گئی۔

علم دین اسے قتل کر کے مفرور نہیں ہوا بلکہ سیدھا کوتوالی پہنچا اور اپنے آپ کو قانون کے حوالہ کر دیا۔ قتل کا مقدمہ چلا ــــ تو مسلمان وکلاء نے علم دین کو بہت سمجھایا کہ راج پال کے قتل سے انکار کر دے ہم تجھے رہا کروا لیں گے۔ مگر علم دین تو اب غازی بن چکا تھا اور اسے تو اب میانوالی جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی جھلک دکھائی دینے لگی تھی اور رات اس کا ظلمتکدہ تاجدارِ حرم و عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بقعۂ نور بن جانے لگا تھا ــــ

پھر وہ قتل سے انکار کیوں کرتا اور دیدارِ رُخِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم کیوں

ہو جانا ——

علم دین —— ہنستے مچلتے اور توحید و رسالت کے نعرے لگاتا ہوا تختۂ دار پر تو چڑھ گیا اور اس نے پھانسی کے رسّہ کو چوم کر گلے میں تو ڈال لیا مگر رسولؐ کے دشمنوں —— اسلام کے باغیوں اور حق و ہدایت کے ویریوں کو یہ بتا دیا —— کہ جب دنیا کا قانون ناموسِ رسالتؐ کی حفاظت نہ کر سکے تو پھر اسکا تحفّظ —— مسلمانوں کا خون کیا کرتا ہے۔

فرنگی گماشتوں اور جیل کے بد اعمال عملہ نے اس عاشقِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کو رات کے اندھیرے میں کسی غیر معروف جگہ پر دفن کر دیا۔

مسلمانوں کو پتہ چلا تو ایک بار پھر مردِ مومن غازی علم دین شہید مرحوم کی نعش مبارک حاصل کرنے کے لیئے مظاہروں کا ایک طوفان برپا کر دیا اور آخر کار تین ماہ کی بھرپور کوشش کے بعد اس مردِ حق پرست کی نعش مبارک لینے میں کامیاب ہو گئے —— ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں شہید کی قبر کھودی گئی ——

جوں جوں اس مردِ غازی کی قبر کی مٹی ہٹاتے گئے، توں توں جنت کے باغوں کی خوشبو سے زائرین کے دل و دماغ معطّر ہوتے گئے۔ جسدِ خاکی ظاہر ہوا تو کفن پر گرد و غبار کا نام و نشان تک نہیں تھا —— بدن تر و تازہ تھا —— لبوں پر تبسّم تھا —— اور —— ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے قبر سے کوئی میّت نہیں بلکہ حیاتِ ابدی کا کوئی پیکر بن کر نکلا ہے ——

چہرہ پُر انوار و تجلیات کی کرنیں رقص کر رہی تھیں اور پیشانی پر بہشتی غازہ کی سرخی گلاب کے پھولوں کے ہاروں کی طرح جھوم رہی تھی

اور پھر —— میانوالی سے لیکر داتا کی نگری تک سارے راستہ کو معطّر کرتا ہوا، غازی علم دین شہید لاہور پہنچا ——

Marfat.com

غسل دیا گیا مگر کفن پہلا ہی رہنے دیا گیا تاکہ اس کے کفن کی خوشبو سے میانی صاحب کا پورا قبرستان معطّر ہو جائے۔

اور —— آج وہ عاشقِ رسولؐ —— شہیدِ محبّت —— مردِ حق پرست اور محمد عربیؐ کا لاڈلا اُمتی میانی صاحب کے قبرستان کے بائیں جانب برلبِ سڑک آرام فرما ہے۔
ایسے عاشقانِ مصطفےٰ کی قبریں جنت کا باغ بن جاتی ہیں جن کی زیارت ذریعۂ نجات اور باعثِ بخشش ہوتی ہے —— قرآن و حدیث اور مستند روایات سے ثابت ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں ——

مولینا ظفر علی خاں مرحوم نے خوب کہا ہے —————— کہ

نماز اچھی —— روزہ اچھا —— حج اچھا —— اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحاؐ کی عزت پر
خُدا شاھد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

# شہید زندہ ہیں!

علامہ اقبال مرحوم کہتا ہے ——— کہ

الٰہی یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت ——— نہ کشور کشائی

اے بزرگانِ دین ——— اللہ کی راہ میں جان دینی ——— اسلام کی عظمت کیخاطر قربان ہونا اور گستاخِ رسولؐ کو قتل کر کے خود تختۂ دار پر چڑھ جانے کا نام شہادت ہے ——— لیکن اس پرخطر راستہ پہ وہی مسلمان گامزن ہوتا ہے جس کے دل میں اسلام کی سچی تڑپ ——— دین کا حقیقی درد اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت ——— ہوتی ہے!

نبیؐ کے عشق میں جان دینے کا شرف مسلمانوں کے لئے رضائے الٰہی کا سبب اور بارگاہِ خداوندی میں مقبول و معزز ہونے کا اعزاز ہوتا ہے۔

اور یہ شرف و اعزاز ——— اسلام کے علاوہ دُنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ہے

میدانِ جہاد میں قتل ہونے اور نبیؐ کے عشق میں قربان ہونے والے ...

اور مجاہد اگرچہ دنیا والوں کی بے بصیرت نظروں میں مرجاتے ہیں ۔ مٹ جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں مگر دینِ اسلام میں وہ حیاتِ ابدی پاجاتے ہیں اور بارگاہِ خداوندی سے لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ کا اعزازی تمغہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ۔

مثلاً ــــ پارہ ۲ ــــ سورۃ البقرہ ۔ آیت ۱۵۴

وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۔ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ ۔

کہ ” اے ایمان والو جو مسلمان اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے اُسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے ۔ مگر تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے ۔“

یا ــــ پارہ ۴ ــــ سورۃ آلِ عمران ــــ آیت ۱۷۰

اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے تم ان پر مردہ ہونے کا گمان تک بھی نہ کرو ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ــــ اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے ۔

وَفَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اور وہ شہادت کا درجہ پانے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں جو درجات عطا کیے گئے وہ خوش ہیں ۔

اور ۔ نہ ہی انہیں کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ۔

قرآنِ پاک میں ہی ہے ــــ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً“ ۔ (سورۃ النحل ۔ آیت ۹۷ ۔)

کہ ۔ نیک اعمال کرنے والا مرد ہو یا کوئی عورت لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن ہو ۔ تو مرنے کے بعد ہم اسے قبر میں پاک و صاف ستھری زندگی عطا کریں گے !

تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۵۱ ــــ ای ۔ تحصل فی القبر ــــ

نزہت المجالس جلد اول صفحہ ۱۹۵ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔

Marfat.com

تاجدارِ عرب و عجم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ اقدس میں ایک جماعت جہاد کیلئے گئی۔
اس ملک کے بادشاہ نے انہیں گرفتار کرلیا اور انہیں اپنے کافرانہ دین میں شامل ہونے کا حکم دیا ــــــ

لیکن ان مسلمان مجاہدین نے اسلام چھوڑنے سے انکار کردیا۔

فَفَتَنَهُمْ اِلَّا وَاحِدًا۔

تو اس کافر و ظالم بادشاہ نے ایک کو چھوڑ کر باقی تمام کو قتل کردیا۔

اور پھر اسے بھی اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتا رہا ــــــ

وَلَهُ مِنَ الْاَمْوَالِ كَذَا وَكَذَا۔

کہ ــــ اتنا مال و دولت لے لے اور اسلام چھوڑ دے ــــ مگر اس اسلام کے جانثار سپاہی اور محمد عربی کے وفادار غلام نے پھر بھی انکار کردیا ــــــ

فَاَدْخَلَهُ بَيْتًا وَوَضَعَ عِنْدَهٗ جَارِيَةً جَمِيْلَةً

پھر اس کافر حکمران نے اس مسلمان مجاہد کو ایک حسین و جمیل لڑکی کے ساتھ ایک مکان میں بند کردیا تاکہ یہ مسلمان لڑکی کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر اسلام کو چھوڑ کر ہمارے دین میں شامل ہوجائے گا۔

مگر وہ ظالم نہیں جانتا تھا کہ حُسنِ مصطفےٰ کا نظارہ کرنے والی آنکھ کسی اور کے حُسن کی طرف نہیں دیکھتی ــــــ

اس مردِ مومن نے قرآن پاک کی سورۃ فتح کی تلاوت شروع کردی۔

وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا۔

اس خوبصورت لڑکی طرف توجہ ہی نہ دی۔

سورۃ فتح کی تلاوت کی ــــ اور جب اس مسلمان مجاہد کی زبان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز اور دلکش الفاظ نکلے ــــ ــــ تو

Marfat.com

بَکَتِ الْجَارِیَۃُ ــــــ

وہ لڑکی رونے لگی۔

وَاَسْلَمَتْ ـــــ

اور ــــ اسلام لے آئی

اور کہنے لگی ـــــ آؤ ہم دونوں اس مکان سے نکل جائیں !ـــــ

نبیؐ کا غلام بسم اللہ پڑھکر اور درودِ پاک کا ورد کرتا ہوا نکلا تو اس مقفل مکان کے تالے ٹوٹتے اور دروازے کھلتے گئے ـــــ

فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ سَمِعَا صَھِیْلُ الْخَیْلِ۔

جب فجر ہوئی تو ان دونوں نے گھوڑوں کے ٹاپوں اور ہنہنانے کی آوازیں سنیں۔ دونوں ٹھہر گئے۔

تو ـــ انہوں نے دیکھا کہ وہ اسی مردِ مجاہد کے ساتھی تھے جن کو کافر نے قتل کر دیا تھا۔

اور ــــ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً

اور یہ ان کے شہید ہونے کے چالیس دن کے بعد کا واقعہ ہے۔

قرآنِ پاک نے سچ فرمایا ہے۔

کہ ـــــ شہید زندہ ہیں۔

خصائص الکبریٰ ـ جلد ا ص ۲۲۰

اِنَّ فَاطِمَۃَ الْخُزَاعِیَّۃُ ــــ قَالَتْ زُرْتُ قَبْرَ حَمْزَۃَ رضؓ فَقُلْتُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کہ ــ حضرت فاطمۃ الخزاعی فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کی زیارت کی ـــــ

اور میں نے کہا ـــــ اے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ـــ السلام علیک ـــــ

Marfat.com

فَسَمِعْتُ کَلَامًا رَدَّ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ

پس ــــ میں نے ان کی کلام سنی۔ جواب دیا ــــ وعلیکم السلام!

ثبوت ملا کہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔!

خصائص الکبریٰ جلد ۱ صـ ۲۲۰

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زار قبور الشھداء باحد۔

کہ ــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد کے شہداء کی قبروں کی زیارت کی۔

وَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِیَّكَ یَشْھَدُ اَنَّ ھٰؤُلَاءِ شُھَدَاءُ ــــ

اور ــــ بارگاہِ ربوبیت میں عرض کی ــــ یا اللہ! تیرا بندہ اور نبی گواہی دے رہا ہے

کہ یہ تیری راہ میں جانیں دینے والے شہداء ہیں ــــ

وَاَنَّهٗ مَنْ زَارَھُمْ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَدُّوْا عَلَیْهِ۔

اور ــــ جو بھی ان کی زیارت کرے گا اور انہیں سلام کہے گا۔ قیامت تک یہ شہداء

اس کے سلام کا جواب دیتے رہیں گے۔

پتہ چلا ــــ کہ شہداء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

حضرت عطافؓ اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں

اَنَّھَا زَارَتْ قُبُوْرَ شُھَدَاءِ۔

کہ ــ انہوں نے شہداء کی قبروں کی زیارت کی

فَسَلَّمْتُ عَلَیْھِمْ ــ

اور ــــ میں نے انہیں سلام کہا۔

فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ ــ

میں نے سلام کا جواب سنا ــــ

معلوم ہوا ــــ کہ شہدا اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

شرح الصدور ـــــ ص ۹۳ علامہ و امام و محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بیوی کے ہمراہ شام کے صحرا میں سے گزر رہا تھا اور ان کا ایک لڑکا شہید ہو چکا ہوا تھا ـــــ

اِذْ رَأَى الرَّجُلُ فَارِساً ـــــ

اس آدمی نے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار آتے دیکھا۔!

فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ هٰذَا ابْنِيْ وَ ابْنُكِ ـ

تو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ تو میرا اور تیرا بیٹا ہے ـــــ

بیوی نے کہا میرا بچہ تو شہید ہو چکا ہے۔ یہ کہیں شیطانی دھوکہ نہ ہو۔ تو اس دھوکہ سے بچ ـــ لڑکا قریب آیا تو پہچان لیا کہ انہیں کا بیٹا ہے۔

ماں باپ نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔!

تو ـــ تو شہید ہو چکا تھا۔

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ تُوُفِّيَ فِي السَّاعَةِ

بیٹے نے جواب دیا ـــــ ہاں میں شہید ہو چکا ہوں ـــــ لیکن عمر بن عبد العزیز ابھی فوت ہو گئے ہیں۔

فاستاذن الشهداء ربهم في شهوده ـ

تو ـ تمام شہداء نے اپنے ربّ سے اجازت طلب کی کہ ہمیں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہونے کی اجازت دی جائے تو اللہ تعالےٰ نے اجازت دے دی۔

وَاسْتَأْذَنْتُ فِي السَّلَامِ عَلَيْكُمْ

اور میں نے آپ کو سلام کہنے کی بھی اجازت مانگی تھی ـــــ جو مل گئی ـــــ

ثابت ہوا ـــــ

کہ شہداء زندہ ہیں۔

Marfat.com

شرح الصدور ص ۸۹ حضرت عمیر بن الحباب اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اور میرے آٹھ ساتھیوں کو بنی امیہ کے دورِ خلافت میں رومیوں نے قید کر لیا۔

رومیوں کے سردار نے ہمیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شریف چھوڑنے پر زور دیا اور جان سے مار دینے کی دھمکی دی۔

مگر ہم نے انکار کر دیا ———

تو میرے آٹھ ساتھی قتل کر دیئے گئے —— اور مجھے ایک رومی سردار اپنے گھر لے گیا۔

فَدَعَا ابْنَةً لَّهٗ جَمِيْلَةً

پھر اس نے اپنی ایک خوبصورت اور جوان لڑکی کو بلایا ——— اور کہا!

هٰذِهِ ابْنَتِيْ اُزَوِّجُكَ بِهَا فَادْخُلْ فِيْ دِيْنِيْ۔

کہ — یہ میری حسین و جمیل لڑکی ہے اگر تو اسلام اور محمدؐ کو چھوڑ کر میرے کافرانہ دین میں داخل ہو جائے تو میں تیرا نکاح اپنی اس لڑکی سے کر دوں گا۔

فَقُلْتُ لَا اَتْرُكُ دِيْنِيْ لِاِمْرَأَةٍ

تو میں نے جواب دیا کہ میں ایک عورت کے بدلے اپنے دینِ اسلام اور پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں چھوڑ سکتا ——

فَدَعَتْنِيْ ابْنَتُهٗ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى بُسْتَانٍ لَّهَا۔

اس لڑکی نے ایک رات مجھے اپنے باغ میں بلایا اور کہا!

کہ — تو میرے باپ کی بات کیوں نہیں مانتا —— اور پھر پوچھا —

میرے پاس رہنا چاہتے ہو یا واپس وطن جانا چاہتے ہو —

میں نے جواب دیا وطن واپس جانا چاہتا ہوں!

فَرَاَتْ نَجْمًا فِي السَّمَاءِ۔

Marfat.com

پھر لڑکی نے آسمان پر ایک تارہ دیکھا اور مجھے کچھ زادِ راہ دے کر محل سے نکال دیا۔ میں تین دن تک چلتا رہا اور مجھے میرے وہ آٹھ ساتھی گھوڑوں پر سوار ملے۔ میں نے کہا تم تو شہید ہو چکے تھے۔

انھوں نے جواب دیا ـــــ ہاں!

لیکن ـــــ وَاُذِنَ لَھُمْ اَنْ یَّشْھَدُوْا جَنَازَۃَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں حکم ملا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے جنازہ میں شرکت کرو!۔

ان دونوں روائیتوں سے ایک تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے اور دوسرے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شُہدا زندہ ہیں ـــ

شرح الصدور ص ۹۰ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ـــ ابو علی ضریر سے

قَالَ اَنَّ ثَلَاثَۃَ اِخْوَۃٍ مِنَ الشَّامِ کَانُوْا یَغْزُوْنَ ـــ

کہ۔ تین بھائی شامی رومیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے قید کر لئے گئے۔

فَقَالَ لَھُمُ الْمَلِکُ اِنِّیْ اَجْعَلُ فِیْکُمُ الْمُلْکَ وَ اُزَوِّجُکُمْ بَنَاتِیْ وَ تَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ النَّصْرَانِیَّۃِ۔

روم کے بادشاہ نے انہیں کہا کہ میں تمہیں اپنی بادشاہت میں حصہ بھی دونگا اور اپنی تینوں جوان اور خوبصورت لڑکیوں کی تم سے شادی بھی کر دونگا مگر شرط یہ ہے کہ تم اسلام کے دامن کو چھوڑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ نبوّت سے نکل کر عیسائیت کا دین قبول کر لو! ـــــ

عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں اور شمعِ رسالت وحسنِ رسولؐ کے پروانوں نے انکار کر دیا ـــــ

وَقَالُوْا! ـــــ

Marfat.com

یَا مُحَمَّدُ ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور انہوں نے والیِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا —— اور اپنے آقا و مولا سے مدد طلب کی ——

دُور سے مدد کے لئے کسی کو پکارنا جائز ہے! — یعنی غیر اللہ کو ——

بادشاہِ رُوم نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان نہ تو ملک کے لالچ میں آتے ہیں اور نہ ہی میری لڑکیوں کے حسن وجمال کے جال میں پھنس کر نہ اسلام کی زنجیر کو اپنے پاؤں سے اتارتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت کو چھوڑتے ہیں ——

تو اس نے تیل کی تین دیگیں گرم کیں تاکہ شاید یہ تینوں موت کے خوف سے ڈر کر اسلام سے منہ پھیر لیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حریم عقیدت سے باہر نکل آئیں —— وہ کافر انہیں ڈراتا رہا —— وہ انکار کرتے رہے اور مسکراتے رہے۔

اور پھر اس نے دو کو تو تیل کی گرم دیگ میں پھینک دیا —— اور ایک کو اپنے پاس رکھا۔

ایک رومی سردار نے کہا!

اَنَا اَفْتِنُہٗ عَنْ دِیْنِہٖ

کہ میں اسے دین سے ورغلا سکتا ہوں — وہ اس طرح کہ میری ایک لڑکی ہے۔

وَلَیْسَ فِی الرُّوْمِ اَجْمَلُ مِنْ اِبْنَتِیْ۔

اور سارے روم میں میری لڑکی سے بڑھکر اور کوئی حسین نہیں ہے۔

میں ایک مکان میں اپنی لڑکی کو اس کے سپرد کردوں گا، وہ خود اسے بہکا کر اسلام اور محمد کا باغی بنادے گی۔

اور پھر رومی سردار نے ان دونوں کو تین راتیں تنہائی میں ایک مکان میں رکھا۔ ہر صبح باپ اپنی بیٹی سے پوچھتا — کیا ہوا — کیا بنا؟ — اور اس نے اسلام اور محمد کے

Marfat.com

دامن کو چھوڑا ہے کہ نہیں ـــــ بیٹی جواب دیتی ـــ ابھی نہیں ـــ

باپ پوچھتا کیوں ؟ ـــــ

بیٹی جواب دیتی !

نَهَارُهُ صَائِمٌ وَلَيْلُهُ قَائِمٌ

کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

فَقَالَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يَاهٰذَا اِنِّي اَرَاكَ تَقَدَّسًا

اس لڑکی نے کہا !

اے فلاں شخص میں نے تیری طہارت۔ پاکیزگی اور اچھی نیت اور پاکدامنی کو دیکھ لیا ہے ـــــ اس لئے ـــ

وَاِنِّیْ قَدْ دَخَلْتُ مَعَكَ فِیْ دِیْنِكَ۔

اب میں بھی تیرے دین میں داخل ہوتی ہوں!۔ پھر وہ دونوں دو گھوڑوں پر سوار نکل گئے ـــ دن کو چھپتے اور رات کو چلتے۔ ایک رات انہوں نے۔

سَمِعَا وَقْعَ الْخَيْلِ ـــ

گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سُنی مسلمان نے غور سے دیکھا۔

فَاِذَا هُمْ اَخْوَيْهِ ـــ کہ وہ دونوں اس کے بھائی تھے۔

ومعها ملائكة ـــ اور ان کے ساتھ فرشتوں کی بھی ایک جماعت تھی۔

پوچھا کیوں ساتھ آئے ہو ؟

فرشتوں نے جواب دیا ـــ ہمیں اللہ تعالے نے بھیجا ہے کہ تم دونوں کا نکاح کر دیں۔

یہ تینوں مقدس داستانیں ـــ ایمان افروز روائتیں اور دلچسپ حکائتیں، ایک ہی نوعیت کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہم سے پہلے مسلمان اسلام میں کتنے پکے اور عیاشی و فحاشی کی لعنت سے کتنے دُور رہتے تھے ـــ اور کسی غیر عورت کیطرف

Marfat.com

دیکھنا بھی عظیم گناہ سمجھتے تھے! اور وہ پاکستان کے جوانوں کی طرح نہیں تھے کہ جن میں عیاشی کے خطرناک جراثیم پوری طرح سرایت کر چکے ہیں — فحاشی کے زہریلے کیڑے انہیں چاٹ رہے ہیں اور بے راہ روی اور آوارہ گردی کے کالے ناگ ان کا خون چوس رہے ہیں —

اور جو اتنے گمراہ ہو چکے ہیں کہ لڑکیوں کے ہر سکول اور ہر کالج کے باہر کھڑے رہتے ہیں تاکہ اپنی بہنوں سے چھیڑ چھاڑ ہو سکے —

دوسری حقیقت جو ان مقدس داستانوں سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ — شہداء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور غازی علم دین شہید بھی زندہ ہے۔ مگر داتا کی نگری میں بسنے والے اور اہالیانِ لاہور کی بے حسّی — بے اعتنائی اور بے وفائی پر افسوس ہے —— کہ

نہ پڑھتا ہے یہاں پر فاتحہ اور کوئی نہ روتا ہے ؛ کسے معلوم کہ اِس خاک داں میں کون سوتا ہے

ابھی چند دن ہوئے، اسی مردِ مومن - مردِ مجاہد اور عاشقِ رسولؐ کے نام کی فلم ملک کے سینماؤں میں دکھائی گئی — "غازی علم دین شہید" — مگر وہ ایک ہفتہ بھی نہ چل سکی ——

میں نے خلیفہ مختار سے پوچھا تو نے یہ فلم دیکھی ہے؟

کہنے لگا —— ہاں!

میں نے دریافت کیا — کیا اس میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر ہے؟

جواب دیا —— نہیں! بلکہ ایک فاحشہ عورت کا گانا ہے اس میں!

تو پھر —— یہ فلم فیل کیوں نہ ہوتی کیونکہ جس تقریر نے غازی علم دین کو راجپال کے قتل پر ابھارا اور اکسایا تھا جب وہ تقریر ہی نہیں ہے تو پھر فلم کیسی ——

فلم ساز کو چاہیئے تھا کہ شاہ صاحب کی وہ تقریر محمد علی سے اسی جوش و ولولہ سے

Marfat.com

کرواتا اور یا مجھے موقعہ دیتا اور مَیں وہ تقریر کرتا تو غازی علم دین شہید پر بنائی گئی فلم ایک سال تک چلتی رہتی اور دوسری اس فلم کے فیل ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے نوجوان ایسی تاریخی فلمیں کہاں دیکھتے اور اخلاق و انسانیت و شرافت والی کہانیاں کب پسند کرتے ہیں ـــــ

انہیں تو مصطفٰے قریشی کا گنڈاسا اور سلطان راھی کی بلم پسند ہے ـــــ اور جس فلم میں اخلاق کا جنازہ ـ انسانیت کا قتل اور شرافت کی توہین ہوتی ہو اور جس میں ضلالت و گمراہی کے نظارے ـ عیاشی و فحاشی کے منظر اور بدمعاشی و غنڈہ گردی کے سین دکھائے جائیں، ہماری نئی بیہودہ نسل کو ایسی فلمیں پسند ہیں ـــــ افتخار الحسن، اس آوارہ نئی نسل کو نسل ہی نہیں سمجھتا ـ مار دھاڑ ـ قتل و غارت ـ خون خرابہ اور چوری ڈکیتی والی کوئی فلم آتی ہے تو فلم ساز کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں مَیں نے کبھی کوئی فلم نہیں دیکھی لیکن اخباروں میں فلموں کے اشتہار پڑھ کر سمجھ جاتا ہوں کہ کہانی کیا ہے، اور کردار کیسے ہیں؟ کبھی وہ زمانہ تھا کہ دو دو سال تک ایک فلم چلتی تھی ـــــ پچھلے سال ایک فلم چلی "ریشمی رومال" وہ بھی بُری طرح ناکام ہوئی اور ملک کے بے شعور اور آوارہ گرد عوام نے اسے بھی مسترد کر دیا ـــــ ۔

دو چار دن چلی اور وہ بھی اس لیئے کہ بازاری لوگوں نے اسے یہ سمجھ کر دیکھا کہ یہ نور جہاں کے کسی فلم کے گانے کے متعلق ہے ـ

"آندا تیرے لئی مَیں ریشمی رومال"

بڑیاں ای چاواں نال

مجھے پتہ چلا تو مَیں نے جمعتہ المبارک کے خُطبہ میں عوام کو بتایا کہ پاگلو ـ جاہلو اور بیوقوف پاکستانیو! اس فلم کا تعلق نور جہاں کے گانے سے نہیں بلکہ اس کی کہانی کا تعلق تو ہندوستان کی آزادی کی تحریک اور پاکستان کی بنیاد پہ مبنی ہے ـ

Marfat.com

اور یہ ایک خط تھا جسے ریشم کے کپڑے پر مولینا محمود الحسن اسیرِ مالٹا نے لکھ کر مولینا عبید اللہ سندھی مرحوم کو دیا تھا کہ وہ والیٔ کابل امیر حبیب اللہ خان اور دوسرے مسلمان سربراہوں کو پہنچادے ــــــ

انگریز کی حکومت ــ خط پکڑا گیا ــ مولینا محمود الحسن کو مالٹا کے جزیرے میں قید کر دیا گیا اور مولینا عبید اللہ سندھی کو ہمیشہ کے لئے جلا وطن کر دیا گیا۔

اور پھر وہ شمعِ آزادی کا پروانہ اور انگریزی استبداد کی غلامی کی زنجیریں توڑنے والا مجاہد سنہ ۱۹۱۹ء میں جلا وطن ہُوا اور پھر وہ صحراؤں۔ بیابانوں۔ جنگلوں اور ریگستانوں میں اپنی جلا وطنی کے کئی سال گزار کر پاکستان بن جانے کے بعد واپس آیا۔

چار سال ہوئے سندھ کے شہر حبیب آباد میں مولینا مرحوم کا انتقال ہُوا اور پھر اپنی زندگی کی بستی سے وہ ہمیشہ کے لئے جلا وطن ہو گیا۔

بے وفا اور بے عقل لوگو تمہیں کیا خبر کہ ھندوستان کیسے آزاد ہُوا اور پاکستان کیسے معرضِ وجود میں آیا ــ

دو چار سال ہوئے فیصل آباد کے سینماؤں میں مندرجہ ذیل فلمیں دکھائی جا رہی تھیں ــ جگری یار۔ جانی یار۔ جانی دشمن اور یار مار۔ محل سینما میں "یار مار" فلم چل رہی تھی۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور پہلے ہی دن چلنے والی تھی۔ جمعہ کے بعد میں اور بڑے بھائی صاحب سید محمد یعقوب شاہ صاحب محل سینما کے سامنے سے گذرے ٹکٹ لینے والوں کا کھڑکی پر اتنا ہجوم تھا کہ گرمی کی شدت کے باوجود ایک دوسرے پر چھلانگیں لگا رہے تھے۔ ایک ہنگامہ تھا، ایک شور تھا اور ایک طوفانِ بد تمیزی تھا۔

فریدی مرحوم نے مذاقاً کہا ــ

صاحبزادہ صاحب! آؤ نئی فلم ہے اوپر کے کمرے میں بٹھا دیتا ہوں ــ دیکھ لو!

پوچھا! نام فلم کا کیا ہے؟

Marfat.com

جواب دیا ——— "یار مار"

میں نے کہا فریدی صاحب! جس فلم کا نام ہی یار مار ہے، وہ دیکھنی کیا!

میری یہ بات کھڑکی میں کھڑے ٹکٹ خریدنے والوں نے بھی سن لی — ان میں کچھ سمجھدار بھی تھے، دوسرے ساتھیوں سے کہنے لگے — او ——— یار

شاہ صاحب نے سچ کہا ہے —

یار مار ——— یار مار! نہیں دیکھیں گے یار مار —

دیکھتے ہی دیکھتے کھڑکی خالی ہو گئی!

فریدی مرحوم گھر آیا!

شاہ جی! غضب ہو گیا ——— پوچھا ——— بھئی کیا ہوا؟

کہنے لگا ——— نئی فلم کا پہلا شو آپ کی وجہ سے برباد ہو گیا — چند بچے بیٹھے ہیں — بہت سے لوگ آپ کی یار مار کی آواز سن کر واپس چلے گئے ہیں — !

میں نے کہا — بھئی فرید — بزرگوں کے ساتھ مذاق کرنے کا یہی نتیجہ نکلنا تھا —

قارئینِ کرام ——— رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہے جس میں خدا تعالٰی کی بے بہا رحمتوں — بے حساب برکتوں اور ان گنت بخششوں کا نزول ہوتا ہے — اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو آہنی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے —

مگر اس کے ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں وی. سی. آر۔ فحش فلموں اور ٹیلیویژن کے غلیظ پروگراموں نے ہمارے معاشرہ کو یہانتک گندا کر دیا ہے کہ نئی نسل کے نوجوانوں کے دل و دماغ سے اسلامی معاشرہ کے خدوخال مٹا کر رکھ دیئے ہیں — اور مسلمانوں کے قلوب و اذہان سے غیرت ایمانی کو ختم کر دیا گیا ہے —

Marfat.com

اور دینی و مذہبی شعار کی قدر و قیمت ان کے دامن سے چھین لی گئی ہے — اور انسانیت و شرافت کے چراغ بجھا دیئے گئے ہیں اور یہ ملّتِ اسلامیہ اپنی بداعمالیوں کے باعث یہاں تک آوارگی پسند ہو چکی ہے کہ اس مقدس مہینہ کے ساتھ ساتھ ہی عید کارڈ کی خرید و فروخت بھی اپنے عروج پر دکھائی دے رہی ہے۔

ہر شہر کے گلی بازاروں میں عید کارڈوں کے انبار نظر آتے ہیں اور ان عید کارڈوں کی بکری زیادہ ہو رہی ہے اور وہی عید کارڈ زیادہ فروخت ہو رہے ہیں جن پر پاکستانی اور بھارتی فلمی ستاروں — اور اداکاروں کی عریاں اور نیم عریاں تصویریں بنی ہوئی ہیں اس لعنت اور ضلالت و گمراہی سے صاف ظاہر ہے، قوم میں شرم و حیا کی جنس لُٹ چکی ہے۔

شرافت و غیرت کی چادر پھٹ چکی ہے اور نئی نسل کے نوجوانوں کے اخلاق کا جنازہ نکل چکا ہے اور دین سے وفا و محبّت کی وابستگی ختم ہو چکی ہے!

بھلا —— وہ قوم جو ملک کی وزیرِ اعظم کو بھنگڑا ڈال کر خوش کرنے کی عادی ہو چکی ہو اس قوم سے انسانیت و شرافت کی توقع کیسے کیجا سکتی ہے۔ جیساکہ اس کا مظاہرہ ۸۹/۴/۱ کو دیپالپور میں کیا گیا۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اگر جمہوریت اسی عیاشی و فحاشی کا نام ہے تو پھر ایسی جمہوریت پر لعنت ہے۔

ان فحش عید کارڈوں کی نشاندہی فیصل آباد میں روزنامہ نوائے وقت کے نمائندہ جناب کمال نظامی نے ۸۹/۴/۲۰ کی اشاعت میں اپنے مشہور کالم آٹھ بازاروں میں کی ہے جو اس ملّتِ اسلامیہ کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہی نہیں ایک چیلنج بھی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شہید کون ہے؟

جب سے ملک کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی ہدایت اور حکم پر پیپلز پارٹی کے وزیروں۔ سفیروں۔ مرکزی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں اور دوسرے راہنماؤں نے مسٹر بھٹو مرحوم کو شہید کہنا شروع کر رکھا ہے۔ ملک میں ایک اختلافی ہیجان سا پیدا ہو گیا ہے۔

اسلئے کہ پاکستان کی اکثریت مسٹر بھٹو کو شہید کہنے کے حق میں نہیں ہے۔!

چنانچہ — اسی بنا پر ملک کے ممتاز عالم دین، جامعہ نعیمیہ لاہور کے بانی و مہتمم۔ اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر علامہ محمد حسین نعیمی صاحب نے لاہور ہائی کورٹ میں اس کے خلاف رٹ بھی داخل کی تھی مگر افسوس کہ فاضل ججوں نے اس کے متعلق فیصلہ دینے سے معذوری ظاہر کر دی حالانکہ ملک کی سب سے بڑی عدالت کے ججوں کا یہ جانبدارانہ رویہ ان کی شان کے خلاف تھا۔

سید افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ فاضل جج صاحبان کو اس کے متعلق کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور کرنا چاہیئے تھا۔

حق میں — یا — مخالف

کیونکہ ہمارے جج صاحبان اغوا۔ چوری۔ ڈکیتی۔ قتل اور دوسرے سنگین جرائم میں گرفتار ملزموں اور مجرموں کا فیصلہ تو کر دیتے ہیں مگر شہید جیسے خالص دینی و مذہبی لفظ شہید کی تشریح نہ کر سکے!

دوسری بات جو اس ضمن میں کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے راہنماؤں

Marfat.com

ہیں نہ تو کوئی قابلِ ذکر اور قابلِ اعتماد مفتی ہے اور نہ کوئی سرکردہ عالم دین اور اگر کوئی ہے بھی تو وہ بھی سیم زدہ اور بکاؤ مال ہو کے رہ گیا ہے!

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ـــــ کہ

یہی شیخ حرم جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادرِ زہراؓ

ٹی۔ وی پر تصویر آجانے کے شوق اور اخباروں میں فوٹو اور بیان آجانے کے لالچ میں احکامِ خداوندی کے حدود و قیود اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنہری اصولوں اور قرآن اور دین کے مقدس قواعد و ضوابط کی دیواروں کو بھی توڑ بیٹھے ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کی طرح حق بات کو چھپاتے پھرتے ہیں۔

حضراتِ محترم! ـــــ شہید کون ہے؟ اس خالص دینی و مذہبی سوال کا جواب کسی بزعم خویش مفتی اور نہ ہی کسی حق بات کو چھپانے والے مولوی صاحب سے پوچھنا چاہیئے بلکہ قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ کا ابدی اور غیر فانی پیغام کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ہادیٔ برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیمتی اور سنہری ارشاداتِ عالیہ کو تسلیم کرتے ہوئے یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیئے کہ کسی قتل کے مجرم اور پھانسی کی سزا پانے والے ملزم کو شہید کہنا حق و صداقت سے بغاوت کے مترادف ہے۔

اب سنیئے ـــــ کہ شہید کون ہے؟

مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۱ ـــــ مسلم شریف کے حوالہ سے ـــــ کتاب الجہاد۔

ترمذی شریف جلد ۱ ص ۱۲۶ باب فی الشہید من ھم۔ کہ شہید کتنے ہیں اور کون کون ہے!

ابن ماجہ شریف ص ۲۰۶

حضرت ابوھریرہ اور حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ـــــ

Marfat.com

(۱) - مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ ! ـــــ کہ

جو۔ اللہ کی راہ میں یعنی میدان جہاد میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ !

اور اللہ کی راہ میں مرنے والا شہید ہے۔

یعنی۔ جہاد کرنے جارہا تھا لیکن راستہ میں فوت ہوگیا وہ بھی شہید ہے۔!

وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ

اور ہیضہ یا پیٹ کی کسی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

یعنی۔ اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ مرگیا ہے اور وہ خود بھی زچگی کی حالت میں مرجائے وہ بھی شہید ہے۔

وَالْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ

اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید۔!

وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ۔

اور دریا میں ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔!

وَصَاحِبُ الْھَدْمِ

اور دیوار کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والا بھی شہید ہے۔

وَالْحَرِقُ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

اور جل کر فوت ہونے والا بھی شہید ہے!

وَذَاتِ الْجَنْبِ فَھُوَ شَھِیْدٌ

اور ذات الجنب یعنی پسلی کے درد سے مرنے والا بھی شہید ہے۔!

بہار شریعت جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ جناب مولینا مولوی حکیم ابوالعلاء محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی سنی حنفی۔ قادری اور برکاتی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔

Marfat.com

محدّث و مجدد حضرت جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے کئی آئمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ــــ سِلّ[1] کی بیماری سے مرنے والا ــ سواری[2] سے گر کر ہلاک ہونیوالا ــ یا مرگی[3] کی مرض سے فوت ہونے والا ــ بخار[4] سے مرنے والا ــ عشقِ[5] رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موت سے ہمکنار ہونے والا بھی شہید ہے ــ

ہرگز نمیرد آنکس کہ دلش زندہ شد بعشق

کسی درندہ[6] نے پھاڑ دیا ــ بادشاہ[7] نے ظلماً مارا ــ علمِ دین[8] کی طلب میں مرا ــ یہ سب شہید ہیں اور شہادت کے درجات پر فائز ہیں ــــ لیکن شہداء کی اس فہرست میں قتل کے جرم میں پھانسی پانے والے کا ذکر نہیں ہے ــــ

حاصل یہ کہ ان سب کو شہیدوں کا اجر و ثواب ملے گا مگر شہیدوں کے احکام ان پر لاگو نہیں ہوں گے ــ

یعنی ــ انہیں غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز بھی پڑھی جائے گی ــ

اور ــ شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہ دیا جائے ــــ جیسا کہ ــ ھدایہ شریف جلد ۱ صفحہ ۱۷۶ جو کہ فقہ حنفیہ اسلامی کی گرانقدر اور مستند و با اعتماد کتاب ہے ــــ

اور پھر ــــ فقہ شریف کی دوسری مشہور کتابوں یعنی شامی شریف ــ شرح وقایہ شریف ــ درِ مختار شریف ــ رد المختار شریف میں بھی یہ مسئلہ کھل کر بیان کیا گیا ہے کہ

اَلشَّھِیْدُ مَنْ قَتَلَہُ الْمُشْرِکُوْنَ ــــ کہ

شہید وہ ہے جسے مشرکوں نے قتل کیا ہو!

اَوْ ــ وُجِدَ فِی الْمُعْرِکَۃِ اَثْرًا

یا ــــ شہید وہ ہے جو کسی جہاد کے معرکہ اور اسلام و کفر کی کسی جنگ ــ اور حق و باطل کی کسی لڑائی میں اتنا زخمی ہوا ہو کہ اس کے زخم شہید کے زخموں کے مشابہ ہوں

اور پھر وہ موت کی آغوش میں چلا گیا ہو ——

وَقَتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ظُلْماً

اور — شہید وہ ہے جسے ظلم کے طور پر مسلمانوں نے کسی مسلمان کو قتل کر دیا ہو۔

قارئین کرام ! سیّد افتخار الحسن کے نزدیک یہ موت جنرل محمّد ضیاء الحق پر پوری طرح صادق آتی ہے۔

اسلئے کہ اُسے بھی مسلمانوں ہی کے ایک تخریب کار گروہ اور ملک دشمن ٹولہ نے ہلاک کیا ہے —— اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے پیشِ نظر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم شہید کہلوانے کے مستحق ہیں —— کہ

وَالْحَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ —— کہ

جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔!

مسلم لیگ کے عظیم راہنما — قائدِ اعظم مرحوم کے دستِ راست اور پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علیخان مرحوم کو بھی اسی لیئے شہید کہا جاتا ہے کہ اسے بھی راولپنڈی کے ایک جلسۂ عام میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا ! — اور گولی چلانے والا ایک سیّد اکبر نامی مسلمان تھا۔

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے سیاسی لٹیروں — رشوت خور — تخریب کاروں اور اجرتی قاتلوں کے سیاہ کارنامے تو ذرا دیکھو ! ——

پاکستانیوں نے اپنے وزیر اعظم کو گولی کا نشانہ بنایا اور ہندوستانیوں نے اپنے مہاتما یعنی گاندھی کے سینہ میں خنجر پیوست کیا۔ اور پاکستانیوں نے مردِ مومن۔ صدرِ مملکت اور مردِ حق پرست کو ایک غیر ملکی بھیانک سازش کے تحت ہوائی حادثہ میں شہید کر دیا تو ہندوستانیوں نے اپنی ہی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے جسم کو گولیوں سے چھلنی کر کے

موت کے گھاٹ اتار دیا ـــــ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ یہ دونوں ملک یعنی پاک و ہند اس قابل نہیں تھے کہ ان کے پاؤں سے انگریز کی غلامی کی زنجیر توڑ کر انہیں آزادی کی عظیم نعمت سے سرفراز کیا جاتا ـــ

بھلا وہ قوم جو اپنے راہنماؤں ـــ وزیروں اور صدروں کو ہلاک کر دے وہ عام لوگوں کے مال و جان کی محافظ کیسے ہو سکتی ہے ـ

فَیُکَفَّنُ وَیُصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَا یُغَسَّلُ ـ

اور شہید کو کفن پہنایا جائے اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے مگر اسے غسل نہ دیا جائے ـــــ

تاکہ اللہ کے دین کی عظمت ـ اسلام کی سربلندی ـــ حق و صداقت کی پاسبانی اور شریعتِ محمدیہ کی رکھوالی کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا مسلمان شہادت کے خون کے مقدّس قطرے اپنے زخم خوردہ جسم پر سجائے ہوئے بارگاہِ خداوندی سے مرحبا کا خصوصی تمغہ حاصل کر سکے ـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# شہید کی شان

قرآن واحادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ شہداء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے اور وہ شہادت کا درجہ پانے اور اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے انہیں جو درجات اور مراتب عطاء کئے گئے شہداء ان پر خوش ہیں۔ اور وہ ہر طرح کے حزن وغم اور ہر قسم کے رنج وملال سے بری ہونے والے کا اعزاز بھی بارگاہِ خداوندی سے حاصل کرلیتے ہیں۔

ان کی قبر اور عالمِ برزخ کی زندگی کا ہمیں شعور نہیں ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں میدانِ جہاد میں شہید ہونے کی زندگی پر موت کا گمان بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

اس حقیقت کے متعلق گذشتہ صفحات میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے مگر یہاں شہید کی شان کے متعلق کچھ اور بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف صہ ۳۳۳، ترمذی شریف جلد ۱ صہ ۱۹۹۔ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لِلشَّھِیْدِ عِنْدَ اللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ۔

کہ۔ اللہ تعالٰی کے نزدیک شہید کے چھ فضائل و درجات ہیں۔

یُغْفَرُ لَہٗ فِیْ اَوَّلِ دُفْعَتِہٖ

کہ۔ دشمن کافر پر پہلا وار کرنے پر ہی اسے بخش دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۱)۔ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ !

اور اسے جنّت کا ٹھکانہ دکھلا دیا جاتا ہے !

(۲)۔ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ !

اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے ۔

(۳)۔ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ !

اور شہید پر نزع کا وقت کی سختی سے امن میں رہتا ہے ۔!

(۴)۔ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ

اور قیامت کے دن اس کے سر پر وقار عزت کا تاج رکھا جائے گا۔

اَلْيَاقُوْتُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ۔

کہ اس تاج میں جڑے ہوئے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ساری دنیا سے

اچھا اور بہتر ہوگا !

(۵)۔ وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنْ حُوْرِ الْعِيْنِ

اور جنت میں اسکی خدمت کے لئے ۷۲ حوریں عطا کی جائیں گی ۔

(۶)۔ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ

اور قیامت کے دن شہید اپنے خویش و اقارب کے ۷۰ گنہگاروں کی شفاعت

کرے گا جو قبول ہوگی [1]

مشکواۃ شریف ص۴۹۵ ابن ماجہ شریف ص۳۲۰ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ ۔ کہ قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے تین گروہ ہوں گے ۔

پہلا :۔ الانبیاء علیہم السلام کا ۔

---

[1]:۔ ابن ماجہ شریف ص۲۰۶

Marfat.com

دوسرا :۔ ثُمَّ العُلَمَاءُ کا۔

تیسرا :۔ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ کا۔

ابن ماجہ شریف صـ ۲۰۴ حضرت ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

غَزْوَةٌ فِی الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِی الْبَرِّ ـــــ کہ بحری جنگ میدانی جنگ سے دس حصّے زیادہ افضل ہے ـــــ اور حضرت ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ـــ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَکَّلَ مَلَکَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ اِلَّا الشَّهِیْدَ الْبَحْرِ ـــ کہ

" اللہ تعالیٰ نے ملک الموت یعنی عزرائیل علیہ السلام کو انسانوں کی ارواح قبض کرنے کے لئے مقرر کر رکھا ہے ۔ مگر دریائی اور سمندری جنگ میں شہید ہونے والے کے لئے نہیں ـــــ "

فَاِنَّهٗ یَتَوَلّٰی قَبْضَ اَرْوَاحَهُمْ ـــ

کیونکہ بحری جنگ میں شہید ہونے والے کی مقدس روح خدا خود قبض کرتا ہے!

ابن ماجہ شریف صـ ۲۰۴ مشکوٰۃ شریف صـ ۳۳۰ ۔ مسلم کے حوالہ سے ـــــ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں پر موت کا گمان بھی نہ کرو ـــــ وہ زندہ ہیں ـــ

تو ـــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ

اَرْوَاحُهُمْ کَطَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ فِی اَیِّهَا شَاءَتْ

کہ ـــ شہداء کی ارواح جنت میں سبز پرندوں میں رہتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں اڑتی

Marfat.com

پھرتی ہیں خوشی و مسرّت کے ساتھ۔

مشکوٰۃ شریف صت ۵۷۰ ترمذی شریف جلد ۲ صت ۲۱۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

کَانَ جَعْفَرُ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْھِمْ وَیُحَدِّثُھُمْ وَیُحَدِّثُوْنَہٗ

کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت علی علیہ السلام کے بڑے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساکین و غربا سے بہت محبّت کیا کرتے تھے ۔ اور مسکینوں کے ساتھ زیادہ بیٹھا کرتے تھے ۔ اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے اور غریب مسکین لوگ ان سے!

اور اس بنا پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یُکَنِّیْہِ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنَ نے ان کی کنیّت " ابی مساکین " رکھی ہوئی تھی ۔ اور پھر حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے تھے ۔ شہادت کے بعد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــــ

رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ ـــــ کہ

میں جعفر کو دیکھتا ہوں کہ فرشتوں کے ہمراہ جنت میں اڑتا پھرتا رہتا ہے!

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ کو یہ درجہ یہ مرتبہ اور یہ اعزاز و انعام دو وجہ سے ملا۔

ایک شہادت ـــــ اور

دوسری غریبوں اور مسکینوں سے محبّت اور ان کے ساتھ گفتگو کرنی اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے سبب! اللہ کرے پاکستان کے امیروں ۔ دولت مندوں ۔ سرمایہ داروں کو بھی یہ توفیق حاصل ہو جائے۔

ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ ـــــ اور پھر شہداء کی ارواح رات کو

Marfat.com

ان قندیلوں میں آرام کرتی ہیں جو عرش عظیم پر لٹکی رہتی ہیں ۔

ابن ماجہ شریف کا مترجم علامہ نواب وحید الزماں اور مصنف صاجزادہ سیّد افتخار الحسن عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ ــــــ

توُ نے کتنی شان عطاء فرمائی ہے شہداء کو ــــ توُ نے کتنی شان و قدر و منزلت بڑھائی ہے شہداء کی اور توُ نے کتنی عظمت رکھی ہے شہداء کی ــــ ہم گنہگاروں پر بھی نظرِ کرم اور نگاہِ عنایت ہو جائے ۔ ــــ

ہم ساری جنّت نہیں ــــ جنت کا کوئی حِصّہ نہیں اور جنت کا کوئی کوچہ و بازار نہیں ۔ تجھ سے جنّت کا ایک کونہ طلب کرتے ہیں ــــ جنت کا باغ نہیں ، بس ایک پھُول مانگتے ہیں اور جنّت کے بازار نہیں صرف چھوٹی سی راہگذر چاہتے ہیں ــــ اور اسلئے بھی ہمیں عطا کر دینا ــــ کہ

روزِ محشر تیری شان نظر آئے گی
ساری مخلوق پریشان نظر آئے گی
اور اگر توُ نے نہ عطاء کی ہم کو جنّت
تو پھر ــــ جنّت تیری ویران نظر آئے گی

اور جب قیامت کے دن اللہ کریم اپنے جنتی بندوں سے فرمائے گا کہ تم میں سے اگر کوئی واپس دُنیا میں جانا چاہتا ہے تو میں اسے واپس بھیج دیتا ہوں ــــ ہر جنتی کہے گا ۔ یا اللہ ! ــ اب یہاں سے تیرے انعام و اکرام ــ تیرے لطف و کرم ــ تیری عطا کردہ نعمتوں ــ خوبصورت باغوں ــ ٹھنڈی ہواؤں ــ دلکش فضاؤں اور حور و غلمان کے جھرمٹ کو چھوڑ کر واپس دُنیا کے اندھیرے میں کون جائے ۔ اِلاَّ الشُّھدَا ۔ یعنی ۔ شُہداء کے سوا ــــ

مشکوٰۃ شریف صـ ۳۳۰ ـ ابن ماجہ شریف ۔ مترجم صـ ۲۷۸ جلد دوم ۔

هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا

کہ — اے اللہ کی راہ میں دینِ اسلام کی عظمت، توحید و رسالت کی سربلندی حق و صداقت کی عزت اور دنیا سے کفر و باطل کا خاتمہ کرنے کے لئے شہید ہونے والو اگر تمہاری کوئی خواہش ہے تو بتاؤ میں وہ بھی پوری کردوں!

مَا شِئْتُمْ — اور کیا چاہتے ہو تم؟

عرض کریں گے — یا اللہ!

اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیئے اور تجھ سے اور کیا طلب کریں —

وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِی الْجَنَّۃِ۔

اور ہم جنت میں خوشی و مسرت سے دن گذار رہے ہیں۔

اور جب شہداء کو یہ معلوم ہوگا کہ آج اللہ کریم سے کچھ مانگے بغیر چھٹکارہ نہیں تو سوال کریں گے:۔ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا اِلَی الدُّنْیَا!

کہ — اے اللہ! ہماری روحوں کو ہمارے بدنوں میں پھر واپس لوٹا کر ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے۔

حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّۃً اُخْرٰی

حتیٰ کہ ایک بار پھر تیری راہ میں قتل کیا جاؤں کیوں کہ وہ مزا جو تیری راہ میں قتل ہونے میں آیا تھا وہ یہاں نہیں ہے۔

ابن ماجہ شریف ص ۲۰۴ - ترمذی شریف جلد ۱ ص ۲۰۰

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:— کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

مَا یَجِدُ الشَّہِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَۃِ — ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔

کہ شہید کو دشمن کی تلوار کے زخم کا درد صرف اتنا ہوتا ہے جتنا آدمی کے چٹکی لینے کا یا

Marfat.com

چیونٹی کے کاٹنے کا۔

قارئین محترم! ـــ اس حقیقت کی مثال قرآن مجید سے ملتی ہے۔ کہ جب مصر کی عورتوں نے بی بی زلیخا پر طعنہ زنی کرنی شروع کردی کہ یہ اپنے زرخرید غلام یوسفؑ پر فریفتہ و عاشق ہوکر شرم و حیا گنوا بیٹھی ہے اور ہر وقت اسے ہی اپنے سامنے رکھتی ہے اور اسے ہی بناتی اور سنوارتی رہتی ہے۔ قد شغفها حبا۔

اور بقول مولوی غلام رسول مرحوم ؎

شرم نہ کردی نال غلاماں عشق کریندی بازی
خدمت گاراں نوں گل لاوے کرکے عجز نیازی
وچہ گمراہی حال تباہی ڈُب نئیں کیوں مردی
قدر غلاماں انت کیائی پر او شرم نہ کردی
ہتھیں پا پوشاکاں اُسنوں اکھیں وچہ بہادے
پکھا جھلے گرمی ہووے شوقوں مردی جاوے

پر

تے ایہہ بہت تعجّب بھارا کرے غلام کنارا
عرض کرے ایہہ کرکر زاری او چُپ رہے پیارا

اور ـــ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زلیخا کے عشق و محبّت کی وارفتگی کو بھی کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔ احسن القصص صـ ۱۲۹

كَانَتْ مِنْ مَحَبَّتِهِ نَسِيَتْ كُلَّ شَيْءٍ ـــ کہ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی محبّت میں ہر شے کو بھول گئی تھی۔

وَلَمْ تَسْمَعْ سِوَاهُ ـــ

اور ـــ حضرت یوسف علیہ السلام کے سوا اور کوئی بات نہ سنتی تھی۔

وَلَم تَنظُر اِلیٰ اَحَدٍ —

اور — یوسف ؑ کے سوا کسی اور کو دیکھتی تک نہ تھی —

وَکَانَت لَاتَنَامُ اِلَّا لَحظَۃً —

اور — زلیخا ایک ساعت ہی سوتی تھی !

وَاِذَا فَصَدَت یَقطُرُ دَمُہَا عَلَی الاَرضِ فَیَقُولُ یُوسُف —

اور جب وہ فصد کرواتی تھی تو خون کے ہر قطرے سے یُوسف ؑ کی آواز آتی تھی —

وَاِذَا رَفَعَت رَأسَہَا اِلَی السَّمَآءِ تَرٰی اِسمَ یُوسُفَ مَکتُوبًا

بِالکَوَاکِبِ — اور زلیخا بی بی جب آسمان کی طرف سر اٹھاتی تھی تو اسے ستاروں

میں یوسف علیہ السلام کا نام لکھا ہوا دکھائی دیتا تھا —

غرضیکہ — زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی محبّت میں دیوانی ہو گئی تھی اور عقل و

ہوش برباد کر بیٹھی تھی —

تو — زلیخا نے جب مصر کی عورتوں کی طعنے سُنے تو ان کی دعوت کر دی اور دستر

خوان پر طرح طرح اور کئی قسم کے کھانے چنوائے —

سیب اور چھریاں بھی رکھیں اور خود حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئی —

اور کہا — وَقَالَت اخرُج عَلَیہِنَّ —

کہ — مصر کی عورتیں تجھے دیکھنا چاہتی ہیں اٹھو اور انہیں اپنے حسن و جمال

کا نظارہ کرا دو تاکہ وہ تجھے دیکھ کر اور میری محبت کو جان کر خرافات سے رک جائیں — !

ع چل یُوسف ؑ کر روشن خانہ خواہش ہوئے اج پوری
طعنے مارن والیاں ظالم ویکھ لوَن رُخ نوری

اور پھر حضرت یوسف علیہ السلام بن سنور کر اپنے حسن و جمال کے چاند کے گرد خوبصورت

حالہ بنا کر اور اپنی خاندانی عزت و ناموس کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ کر مصر کی حسین و جمیل

Marfat.com

جوانیوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

اور پھر جب مصر کی خوبصورت عورتوں نے حُسنِ یوسف کو دیکھا تو چھُریاں کسی پھل پر چلنے کی بجائے اُن کے ہاتھوں پر چل گئیں۔

اور ساتھ ہی انہوں نے حضرت یوسُف علیہ السّلام کی بڑائی بیان کرنی شروع کر دی اور حضرتِ یعقوب علیہ السلام کے نورِ نظر کی تعریف و توصیف کرنے لگیں ــــ

کہ ــــ مَا هٰذَا بَشَرًا

کہ یہ تو بشر کی جنس سے نہیں ہے!

اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔

بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بشریّت کی نفی کرتے ہوئے انہیں فرشتہ اسلئے کہا کہ اگر یہ بشر ہوتا تو اس میں قوّتِ شہوّت ہوتی اور یہ اس شہوانی قوّت سے مرغوب ہو کر ہماری طرف پیار کی نظر سے دیکھتا تو ہم میں سے ہر ایک اپنی جوانی کی بہاریں اُس کے قدموں میں نچھاور کرنے کو تیار تھیں۔

اسلئے یہ تو کوئی معزّز فرشتہ ہے کیونکہ فرشتوں میں قوّتِ شہوت نہیں ہوتی!

دوسری بات جو یہاں سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حُسنِ یوسف دیکھ کر مصر کی عورتوں نے ہاتھ کاٹ لیئے مگر انہیں کوئی درد نہ ہُوا اور انہیں کوئی تکلیف اور زخم کی شدّت کا احساس تک نہ ہُوا بلکہ جس کے سبب ان کے ہاتھ کاٹے گئے اسی کی تعریف کرنے لگ گئیں۔ چہ جائیکہ وہ حال پکار کرتیں ــــ واویلا کرتیں ــــ شور مچاتیں ــــ ہائے ہائے کرتیں اور دُہائی دیتیں کہ

ہائے ہمارے ہاتھ کاٹے گئے ہیں ــــ خون بہہ نکلا ہے ــــ پٹی باندھو ــ کوئی دوا لاؤ اور کوئی علاج کرو ــــ

Marfat.com

مگر نہیں ـــــــ ایسا کچھ بھی نہیں ہُوا ـــــــ کیوں ؟
اسلیئے کہ حُسنِ یوُسف کا جلوہ ان کے سامنے تھا اور وہ اس دلکش نور میں اتنی گم ہو چکی تھیں کہ انہیں ہاتھ کٹ جانے کی خبر تک نہ ہوئی ـ
اور اسی طرح میدانِ جہاد میں شہید ہونے والے کو دشمن کی تلوار سے زخم کا درد صرف چیونٹی کے کاٹنے کے برابر بلکہ اس سے بھی کم اسلیئے ہوتا ہے کہ شہید ہوتے وقت حُسنِ ازلی کا جلوہ یعنی حُسنِ خداوندی اسکی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے ـ
میرا اپنا ہی ایک شعر ہے ـــــــ کہ

نہ احساسِ ایذا کچھ بھی ہُوا وقتِ ذبح مجھ کو !
تہہِ خنجر لگی تھی آنکھ اپنی چشمِ قاتل سے

آخر حضرتِ ابراھیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھُری چلائی تھی ـــ اور بار بار چلائی تھی تو اسماعیل علیہ السلام نے کب شور مچایا تھا ـــ کب دہائی دی تھی اور کب درد کو محسوس کیا تھا ـــ
کیوں ؟ ـــــــ اسلیئے ـــــ کہ
حُسنِ خداوندی کے نظارہ میں اتنے گم ہو گئے تھے کہ انہیں گلے پر چھُری چلنے کا پتہ ہی نہ چل سکا ! ـــــــ

آخر میں ابنِ ماجہ شریف کے مترجم ـــ علاّمہ نواب وحید الزّمان صاحب مرحوم ـ کتاب کے مصنف امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن بارگاہِ خداوندی میں گذارش و التجا کرتے ہیں ـــ کہ
اے ربّ العالمین ـــ اے خالقِ ارض و سما اور اے چاند اور سورج کو روشنی عطا کرنے والے ربّ دوجہاں ہم تجھ سے مال و دولت کے خزانے نہیں مانگتے لعل و جواھرات کے ڈھیر طلب نہیں کرتے ـــ کوٹھیاں اور بنگلے کی خواہش نہیں رکھتے ،

اور سونے اور چاندی کے ذخیروں کی تمنّا نہیں کرتے ________

بس اتنی آرزو ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری موت کو بھی آسان کردے کہ چیونٹی کے کاٹنے سے بھی کم درد ہو ____ اور نزع کا وقت بھی اپنی رحمت و بخشش کے واسطہ سے اتنا آسان کردے کہ ہمیں موت کی خبر تک نہ ہو اور ہم دنیا سے سفر کر جائیں ___

یا اللہ! ____ ہماری ضعیفی ۔ غربت ۔ اور ناتوانی پر رحم فرماتے ہوئے ہماری تمام ظاہری و باطنی لغزشوں کو معاف فرمادے۔

اور ______ اے الہ العالمین

تو نہ اپنے آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہمکو بھول جا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# گستاخِ رسول کی سزا

قارئینِ محترم! —— اصل میں یہ کتاب ایمان افروز مضامین لکھنے کا محرک ایک نام نہاد مسلمان سلیمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات سے ہوا جس میں اس نے فرعون و نمرود اور ابوجہل و یزید ملعون کی طرح حق و اسلام سے دشمنی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت کی بنا پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین رضی اللہ علیہم عنہم کی شانِ اقدس میں بازاری زبان استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکارا ہے۔

اور پھر پاکستان کے مذہبی و سیاسی راہنماؤں یعنی مولینا عبدالستار خان نیازی صاحب — مولینا کوثر نیازی صاحب — مولینا فضل الرحمٰن صاحب اور نوابزادہ، نصراللہ خاں صاحب کی قیادت میں اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد میں رشدی کی شیطانی کتاب کے خلاف ایک پُرجوش لیکن پُرامن جلوس نکالا گیا جس میں پاکستان کی درندہ صفت پولیس نے جلوس پر گولیوں کی بارش کرکے چھ مسلمانوں کو شہید کر دیا اور پھر اسلامی جمہوریہ ایران کے مذہبی پیشوا اور ایران میں اسلامی انقلاب کے عظیم مجاھد جناب آیت اللہ خمینی رحمتہ اللہ علیہ نے سلیمان رشدی کے خلاف واجب القتل ہونے کا شرعی اور مجاہدانہ فتویٰ دے کر

Marfat.com

کفر و باطل کے قلعوں کی دیواروں کو ہلا دیا ہے۔

تو میں نے خمینی صاحب کے فتویٰ کی تائید میں یہ کتاب لکھنے کا ارادہ کر لیا تاکہ دنیا کو یہ پتہ چل جائے کہ گستاخِ رسولؐ اور شاتمِ رسولؐ واقعی واجب القتل ہے۔ اور خمینی صاحبؒ کا فتویٰ صحیح و درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

تقریباً ایک سال سے پوری دنیا میں رشدی کی کتاب کے خلاف مسلمان سراپا احتجاج بن کر رشدی ظالم کو پناہ دینے والوں غیر مسلم حکمرانوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے پیارے اور اللہ کے محبوب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور شاتمِ رسولؐ کو ہمارے حوالہ کیا جائے۔

پاکستانی راہنما تو اسلام آباد میں چھ مسلمانوں کو شہید کروا کر خاموش ہو گئے ہیں اور علمائے کرام اور عوام نے بھی چپ اختیار کر رکھی ہے اللہ جانے کس مصلحت کی بنا پر ——

لیکن لندن میں ابھی تک مسلمان — اپنے نبیؐ کے وفادار غلام اور اپنے رسولؐ کے جانثار امتی آج بھی پورے مذہبی جوش و خروش سے شیطان بیرت رشدی کے خلاف ایک طوفان کی صورت میں لندن کے گلی کوچوں اور بازاروں میں رشدی کی گرفتاری اور اسے پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں ——

اور آج کی روزنامہ اخبار "نوائے وقت" کی اخبار مورخہ ۸۹/۶/۱۹ کی اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ لندن میں مقیم مسلمانوں نے فرعون بیرت رشدی کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے شہر کی بڑی بڑی دوکانوں پر پتھراؤ کیا ——

اور ساتھ ہی اس بدبخت اور دینِ اسلام کے باغی اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن رشدی کا ایک انٹرویو شائع کیا گیا ہے جس میں اس ظالم نے کہا ہے کہ عوام نے میری کتاب پڑھے بغیر میرے خلاف تحریک شروع کر رکھی ہے اور ایران والوں نے

Marfat.com

مجھ پر واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی اپنی کم سوچ اور کم علمی کی بنا پر دے دیا ہے۔
اور پھر اس شاتم رسولؐ ــ گستاخ نبیؐ اور دشمن دین نے بڑی ڈھٹائی سے
برملا اعلان کیا ہے کہ اگر میری کتاب میں کوئی کفر ہے تو میں اس کفر پر قائم ہوں۔
قارئین کرام! ــــ اسلام کے تمام مذہبی پیشواؤں اور ہر مکتب فکر کے
علماؤں ــ محدثین ــ مفسرین اور حق پرست عوام مسلمانوں کا عقیدہ وایمان
ہے کہ کسی بھی نبی و رسول کی شان اقدس میں بے ادبی و گستاخی کرنے والا کافر
اور واجب القتل ہے۔ اور یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ اس ایمان افروز اور
مقدس موضوع پر اہلحدیث حضرات کے امام و پیشوا جناب شیخ الاسلام امام تقی الدین
ابی العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام اطرانی دمشقی المعروف ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
نے "الصارم المسلول علی بشاتم الرسولؐ" لکھ کر پوری ملت اسلامیہ پر ایک عظیم
احسان کرتے ہوئے کفر والحاد کے پرستاروں۔ دین اسلام کے باغیوں اور رسولؐ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے دشمنوں کو بتا دیا ہے کہ
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار غلام اور وفادار امتی ابھی زندہ ہیں اور جس
نے بھی ناموس رسالتؐ پر حملہ کیا اسے کافر اور مرتد سمجھ کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائیگا
جیسا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر غازی علم دین شہید تک ہوتا آیا ہے۔
مثلاً ــ پارہ ۲۸ ــ سورۃ المجادلۃ ــ آیت ۲۲ ــ:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

کہ ــ اے میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو کہ جو اللہ اور آخرت
پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ
مخالفت اور دشمنی کی ایسے لوگ چاہے ان کے باپ ــ ان کے بیٹے ــ ان کے بھائی

اور ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

اُولٰئِکَ کَتَبَ اللّٰہُ فِی قُلُوبِہِمُ الْاِیْمَانَ

کیونکہ ایسے ایمان والوں کے دِلوں میں اللہ تعالےٰ نے بذاتِ خود ایمان نقش کر دیا ہوا ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

اللہ کریم ان ایمان والوں پر ان کے ایمان کی پختگی کی بنا پر راضی ہے اور یہ ایمان والے لوگ اپنے اللہ کے عطا کردہ راضی ہونے کے انعام پر راضی ہیں۔

اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ـــــ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یہی جماعت اللہ کی جماعت ـــــ یہی گروہ اللہ کا گروہ اور یہی لشکر اللہ کا لشکر ہے لوگو! خبردار اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔!

اس آیت پاک کا شانِ نزول یہ ہے جسے امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

نَزَلَتْ ھٰذِہٖ الْاٰیَۃُ فِیْ اَبِیْ عُبَیْدَہ بْنِ الْجَرَّاحِ قَتَلَ اَبَاہُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْجَرَّاحِ یَوْمَ اُحُدٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَتَلَ خَالَہُ الْعَاصَ بْنَ ھِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ یَوْمَ بَدْرٍ اِلَی الْاَبْرَارِ وَمُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ قَتَلَ اَخَاہُ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ وَحَمْزَۃَ وَعُبَیْدَۃَ قَتَلُوْا عُتْبَۃَ وَشَیْبَۃَ وَوَلِیْدَ بْنَ عُتْبَۃَ یَوْمَ بَدْرٍ۔

کہ۔ یہ آیت کریمہ مذکورہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی۔ کیونکہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ اُحد میں اپنے باپ عبداللہ کو قتل کیا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے خالو عاص بن ہشام کو قتل کیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق نے جنگ بدر میں اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو دعوتِ مبارزت دی تھی اور حضرت

Marfat.com

مصعب بن عمیرؓ نے بھی جنگ بدر میں ہی اپنے بھائی عبید بن عمیر کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ نے جنگ بدر میں عُتبہ، شیبہ اور ولید کو خاک و خون میں تڑپایا تھا۔

مطلب یہ — کہ اللہ و اس کے رسولؐ کی محبّت کے مقابلہ میں باپ — بیٹا — بھائی اور تمام رشتہ دار کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور پھر جن ایمان والوں کے دلوں میں اللہ کریم خود ایمان کی دولت کا خزانہ بھرپور کرے اور ان کے دلوں کو پختہ ہونے کی بنا پر انہیں اپنی رضامندی اور خوشنودی کا پروانا بھی عطا فرما دے اور پھر ان کو دنیا میں جنّت کی خوشخبری کا مژدہ بھی سنا دے اور اسی ایمان والی جماعت کو اپنی جماعت بھی قرار دے اور پھر ان پکّے اور جانثار اصحاب رسول کو کامیابی سے ہمکنار بھی کرے تو ایسی صورت حال اور اتنے انعام و اکرام اللہ کی طرف سے حاصل کرنے کے بعد سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایمان والے لوگ اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبّت کرنے اور اپنی جانیں قربان کرنے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار اُمتی کسی ایسے لوگوں سے دوستی کیسے رکھ سکتے ہیں اور یارانہ پیدا کر سکتے ہیں جو دین اسلام کے باغی اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہوں۔

اس سے پہلے کہ آیت ۱۹ میں واشگاف الفاظ میں بتا دیا گیا ہے۔ ایسے ہی کفر و شرک کے اندھیروں میں گم ہونے اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں ڈوبنے والے لوگوں پر

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ — شیطان نے غلبہ کر رکھا ہے —

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ — اور اس شیطان نے ان کو اللہ کا ذکر بھلا دیا ہوا ہے۔

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ — اور یہ جماعت شیطان کی جماعت ہے —

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ — خبردار۔ شیطان کی جماعت ہمیشہ گھاٹے میں ہے اور رہے گی —

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ سلیمان رشدی بھی اسی شیطان کے گروہ اور اسی ابلیس کی جماعت میں شامل ہے، اسی لئے تو اس نام نہاد مسلمان نے ابولہب اور ابوجہل اور دوسرے مشرکینِ مکہ کی طرح اپنی واہیات کتاب شیطانی آیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس اور امہات المومنین رضی کی عزت و آبرو پر بازاری غنڈوں کی طرح حملہ کر کے دنیائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکارا ہے۔

اور قرآن پاک میں پھر ایک اور اعلان فرما دیا گیا ہے ——

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ——

کہ —— بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کرتے ہیں اور ان سے دشمنی رکھتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔

کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی —— اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے —— کہ میں اور میرا رسول ؐ غالب رہیں گے —— چونکہ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ چونکہ قرآن پاک کی ہر آیت قیامت تک کے لئے ہے اور ہر آیت کا حکم بھی روزِ حشر تک ہے اسی لئے —— شیطان کی جماعت میں پوری طرح شریک سلیمان رشدی بھی اللہ و رسول ؐ سے دشمنی کر کے ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہا ہے ——

سیّد افتخار الحسن کے نزدیک ان آیات قرآنی کا لب لباب اور نتیجہ یہ نکلا کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھنے والے سے دوستی رکھنے والا مسلمان اور مومن نہیں ہے تو پھر خود دشمنِ رسول کیسے مومن ہو سکتا ہے؟ ——

ایمان اور دشمنِ رسول سے دوستی دو متضاد چیزیں ہیں

پارہ ۲۲ —— سورۃ الاحزاب —— آیت ۵۷

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ

Marfat.com

عَذَابًا مُّهِیْنًا" ـــــ کہ بیشک وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے
رسولؐ کو ان پر دُنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے ـــ
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ذِلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ـ
شیطان کی جماعت میں شامل اور شیطانی آیات لکھنے والے سلیمان رشدی سے
کوئی پوچھے کہ کیا تیری کتاب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دی گئی ہے کہ نہیں اور
اگر نہیں تو پھر ثابت کر ـــــ اور اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر دنیا و آخرت میں تیرے لئے
اللہ کی لعنت ہی لعنت ہے اور تو اُس ـــ لعنت اللہ کا مستحق ہونے کے ساتھ ساتھ
اس کے تیار کردہ ذلّت کے عذاب کا بھی حق دار ٹھہرا ـــــ
محترم حضرات ! دیکھا آپ نے کہ قرآن پاک کی یہ آیت ، گستاخ رسولؐ اور اللہ
اور اُس کے رسولؐ کو ایذا دینے والے کے لئے کیسی وعید آئی ہے اور اسی لئے
تو رشدی اس دُنیا میں ذلیل و خوار ہو رہا ہے اور ہر طرف سے اس پر اللہ تعالیٰ کی
لعنت اور پھٹکار کی بارش ہو رہی ہے اور اسی آیت کے فیصلہ کے مطابق یہ شیطان
کا چیلہ اور ابلیس کا پتلا قیامت میں جہنم کی آگ کے بھڑکتے ہوئے انگاروں میں
جلایا جائے گا اور ذلت والے عذاب کا طوق اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا ـ
تفسیر روح البیان جلد ۳ صـ ۱۵۵ اسی آیت کے تحت علامہ محمد اسمٰعیل
حقیؒ رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز اور روح پرور ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیے :ـ
وَرَسُوْلَہٗ ـــ یعنی جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ـ
یعنی ـ یہ کہا کہ یہ رسول تو شاعر ہے ـــ ساحر ہے ـــ کاہن ہے ـــ مجنون ہے ـ
وَھُوَ الْاَذٰی الْقَوْلِیْ" ـــــ اور یہ قولی ایذا ہے ـ یعنی نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنی ناپاک زبان سے یہ گندے الفاظ استعمال کر کے اور ایسے بیہودہ
الفاظ کی نسبت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے انہیں ایذا دینی ـ اور

Marfat.com

انہیں دکھ پہنچانا مراد ہے ــــ یا اللہ کے رسول پاک ؐ کی شان اقدس میں یہ الفاظ کہنے ــــ

وکسر رباعیتہ وشج وجھہ الکریم یوم احد ــــ کہ آپؐ کے دندان مبارک میدان احد میں شہید ہو گئے ــــ اور آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا ــــ

اور ایذاء فعلی یہ ہے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ــــ گفت دیدم رسول خدائے را علیہ السلام در مسجد حرام در نماز بود و سر بسجود نہادہ کہ آں کافر بیامد و شکنبہ شتر میان دو کتف وی فرو گذاشت ــــ کہ میں نے دیکھا کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپؐ کا سر اقدس سجدہ میں تھا کہ ایک کافر نے اونٹ کی بھری ہوئی اوجھڑی آپؐ کے کندھوں پر رکھدی لیکن پھر بھی آپ نے سجدہ سے سر پاک نہیں اٹھایا ــــ اور مشرکین مکہ اس بے ادبی ــــ گستاخی اور ایذاء رسانی پر ہنس رہے تھے ــــ کہ آخر حضرت خاتون جنت حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا تشریف لائیں تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں سے اوجھڑی اٹھائی ــــ

یہ اور اس قسم کی رسول خداؐ کے خلاف ظالمانہ اور وحشیانہ کارروائیوں کو فعلی ایذا کہا گیا ہے ــــ

ص ۱۵۶ ــ یحرم اذی النبی علیہ السلام بالقول والفعل بالاتفاق ــــ

کہ ــ یہ متفقہ فیصلہ ہے ، اہل ایمان کا کہ قولی اور فعلی ایذا رسول اکرم صلی اللہ وسلم کو دینی حرام ہے ــ

فقال ابو حنیفہ والشافعی ھو کفر کالردۃ یقال مالم یتب وقال مالک واحمد یقتل ولا تقبل توبتہ ــــ اور امام اعظم . امام شافعی ، امام مالک

Marfat.com

اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا فتویٰ اور فیصلہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا کافر ہے اور اسے قتل کیا جائے اور اسکی توبہ بھی قبول نہ کیجائے۔ حضرات گرامی! یہ یاد رہے کہ محبوبِ خدا کو گالی دینا ایذا دینے کا سب سے بڑا کفر اور ظلم ہے! فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۰۷: مَنْ اٰذٰی رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعْنٍ فِیْ شَخْصِہٖ اَوْ دِیْنِہٖ اَوْ نَسَبِہٖ اَوْ صِفَتِہٖ مِنْ صِفَاتِہٖ اَوْ بِوَجْہٍ مِنْ وُجُوْہِ الشَّیْنِ فِیْ صَرَاحَتِہٖ اَوْ کِنَایَتِہٖ اَوْ تَعْرِیْضًا اَوْ اِشَارَۃٍ کَفَرَ ــــــ

کہ جو بھی محبوبِ ربِّ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں طعنہ زنی کرے یا آپ کے دین میں یا آپ کے نسب میں یا آپ کی صفاتِ نبوّت میں سے کسی صفت میں یا آپ کو کسی عیب کی طرف منسوب کرنے میں طعنہ زنی کرے گا۔ کھلم کھلا یا چھپ کر یا اشارہ کے طور پر تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کے اس کفر پر اور اس کی اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ولعذّلہ عذاب جہنم ــــ اور اس کے لئے جہنم کا عذاب تیار کیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ایسے گستاخِ رسُول اور موذیِ رسُول کی توبہ قبول کیجائیگی یا نہیں؟

تو حضرت ابنِ ھمام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ــــــــ

مَنْ اَبْغَضَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِہٖ کَانَ مُرْتَدًّا ــــ

کہ جس نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے مبغوض جانا وہ مرتد ہے۔

اور پھر آپ کو گالی دینے والا تو بطریقِ اولیٰ مرتد ہوا ــــ

وَیُقْتَلُ عِنْدَنَا حَدًّا فَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ فِیْ اِسْقَاطِ الْقَتْلِ ــــ

کہ ہم احناف کے نزدیک بطورِ حد قتل کیا جائے گا اور قتل کے ساقط ہونے سے اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی ــــ

فَمَنْ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَتِیْمُ اَبِیْ طَالِبٍ کَفَرَ وَکَذَا مَنْ عَیَّرَہٗ بِرِعَایَتِہِ الْغَنَمِ ــــ

اور جس نے یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کے یتیم ہیں تو وہ کافر ہو گیا ــــــ

اسی کفر سے اور اسی گستاخی سے بچنے کے لئے ہم حضور علیہ السلام کو "دُرِّ یتیم" کہتے ہیں ــــ

اور یا آپؐ کے متعلق یہ کہا کہ آپؐ کو نسیان تھا اور

بِالْمَیْلِ اِلٰی نِسَائِہٖ یَکْفُرُ ــــــ

یا جس نے آپ کے متعلق یہ کہا کہ آپ اپنی بیویوں کی طرف مائل رہتے تھے اور ان کی طرف راغب رہتے تھے تو اس نے بھی کفر کیا ــــــ

اور اسی طرح جس نے یہ کہا کہ نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے چرواہے تھے وہ بھی کافر ہو جائے گا!

مسلم شریف جلد ۲ صـ ۱۱۰ بخاری شریف جلد ۲ صـ ۵۷۶ ــــــ

حضرت عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ ــــ کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنیوالا کون ہے

فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ــــــ

کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایذا پہنچائی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَۃَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَ ــــ

حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس بے ادب اور آپؐ کے گستاخ کو قتل کروں۔

قَالَ نَعَمْ ــــ فرمایا ہاں!

تو حضرت مسلمہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیکر کعب بن اشرف کے مکان پر پہنچے۔

Marfat.com

فَجَاءُ فَدَعَوْا اِلَیْلاً ـــــ

اور رات کو اس گستاخِ رسول یعنی کعب بن اشرف کو بلایا ـــــ

فَنَزَلَ اِلَیْھِمْ ـــ کعب بن اشرف باہر نکلا، ان کے پاس آیا۔

وَقَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا کَاَنَّہٗ صَوْتُ الدَّمِ۔

کعب بن اشرف کی بیوی نے کہا کہ میں تو ایسی آواز سن رہی ہوں جو خون میں ڈوبی ہوئی ہو ـــــ

یعنی یہ تو قاتلوں کی آواز ہے!

کعب بن اشرف نے کہا نہیں یہ تو میرے رضاعی بھائیوں کی آواز ہے۔

پس جب وہ ان کے قریب آیا تو،

فَقَتَلُوْہُ ـــــ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ دیکھو کعب بن اشرف منافقین کا سردار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا عقلمند ـــ ہوشیار اور بڑا ہی دانشمند تھا ـــ لیکن اپنے قاتلوں کی خون میں ڈوبی ہوئی آواز نہ پہچان سکا اور بیوی کو یہ کہکر ٹال دیا کہ یہ تو میرے رضاعی بھائی ہیں ـــ اور اس بے ادب و گستاخِ رسُول کو یہ بھی سمجھ نہ آسکی کہ بھلا رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار و جانثار غلام جب اپنے حقیقی اور سگے بھائیوں کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کر دیتے ہیں، وہ رضاعی بھائی کو کیسے معاف کر سکتے ہیں ـــــ

اور پھر حیران کُن بات تو یہ ہے کہ اسکی بیوی اتنی سمجھدار اور عقلمند تھی کہ اس نے قاتلوں کی آواز کو پہچان لیا تھا ـــــ

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب ـ گستاخ اور شاتمِ رسولؐ تھا ـــ

Marfat.com

لِاَنَّہٗ نَقَضَ عَھْدَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھِجَاہُ وَسَبَّہٗ ـــــ کہ اس نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عہد کو توڑا تھا اور وہ نعوذ باللہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو یعنی بُرے الفاظ سے حضور علیہ السلام کو پکارا کرتا تھا اور فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بھی دیا کرتا تھا ـــــ

حضراتِ محترم ـــــ آج مورخہ ۲۱/۶/۸۹ کی اخباروں میں یہ حوصلہ افزا خبر پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ لندن کے مسافر اور بے وطن اور پردیسی مسلمان موجودہ دور کے شیطان سلیمان رشدی پر مقدمہ چلانے میں کامیاب ہو گئے اور لندن کی ایک عدالت کے ایک جج نے مسلمانوں کی رشدی کے خلاف دی ہوئی درخواست منظور کرتے ہوئے سماعت کی اجازت دے دی ہے ـــــ

یہاں پاکستان کے مسلمان تو دو چار دن رشدی کے خلاف جلسے کر کے ـــــ جلوس نکال کر اور طوفان کھڑا کر کے خاموش ہو گئے لیکن صد آفرین ہے لندن کے مسلمانوں پر اور ہزار شاباش ہے وہاں کے وفادار اُمتیوں پر کہ جنھوں نے سلیمان رشدی کے خلاف اُٹھنے والی بین الاسلامی تحریک کو مٹنے نہیں دیا اور اس آگ کو اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہونے دیا ـــــ

پارہ ۲۲ ـــــ سورۃ الاحزاب ـــــ آیت ۶۹ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا ۔

کہ ۔ اے ایمان والو! تم ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی ـــــ انھیں دُکھ پہنچایا اور انھیں ستایا ـــــ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بری فرما دیا جو بات انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ـــــ

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے بردبار اور وجاہت والے ہیں! ـــــ حضراتِ گرامی اب بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا

Marfat.com

دینے کا قصہ سنیئے! ——

مشکوٰۃ شریف ص۵۰۰ بحوالہ مسلم و بخاری شریف —— حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ——

اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا ——

کہ —— نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے اور حیا رکھنے والے تھے —— اور اسی شرم و حیا کی بنا پر وہ اپنے بدن مبارک کو لوگوں سے چھپا کر رکھا کرتے تھے —— اور کسی شخص نے کبھی ان کے بدن مبارک کو ننگا نہیں دیکھا تھا ——

فَاٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۝

پس —— آپ کی قوم بنی اسرائیل نے ایذا دی

فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ ۔

اور انہوں نے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہم سے اسلئے اپنے جسم مبارک کو چھپاتے ہیں اور اسلئے ہمارے ساتھ برہنہ ہو کر نہیں نہاتے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے ——

اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ ۔

کہ —— یا تو ان کے جسم پر برص یعنی پھلبہری ہے اور یا ان کے خصیتین بڑھے ہوئے ہیں ——

وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ ۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بری کردیں ——

فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ ——

تو ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا اکیلے غسل کرنے کیلئے چلے گئے اور پھر انہوں نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے ——

فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ ــــ تو وہ پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر دوڑ پڑا ــــ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے کپڑے لینے کے لئے ننگے ہی پتھر کے پیچھے دوڑ پڑے اور آوازیں بھی دیتے جا رہے تھے ــــ

یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ ۔ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ ــــ

کہ اے پتھر میرے کپڑے واپس کر دے !۔

حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ــ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعات اللمعات کے صفحہ ۲۴۳ جلد ۴ میں فرماتے ہیں ــــ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا برہنہ غسل کرنا در نیجا جواز است غسل برہنہ ــــ کہ ایک تو اس سے ننگے جسم غسل کرنا جائز ثابت ہوتا ہے اور دوسرے یہ ــــ کہ

در فعل موسیٰ علیہ السلام حکمتے بود کہ عاقبت او تبرا ساخت از عیب و نقصان۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس فعل یعنی برہنہ غسل کرنے میں یہ حکمت تھی کہ بنی اسرائیل نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عیب لگایا تھا، اسے کمال عزت و احترام سے بری کر دیا جائے ــ

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آوازیں دیتے ہوئے پتھر کے پیچھے ننگے دوڑے جا رہے تھے تو قوم نے دیکھا تو پکار اٹھی کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہے یعنی ہر قسم کے عیب سے پاک ہے !۔

وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ ــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے اپنے کپڑے پکڑ لیئے !ــ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا ــ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو مارا پیٹا ــ

Marfat.com

فَوَاللہِ اِنَّ فِی الْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا ـــــ

پس راوی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جونہی پتھر پہ ہاتھ مارتے تو اسی وقت پتھر پر زخم کا نشان پیدا ہو جاتا تھا ـــــ

تین بار یا چار بار یا پانچ دفعہ ایسا ہی ہوا کہ آپ پتھر پر ضرب لگاتے جاتے تھے، اور پتھر پر زخموں کے نشان ظاہر ہوتے جاتے تھے!

احباب کرام ـــــ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ دیکھو اور غور کرو کہ بنی اسرائیل کو جس نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اور جس کے وسیلہ اور دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سینکڑوں انعامات عطا ہوتے رہے اور خداوند کریم کے لاڈلے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی کی خاطر خود خدا تعالیٰ بھی بنی اسرائیل کے لاڈ ہی سے دیکھتا رہا۔ اسی قوم نے اپنی بے وفائی۔ بدعہدی اور بے ادبی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کئی طرح کے عیب اور الزامات لگانے سے دریغ نہ کیا۔ قرآن پاک میں ہی ان انعامات کا کھل کر ذکر آیا ہے ـــ

(۱) کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو پانی کی ضرورت پیش آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ایک ضرب سے پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔

(۲) اور پھر جب یہی بنی اسرائیل ایک ریگستان میں گرم ہوا کے تھپیڑوں سے دوچار تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہی دعا سے ان پر بادلوں کا سائبان کھڑا کر دیا گیا۔

(۳) اور پھر جب یہی بے وفا اور بے ادب قوم دریائے نیل کی طوفانی موجوں اور فرعون کی سنگدل فوجوں کے درمیان گھر گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آگے ہی غریادکی تو ان ہی کے عصا کی ایک ضرب سے دریائے نیل کی وہی طوفانی موجیں بارہ

Marfat.com

سڑکوں کی شکل اختیار کر گئیں ـــــــ

علامہ اقبال مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے ـــــ کہ

ع
نہیں مقام کی خوگر طبیعت آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کر ضربِ کلیم پیدا کر

اور

میرِ سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف
آہ وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف
صحبتِ پیرِ رُوم سے مجھ پہ ہُوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف

اور ـــــ
مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طُور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

(۴) اور پھر جب اسی بنی اسرائیل کو بھوک نے ستایا تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام ہی کی دُعا سے ان کے لیئے آسمان سے پکا پکایا دستر خوان اُتر آیا جس میں مَنّ و سلوٰی ـــ کھیر ـــ حلوہ اور کئی طرح کے کھانے تھے ـ

(۵) اور سب سے بڑی بات یہ کہ فرعون کے جادوگروں کے مقابلہ میں کلیم اللہ علیہ السلام کے عصاء کے ذریعہ ایسی فتح نصیب ہُوئی اور اس طرح اس ناہنجار اور احسان فراموش قوم کے معصوم بچے قتل ہونے سے بچ گئے اور فرعون کے ظلم و ستم سے یہ بے ادب اور گستاخ لوگ نجات پا گئے ـــــ

اتنے انعامات و احسانات پانے کے باوجود بھی اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ

Marfat.com

رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عیب لگانے سے یہ بد فطرت انسان باز نہ آئے اور پھر اللہ کریم نے صاحبِ ایمان حضرات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

" اے ایمان والو! تم بھی کہیں ایسے نہ ہو جائیو کہ میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفتِ ایمان کی دولت حاصل کر لینے کے بعد اور ان کی دعاؤں کے صدقہ میری طرف سے ہزاروں انعامات پا لینے کے بعد تم بھی کہیں موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی قسم کا کوئی عیب لگا کر ایذا دینے لگ جاؤ اور ان پر تنقید کرنا شروع کر دو۔ "

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ آجتک تو کسی صاحبِ ایمان نے اپنے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی عیب کا تصوّر بھی کبھی نہیں کیا ——

بلکہ آپؐ کا اسمِ گرامی سُن کر انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پہ لگاتے ہیں اور ہر گھڑی ہر وقت اور لحظہ درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں —— اور آپؐ کو اللہ کا نور مانتے ہیں۔ ہاں! البتہ کچھ بے ادب اور گستاخ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے ہی پیغمبرؐ اور اپنے ہی رسولؐ پر یہ کہکر عیب لگانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمارے نبیؐ تو ہماری مثل ایک بشر ہیں اور انہیں تو دیوار کے پیچھے کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں تھا۔ اور انہیں تو اختیار نہیں تھا وغیرہ۔ وغیرہ ——

سیّد افتخار الحسن مزید کہتا ہے کہ اگر سلیمان رشدی بھی صاحبِ ایمان ہوتا تو یہودیوں کی طرح اپنے رسولِ معظم حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدفِ تنقید بنا کر آپ کو بنی اسرائیل کی طرح ایذا نہ دیتا ——

پارہ ۲۸ —— سورۃ الممتحنۃ —— آیت ۵

وَاِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ —— اور پھر آخر حضرت موسیٰ کو یہ کہنا ہی پڑا کہ اے میری قوم

Marfat.com

مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ

اور پھر جب وہ یعنی بنی اسرائیل حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر بھی اور انکے طفیل سینکڑوں انعامات حاصل کرنے کے باوجود بھی ان پر عیب لگاتے اور انہیں ایذا دیتے رہے یہانتک ۔ان کے ایسے ناقابل معافی جرائم کی بنا پر وہ یعنی کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم دین اسلام اور نیکی و شرافت کے سیدھے راستہ سے بھٹک کر اور حق و ہدایت کی راہ سے منہ موڑ کر ٹیڑھے راستوں پر چل نکلے تو پھر اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا تاکہ اب آئندہ یہ کبھی بھی سیدھا راستہ نہ پا سکیں۔

اور اللہ تعالےٰ فاسق لوگوں کو ہدائیت نہیں دیتا اسلئے کہ ایسے لوگوں کے دل پتھر اور ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ایسے گم ہو جاتے ہیں کہ انہیں نیکی و شرافت کی روشنی دکھائی نہیں دیتی۔

بخاری شریف جلد ۲ صـ۵۷۷ حضرت براء ابن عاذب سے روائیت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاری نوجوانوں کو بھیج کر ابورافع کو قتل کروا دیا ——

کَانَ اَبُوْرَافِعٍ یُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ —— کیونکہ ابورافع ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتا تھا ——

سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا واجب القتل ہے جیساکہ بخاری شریف کی اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے تو لہذا سلمان رشدی بھی واجب القتل ہے اور اس شیطان کے گروہ کے ایک رکن کے خلاف جناب آئیت اللہ خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے جو واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا ہے وہ بالکل صحیح ۔ درست اور حقیقت پر مبنی ہے !

Marfat.com

مشکوٰۃ شریف ص۳۰۸ و ابوداؤد شریف۔

عَنْ عَلِیٍ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً کَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَتَقَعُ فِیْہِ فَخَنَقَھَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ دَمَھَا ــــــ

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی اور طعنہ زنی کیا کرتی تھی تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانثار غلام آدمی نے اس عورت کے گلے میں پھندہ ڈال کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپؐ نے اس عورت کے خون کو باطل قرار دے دیا یعنی نہ کوئی قصاص اور نہ کوئی دیّت ــــــ

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص۲۷ ــــ الشیخ الاسلام الامام تقی الدین المعروف ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ــــ یعنی تیز تلوار رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے کی گردن پر ــــــ

وَفِی الْحَدِیْثِ ــــ اَنَّ رَجُلًا لَیَبِیْتُ النَّبِی علیہ السلام فَقَالَ مَنْ یَکْفِیْنِیْ عَدُوِّیْ ــ فَیَکُوْنُ کَافِرًا ــ حَلَالُ الدَّمِ ــــ

کہ یہ بات حدیث پاک میں ہے کہ ایک آدمی نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ کون ہے جو میرے دشمن سے بدلہ لے کیونکہ وہ کافر ہو گیا ہے اور اس کا خون بہانا یعنی اسے قتل کرنا حلال و جائز ہے ــــــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہُوا کہ شاتمِ رسول اور موذیِ رسول، دشمنِ رسول ہے اور دشمن رسول واجب القتل ہے۔ لہٰذا سلیمان رشدی بھی شاتمِ رسول ہے اور موذیِ رسول ہے اور دشمن رسول ہے اور واجب القتل ہے ــ

پارہ ۲۸ ــــ سورۃ المجادلہ ــــ آیت ۲۰-۲۱ ــــــ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ــ کہ بیشک

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں ۔۔۔

وَلَوْكَانَ مُؤْمِنًا مَعْصُومًا لَمْ يَكُنْ اَذَل

اور اگر کوئی مومن معصوم ہو تو وہ ذلیل نہیں ہے۔

جیساکہ ۔۔۔ پارہ ۲۸ ۔۔۔ سورۃ المنافقون ۔۔۔ آیت ۸

لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

"اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے لیکن منافقین کو اس کا علم نہیں ہے"۔

مطلب یہ ہے کہ شاتم رسول کے لئے اور مخالف رسول کے لئے اور موذی رسول کے لئے تو ذلت ہے لیکن اس کے مقابلہ میں صاحب ایمان کے لئے اور غلام رسول کے لئے اور موافق رسول کے لئے اور حامی رسول کے لئے تو عزت ہے اور صاحب ایمان اور صاحب عزت انسان کبھی کفر و باطل کے جال میں نہیں پھنس سکتا ۔۔۔

صفحہ ۴۰ اسی کتاب میں ہے ۔۔۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَحَبَّةَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَرْضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَطَاعَةَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ شَيْئٌ وَّاحِدٌ۔

کہ اللہ اور رسول کی محبت ۔۔ اللہ اور رسول کی رضا ۔۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت ایک ہی شے ہے ۔!

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

اَلشِّفَا بِتَعْرِيْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰے ۔۔۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اندلسی صد ۱۹۴ تا ۱۹۶ میں بھی یہ تمام احادیث و روایات موجود ہیں ۔۔۔

حضرات گرامی ! اب ذرا اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے بارے قرآن مجید

Marfat.com

کا صریح فیصلہ بھی سُن لو!

پارہ ۱ — سورۃ البقرہ — آیت ۹۸

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰٓئِيْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۔

کہ جو بھی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور اللہ کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہوا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس آیت پاک سے نہ صرف اللہ اور اُس کے رسولوں کے ہی دشمن کا کفر ثابت ہوتا ہے بلکہ اللہ کے تمام فرشتوں اور خصوصاً حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کا دشمن بھی کافر ہے ۔

پارہ ۵ — سورۃ النساء — آیت ۶۰

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ ۔

کہ اے میرے محبوب پاک اور میرے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم نے انہیں نہ دیکھا کہ جو دعویٰ اور گمان تو یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے ہیں اس پر کہ جو تم پر اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے ۔ مگر جب کبھی کسی جھگڑے کے فیصلہ کروانے کا وقت آتا ہے تو چاہتے ہیں کہ شیطان سے فیصلہ کروائیں !

تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۳۹۷ علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ —

تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۴۸ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ۔

تفسیر روح المعانی جزء ۵ صفحہ ۱۰۴ السیّد المحمود الآلوسی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ —

الصارم المسلول صفحہ ۳۸ ابن تیمیّہ رحمۃ اللہ علیہ —

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : —

نَزَلَتْ فِی رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ یُقَالُ لَہٗ بِشْرٌ ــــ
کہ یہ آیت کریمہ بشر نامی ایک منافق آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کا واقعہ یہ ہے کہ اس منافق اور ایک یہودی کے درمیان کسی بات پر جھگڑا پیدا ہو گیا تو۔
فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ تَنْطَلِقُ اِلٰی مُحَمَّدٍ ـــ یہودی نے کہا کہ فیصلہ کروانے کے لئے تو میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چل
تفسیر کبیر کے الفاظ یہ ہیں :ــــ
فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَبُوالْقَاسِمِ ــــ
کہ یہودی نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان ابوالقاسم یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے :ـ
وَقَالَ الْمُنَافِقُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ کَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ ۔
لیکن منافق نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان کعب بن اشرف فیصلہ کرے گا۔
اور اس کا سبب یہ تھا کہ محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ــــ
کَانَ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ وَلَا یَلْتَفِتُ اِلَی الرِّشْوَۃِ ۔
کہ رسول خدا علیہ السلام تو حق پر مبنی فیصلہ کریں گے کیونکہ وہ رشوت کی طرف دھیان ہی نہیں کرتے۔
وَکَانَ کَعْبُ بْنُ اَشْرَفَ شَدِیْدَ الرَّغْبَۃِ فِی الرِّشْوَۃِ
اور کعب بن اشرف شدت سے رشوت لینے کی طرف راغب ہے ۔
وَالْیَھُوْدِیُّ کَانَ مُحِقًّا وَّالْمُنَافِقُ کَانَ مُبْطِلًا ! ـــ اور یہودی اس جھگڑے میں حق پر تھا اور منافق جھوٹا تھا ـــ پھر دونوں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ فَحَکَمَ الرَّسُوْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِلْیَھُوْدِیِّ
پس پھر رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے دلائل سننے کے بعد یہودی کے حق میں

Marfat.com

فیصلہ سنا دیا — فَقَالَ الْمُنَافِقُ لَا اَرْضٰی — لیکن منافق نے کہا کہ مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیصلہ منظور نہیں ہے اور میں اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوں —

فَقَالَ اَنْطَلِقْ بِنَا عُمَرؓ — یہودی نے پھر کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تجھے منظور نہیں ہے تو چلو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چل کر فیصلہ کروا لیتے ہیں — پھر دونوں یہودی اور منافق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے ساری کہانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ میرے حق میں کر دیا ہوا ہے لیکن بشر منافق کہتا ہے کہ مجھے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ منظور نہیں ہے —

فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُنَافِقِ اَکَذٰلِكَ —

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافق سے پوچھا کہ کیا یہودی جو کہتا ہے اسی طرح ہے۔ قَالَ نَعَمْ — منافق نے جواب دیا۔ ہاں! اسی طرح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا — ذرا ٹھہرو میں ابھی فیصلہ کر دیتا ہوں — چنانچہ آپ اندر چلے گئے اور ایک تیز دھار والی تلوار لیکر باہر آئے اور آتے ہی فَضَرَبَ بِهٖ عُنُقَ الْمُنَافِقِ — اور اس تلوار سے اس منافق کی گردن اڑا دی — اور فرمایا — ھٰکذا اقضی لمن لم یرض بقضاء اللہ و رسولہٖ۔ کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ؐ کے فیصلہ کو نہیں مانتا عمرؓ اس کا فیصلہ تلوار سے کیا کرتا ہے —

فنزل جبرئیل وقال — ان عمرؓ فرق بین الحق والباطل۔ بس پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آواز دی کہ حضرت عمرؓ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں —

فسماہ النبی علیہ السلام الفاروق رضی اللہ عنہ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے حضرت عمرؓ کا لقب فاروق رکھ دیا۔

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس مستند روایت سے مندرجہ ذیل حقائق روزِ روشن کی طرح سامنے آتے ہیں ——

(۱) قرآن پاک کی یہی وہ آیت کریمہ ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق بیان سے "فاروق" کا عظیم لقب عطا ہوا۔

(۲) کعب بن اشرف رئیس المنافقین کو قرآن مجید نے "طاغوت" جیسے مکروہ منحوس اور رشوت خور کے نام سے ذکر کیا ہے۔!

(۳) تمام حق پرست مفسرین نے طاغوت کے معنیٰ شیطان کیا ہے۔ طاغوت —— بمعنی شیطان۔

(۴) محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ ماننے والا واجب القتل ہے! قرآن مجید کا دوسرا فیصلہ ——

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ۔

کہ اے میرے محبوب پاکؐ اگر کوئی انسان نمازی بھی ہو، حاجی بھی ہو۔ زکوٰۃ بھی دیتا ہو۔ کلمہ گو بھی۔ تہجد گزار بھی اور دن رات تسبیح چلانے والا بھی ہو لیکن اگر وہ تجھے اپنا حاکم نہیں مانتا اور تیرے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا تو وہ مومن نہیں ہے۔

قارئینِ کرام —— یاد رہے کہ یہ وہی کعب بن اشرف ہے جسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کروا دیا تھا۔

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص۴۱ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ اہلِ حدیث حضرات کے اس محقق و محدث اور امام و پیشوا نے ایک نہایت ہی ایمان

Marfat.com

افروز نکتہ بیان کیا ہے ــــ صاحب ایمان غور سے سُنیئے اور اپنے ایمان کے چمنستان میں تازہ بہار کی کیفیّت پیدا کیجئے اور اپنے دین کے آفتاب سے روشن کرنیں حاصل کیجئے اور محبّتِ رسُول کی شمع سے نئی روشنی وصول کیجئے !

فَمَنْ اٰذَی الرَّسُوْلَ فَقَدْ اٰذَ اللّٰهَ ــ وَمَنْ اَطَاعَهٗ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ــ

کہ جس نے رسُولِ خُدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو ایذا دی اس نے اللّٰہ تعالیٰ کو ایذا دی ــ اور جس نے محمدِ مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی ــ

لِاَنَّ الْاُمَّةَ لَا یَصِلُوْنَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ رَبِّهِمْ اِلَّا بِوَاسِطَةِ الرَّسُوْلِ ــ

کیونکہ نبیٔ پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی امت بغیر رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ کے اللّٰہ تعالٰے کی بارگاہ میں رسائی حاصل نہیں کرسکتی ــــ

وَلَیْسَ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ طَرِیْقٌ غَیْرُهٗ وَلَا سَبَبٌ سِوَاهُ

اور امام الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر اللّٰہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کا اور کوئی طریقہ ــ اور کوئی راستہ اور کوئی سبب نہیں ہے !

وَقَدْ اَقَامَهُ اللّٰهُ مَقَامَ نَفْسِهٖ فِیْ اَمْرِهٖ ــ وَنَهْیِهٖ ــ وَاِخْبَارِهٖ ــ وَبَیَانِهٖ ــ !

اسلیئے کہ اللّٰہ کریم نے اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کو حکم کرنے میں ــ منع کرنے میں ــ خبر دینے میں اور بیان دینے میں اپنا قائم مقام بنا رکھا ہے ــ

فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فِیْ شَیْءٍ فِیْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ ــ

پس اب یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی صاحبِ ایمان ان امور میں اللّٰہ اور اس کے رسول کے درمیان کوئی فرق و تفریق پیدا کرے ــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس ایمان افروز نکتہ سے مندرجہ روح پرور نکات بھی حاصل ہوتے ہیں ــ

(۱) - اللہ تعالےٰ حکم کرنے والا ۔۔۔ رسولؐ بھی حکم کرنے والے ہیں ۔

(۲) - کہ اللہ کریم بُرے کاموں سے منع کرنے اور روکنے والا ۔۔۔ رسولؐ بھی بُرے کاموں سے منع کرنے اور روکنے والے ہوئے ۔

(۳) - اللہ جل شانہ' عالم الغیب ۔۔۔ رسول پاکؐ بھی علم غیب جاننے والے اور غیب کی خبریں دینے والے ہوئے ۔

(۴) - اللہ جلّ جلالہٗ، ہر شئے کو کھُل کر بیان کرنے والا ۔۔۔ رسولِ کریمؐ بھی ہر چیز کو کھُل کر بیان کرنے والے ہوئے ۔

مثلاً ۔۔۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔ پارہ ۹ - سورۃ اعراف ۔ آیت ۱۵۷ : ۔۔۔ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ۔

کہ جب یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل میں میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ پڑھیں گے تو ضرور یہ دیکھیں گے کہ آخری زمانہ میں تشریف لانے والا اور اس خطۂ ارض پر جلوہ گر ہونے والا اور رحمتِ دو جہاں بن کر جب آئیں گے تو اس کی صفات یہ بھی ہوں گیں ۔

کہ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری اور پاک چیزیں ان پر حلال کرے گا اور گندی اور ناپاک اشیاء ان پر حرام فرمائیگا ۔

پارہ ۱۴ ۔۔۔ سورۃ النحل ۔۔۔ آیت ۴۴

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ۔۔۔ اور ہم نے تم پر اے میرے رسولؐ ذکر یعنی قرآنِ حکیم نازل فرمایا ہے تاکہ آپ اسے انسانوں میں کھُل کر بیان فرمائیں ۔

پارہ ۱۳ ۔۔۔ سورۃ یوسف ۔۔۔ آیت ۱۰۲

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۔۔۔ کہ اے میرے پیارے نبیؐ

Marfat.com

علیہ السلام یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔
پارہ ۱۲، سورۃ ھود ـــــ آیت ۴۹

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ اور وعلمك مالم تعلم
پارہ ۵ ـ سورۃ النساء ـ آیت ۱۱۳ ـــــ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا قائم مقام جو بنا دیا ہوا ہے۔
طبرانی فی الکبیر ـــــ الجامع الصغیر سیوطی جلد ۲ صـ ۱۷۳ ـ فتح القدیر جلد ۳ صـ ۱۹۶ ـ شفا شریف جلد ۲ صـ ۲۱۲ ـ الصارم المسلول صـ ۹۲ ـ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـــ قَالَ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ نَبِيًّا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابَهُ جُلِدَ ـــــ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نبیؐ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے اور جو نبیؐ کے صحابہؓ کو گالی دے اسے سنگسار کیا جائے ـــ بعینہ الفاظ یہ ہیں ـــــ

مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَاجْلُدُوْهُ ـــــ
کہ جو شخص نبیؐ کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے اُسے کوڑے مارو ـــــ

شرح فقہ اکبر میں حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے دستر خوان پر کدّو پک کر آیا کسی نے کہا کہ کدّو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا دوسرے نے کہا کہ مجھے پسند نہیں ہے تو حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قتل کرنے کے ارادہ سے تلوار نکال لی ـــ
اور فرمایا کہ ـــ تو مرتد ہو گیا ہے ـــ اس نے توبہ کر لی ـــ

تفسیر روح البیان ـــــ جلد ۲ ص ۴۸۹

قِیْلَ لِرَسُوْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ـ اِنَّکَ تُحِبُّ الْقَرْعَ قَالَ نَعَمْ وَ اجل ھِیَ شَجَرَۃُ اَخِیْ یُوْنُسَ ـ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کدو سے محبت کرتے ہیں ـــ اسے پسند کرتے ہیں اور اسے اچھا سمجھتے ہیں ـــ فرمایا ـــــ ہاں!

یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا وہ درخت کہ جس نے ان کی نبوت کی گواہی دی تھی اور جب وہ دریا سے ننگے باہر نکلے تھے تو اس کدو کی بیل نے ان کے بدن مبارک کو ڈھانپا تھا ـــ

وَعَنْ اَبُوْ یُوْسُفَ لَوْقَالَ رَجُلٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُحِبُّ الْقَرْعَ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا لَا اُحِبُّہٗ فَھٰذَا کُفْرٌ ـــــ

کہ حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ امام الانبیاءؑ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند فرمایا کرتے تھے اور اس سے محبت کرتے تھے اور اگر کسی دوسرے شخص نے یہ کہدیا کہ میں تو کدو کو پسند نہیں کرتا تو یہ کفر ہے ـ کیونکہ اس نے اہانت کے طور پر یہ کہا ہے ـ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز یعنی کدو کی توہین کرنے والا آدمی حضرت امام ابو یوسف کے نزدیک واجب القتل ہے تو خود حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اہانت اور بے ادبی و گستاخی کرنے والا انسان قتل ہونے سے کیسے بچ سکتا ہے ـ

الصارم المسلول ـــــ ص ۵۱۳ حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں :ـ مَنْ شَتَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُتِلَ ـ کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے اُسے قتل کر دیا جائے ـ

Marfat.com

وَذَالِكَ اَنَّہٗ اِذَا شَتَمَ فَقَدْ ارْتَدَّ ـــــــ

اور حضرت عبداللہ اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہم کا یہ فیصلہ اس لئے ہے۔
وَذَالِكَ اَنَّہٗ اِذَا شَتَمَ فَقَدْ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَام ـــــــ کہ حضور
علیہ السلام کو گالی دینے والا دینِ اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے۔

شفا شریف جلد ۲ صہ ۲۰۶ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ۔

مَنْ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ اَسْوَدُ قُتِلَ ـــ کہ جو شخص یہ کہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کالے تھے اُسے قتل کیا جائے۔

کیونکہ اس بدبخت نے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ کالے رنگ والا کہہ دیا جو کہ اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حسین و جمیل ہیں اور جو خدا کے نور سے ہیں اور نورٌ علیٰ نور ہیں ـــ

اور تمام محدّثینِ کرام ـــــ تمام مفسّرینِ عظّام اور تمام علمائے کرامِ حق پر اور تمام اہلِ ایمان کا عقیدہ و ایمان ہے کہ حُسنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم حُسنِ یُوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ اکمل و افضل اور برتر ہے۔ اسلئے کہ حُسنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چمکنے والا چراغ ہے اور تجلیاتِ الٰہیہ کا مرکز ہے۔

مثلاً ـــــ ترمذی شریف جلد ۲ صہ ۲۰۵۔ مشکوٰت شریف صہ ۵۱۸،
حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ۔
کہ میں نے حُسنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اور کوئی شے حسین نہیں دیکھی گویا کہ سورج آپؐ کے چہرہ اقدس سے طلوع ہوتا ہے اور یا سورج آپؐ کے چہرہ انور پر کھیلتا ہے!

شمائلِ ترمذی شریف صہ ۲۔ مشکوٰۃ شریف صہ ۵۱۸۔ حضرت جابر بن سمرۃ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات چودھویں کا چاند رات کو پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا فجعلت انظر الیہ والی القمر فاذا ھو احسن عندی۔ اور میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لیکن میرے نزدیک چاند کی چاندنی اور روشنی سے حسن مصطفےٰ علیہ السلام زیادہ حسین زیادہ خوبصورت اور زیادہ روشن تھا ـــــ

کتاب مطالع المسرات فی شرح دلائل الخیرات صا۲۹۱ ـــ امام محمد المہدی بن احمد علی بن یوسف الفاسی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ

وحسن یوسف وغیرہ جزامن حسنہ۔

کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن اور دوسرے حسن، حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جز ہیں۔

المواھب اللدنیہ۔ مطبوعہ بیروت صہ ۱۹۴۔ جناب امام و علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لم یظھر لنا تمام حسنہ۔ کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے حسن کو ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس لیے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا حسن ظاہر ہو جاتا۔ تو۔ لاطاقت اعیننا رؤیۃ تو کوئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ بھی نہ سکتا اور ہماری آنکھوں میں طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں!

نشر الطیب صہ۱۳۳۔ دیوبندی حضرات کے امام و پیشوا جناب مولینا اشرف علی صاحب تھانوی بھی لکھتے ہیں :۔ لم یظھر جمالہ کما ھو۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال ویسا ظاہر نہیں کیا گیا جیسا کہ تھا ـــــ

شرح شمائل ترمذی شریف جلد ۱ صہ ۹ المحدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو تو پہچان لیا لیکن۔ ماعرفوا رسول اللہ ـــــ

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچان سکے۔

لِاَنَّ حِجَابَ الْبَشَرِیَّتِ غَطّٰی اَبْصَارَھُمْ —— اسلئے کہ بشریّت کے پردوں نے حسنِ مصطفٰیؐ کو چھپا رکھا ہے صلی اللہ علیہ وسلم —— مولینا قاسم نانوتوی مدرسۂ دیوبند کے بانی اور دیوبندی حضرات کے قابلِ اعتماد محدّث اور عظیم مفسّر نے بھی "قصائدِ قاسمی" میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و جمال کے بارے میں خوب لکھا ہے اور مُلّا علی قاری والا عقیدہ ہی بیان کیا ہے — اور مولینا اشرف علی صاحب کا بھی ہے

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریّت
نہ جانا کسی نے کیا ہو جز ستّار

اور ہمارے اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں —— کہ

ع تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی کے پیشِ نظر اب صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن، موجودہ دَور کے دیوبندی حضرات کے عقل و ہوش کی کمزوری، دل و دماغ کی نحوست اور ذہنی و فکر کی ہٹ دھرمی کو دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے کہ جب ان کے عقائد کے بانی و پیشوا جناب مولینا محمد قاسم نانوتوی صاحب اور مولینا اشرف علی تھانوی صاحب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک اور حُسن و جمال کی رعنائیوں کو بشریّت کے پردوں میں آپ کے نورِ ازلی کو چھپا ہوا تسلیم کرتے ہیں تو پھر تم لوگ اس بے نظیر اور بے مثال نبیؐ کو اپنی مثل بشر کیوں کہتے ہو؟ — اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص بھی ایسے حسین و جمیل رسول کو نعوذ باللہ کالا یا بدصورت کہدے تو وہ کافر مرتد اور واجب القتل نہیں تو اور کیا ہے!

Marfat.com

الصارم ص۵۲۵ :۔ مَنْ سَبَّ اُمَّ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْتَلُ مُسْلِمًا اَوْ کَافِرًا ۔۔۔ کہ نبیِ پاک صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی توہین و اہانت تو ایک طرف کہ بی بی آمنہ رضی اللّٰہ عنہا ، حضور علیہ السلام کی والدۂ گرامی کو گالی دے اُسے بھی قتل کر دیا جائے چاہے مسلمان ہو یا کافر ۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللّٰہ عنہا کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ نعوذ باللّٰہ وہ کافرہ اور جہنمی تھیں اس سے بڑھکر اور گالی کیا ہو گی ۔۔۔

الصارم ۔ ص۵۲۷ ایک آدمی نے مناظرہ کے دوران سیّد الاوّلین و دالآخرین صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو یتیم کہہ دیا وَخَتَنَ حیدرہ اور حضرت حیدر کرّار یعنی حضرت علی علیہ السّلام کا سُسر کہہ دیا تو ۔۔۔

یَجِبُ قَتْلُ قَائِلِہٖ ۔ تو ایسے گستاخانہ الفاظ کہنے والے کو قتل کرنا واجب ہے ۔

حضرت مولینا جلال الدّین رومی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی مایہ ناز اور مشہور و مقبول زمانہ کتاب مثنوی شریف میں ایک گستاخِ رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کا بیان کچھ اس طرح کرتے ہیں ! ۔۔۔

ع آں دہاں کژ کرد واز تسخیر بخواند
مر محمّد را دہانش کژ بماند

کہ ایک شخص نے بے ادبی ۔ گستاخی اور تمسخر کے طور پر امام الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لیا اور منہ ٹیڑھا کر لیا تو اللّٰہ تعالےٰ کی طرف سے ایسے بے ادب اور گستاخِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو یہ سزا ملی کہ اسکا منہ ہی ٹیڑھا ہو گیا !

Marfat.com

ع
باز آمد کالے محمد عفو کُن
اے ترا الطاف و علم و عن لان

اور پھر وہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور گڑگڑا کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کریم نے رَؤُفٌ رَّحِیمٌ بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ لطف و کرم کی مُزمّل والی کالی کملی اور رحمتِ دو جہاں کی مُدّثر والی سفید چادر کا سایہ پوری کائنات پر سایہ فگن ہے اور آپ کو عُلُومِ لَدُنّی عطا کئے گئے آپؐ کی رحمۃ اللعالمینی کا ـــــ واسطہ مجھے معاف کر دو۔

من ترا افسوس مے کردم بجہل
من بدم افسوس را منسوب و اھل

کہ میں اپنی جہالت سے آپ سے استہزاء کرتا تھا۔ حالانکہ میں خود استہزاء کے لائق تھا۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس دَرَد
میلش اندر طعنۂ پاکان بَرَد

اور جب خداوند تعالےٰ چاہتا ہے کسی کی پردہ دری، ذِلّت اور رسوائی کسے تو اس بدبخت انسان کا ذہنی رجحان اور دماغ کا میلان نیک لوگوں کے طعن میں پیدا کر دیتا ہے! ــ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کی گستاخی کرنے والوں کو قتل کر دیا جاتا رہا!۔

اور اس زمین کے شیطان اور اس دَور کے ابلیس سلیمان رشدی نے بھی اپنی شیطانی کتاب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر ایک بیہودہ اور غنڈہ انسان کی حیثیت سے حملہ آور ہو کر اس بے عیب نبی پر گستاخی و طعنہ زنی کے تیر برسائے ہیں اسکی سزا وہی ہے جو ایسے لوگوں کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی اور مستند تفسیروں کے حوالوں سے لکھا جا چکا ہے۔ یعنی ـــــ واجب القتل۔

Marfat.com

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ جس طرح اس بے ادب اور گستاخِ رسول علیہ السلام نے فوراً ہی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے، معافی مانگ لی تھی، اسی طرح شیطان کے ساتھی سلیمان رشدی بھی بارگاہِ ربّ العزت میں توبہ کر لے اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان حضرات اور مسلمانوں سے برسرِ عام معافی طلب کر لے تو اسے معاف کیا جا سکتا ہے ورنہ بصورتِ دیگر ایران کے مذہبی راہنما و اسلامی انقلاب کے بانی جناب خمینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا "واجب القتل" ہونے کا فتویٰ ابھی تک موجود ہے ــــ آدابِ نبوّت ــــ

مشکوٰۃ شریف صـ ۵۳۴ ـ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند صحابہ کرامؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ وَهُوَ يَقْسِمُ جبکہ آپ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے ــــ

کہ بنی تمیم کا ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْدِلْ ــــ کہ اے اللہ کے رسولؐ عدل کیجئے! تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، وَيْلَكَ ـ ہلاکت ہو تجھے ــــ مجھ سے زیادہ عدل کرنیوالا اور کون ہے؟ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِيْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ ـ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی اس بے ادبی اور گستاخی اور طعنہ زنی پر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس، آپ کے بے ادب۔ گستاخ اور طعنہ زنی کرنے والے کی گردن اُڑا دوں ــــ

پس ثابت ہُوا کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو گستاخی کے طور پر عادل و منصف نہ ماننے والا بھی واجب القتل ہے ـ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے رہنے دو۔ اسے چھوڑ دو اور اسے قتل کرنے سے رک جاؤ کیونکہ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو لمبی لمبی

Marfat.com

نمازیں پڑھیں گے ـــــ روزے رکھیں گے اور قرآنِ پاک کی بھی تلاوت کریں گے لیکن ان کی نمازیں اور ان کے روزے قبول نہیں ہوں گے۔

یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ ـــــ اور وہ قرآنِ مجید تو پڑھیں گے لیکن قرآنِ پاک ان کی رگوں میں نہیں جائے گا۔

یَمْرُقُوْنَ الَّذِیْنَ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ـــــ مگر وہ دین کے دائرہ سے اسطرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے!

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس خطۂ زمین پر ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے رہیں گے کہ جو صوم و صلوٰۃ کے پابند بھی ہوں گے اور قرآنِ حکیم کے قاری بھی مگر ان اعمالِ حسنہ کے ساتھ ساتھ وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بے ادبی و گستاخی کا ایسا عملِ سیئہ بھی کرتے رہیں گے کہ جس کے باعث نہ ان کی نمازیں قبول ہوں گی اور نہ ہی ان کے روزے منظور ہوں گے اور نہ ہی قرآنِ پاک اُن کے سینوں میں جا سکے گا اور بے ادب و گستاخ لوگ دین کے خوبصورت دائرہ اور اسلام کی سنہری چار دیواری سے بھی نکل جاتے ہیں اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسے ـــــ واجب القتل ہیں۔

جامع الصغیر ـــــ کنز العمال جلد ۲ صـ ۲۷۶

حضرتِ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ـــــ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُوَ آخِذٌ شَعْرَةً یَقُوْلُ مَنْ اٰذٰی شَعْرَةً مِّنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ!

کہ میں نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک میں اپنا ایک بال مبارک پکڑا ہوا تھا تو آپؐ فرما رہے تھے ـــــ کہ خبردار ـــــ میرے بال شریف کی توہین اور بے ادبی کرنے والے پر بھی جنت

Marfat.com

حرام ہے۔

سیّد افتخار الحسن زیدی ـــــ کہتا ہے کہ جب امام الانبیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بال مبارک کی توہین کرنے والے پر جنت کی پُرکیف دُر پُرسرور آب وہوا تک حرام ہے تو پھر اس سلیمان رشدی ملعون پر جنت کیسے حلال ہو سکتی ہے جس نے اپنی بدفطرتی اور باطل پرستی کا اظہار کرتے ہوئے اس نبی پاک اور اس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان اقدس پر رکیک حملے کئے ہیں جو کہ باعث تخلیقِ کائنات اور فخرِ موجودات ہیں اور مسند آرائے لامکاں اور شافعی عاصیاں ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور عرشِ اعظم کے مسند نشین ۔ امام المرسلین ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۴۳۵ ـــــ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ازلی دشمن اور انتہائی بے ادب اور گستاخ **ابو جہل** کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مکہ مکرمہ سے باہر کہیں مل گئے تو میں نے چاہا کہ انہیں واپس گھر پہنچا دوں اور اس وقت انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان اور دعویٰ نہیں کیا تھا۔

میں نے اپنی ناقہ یعنی ڈاچی کو بٹھلایا اور اَرْکَبْتُہٗ مِنْ خَلْفِیْ ـــــ

تو میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے ڈاچی پر بٹھا دیا ـــــ

فَاَبَتِ النَّاقَۃُ اَنْ تَقُوْمَ ـــــ

تو ناقہ یعنی ڈاچی نے اٹھنے سے انکار کر دیا میں نے ڈاچی کو اٹھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ اٹھی ـــــ

فَلَمَّا اَرْکَبْتُہٗ اَمَامِیْ قَامَتِ النَّاقَۃُ ـــــ

اور پھر جب میں نے آپؐ کو اپنے آگے بٹھلایا ـــــ تو ناقہ اٹھ بیٹھی ـــــ

تَقُوْلُ یَا اَحْمَقُ ھُوَ الْاِمَامُ فَکَیْفَ یَقُوْمُ خَلْفَ الْمُقْتَدِیْ ـــــ

Marfat.com

اور یہ کہکر ڈاچی چلنے لگی کہ اے ابوجہل — اے جہالت کے پتلے اور اے احمقوں کے سردار یہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم تو سارے انبیاء علیہم السلام کے امام ہیں اور تُو نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا کر نعوذ باللہ اپنا مقتدی بنا لیا تھا تو پھر کیسے اُٹھتی۔

قارئین کرام! — ذرا عقل و ہوش کی نظر سے دیکھو۔ ذرا محبّت و عقیدت کی نگاہ سے ملاحظہ کرو اور ذرا عشق رسُول میں گم ہو کر غور کرو کہ ایک بے زبان حیوان اونٹ کس حسین انداز سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام کرتے ہوئے بے ادبی اور گستاخی پر اسے یَا اَحمَق کہہ رہا ہے۔

اور پھر عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اللہ کریم نے اس بے زبان اونٹ کو زبان عطا کر دی تاکہ وہ بے ادب اور گستاخ لوگوں اور خصوصاً سلیمان رشدی جیسے بدفطرت ناہنجار اور عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کو بتلادے کہ جب ہم بے عقل — بے سمجھ اور بے زبان حیوان — امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام کرتے ہیں تو عقل و ہوش کے مالک اور باشعور اور سمجھدار اور صاحب زبان ہو کر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام کیوں نہیں کرتے اور ان کی شانِ رسالتؐ کو کیوں نہیں پہچانتے؟ —

مدارج النبوت — جلد ا۔ صفحہ ۱۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کے گھر ایک اونٹ تھا اور وہ انصاری رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یَا رسُول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا اونٹ جس سے ہم کنویں سے پانی نکالا کرتے ہیں سرکش ہو گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس انصاری کے ہمراہ باغ میں پہنچے — دیکھا کہ وہ اونٹ باغ کے ایک کونہ میں بیٹھا ہُوا ہے —

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کیطرف جانے لگے تو وفادار غلاموں نے عرض کیا۔

Marfat.com

یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے قریب نہ جائیں۔
پوچھا کیوں؟ —
عرض کی گئی یہ سرکش ہے کہیں کوئی ایذا نہ پہنچائے۔
پس چوں دید آں شتر آنحضرت را روئے آورد بجانب دے و بسجدہ افتاد در پیشِ دے ——
کہ جب اس سرکش اونٹ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو دوڑ کر آپ کے قریب آگیا اور سجدہ میں گر گیا ——
پس گرفت آنحضرت موئے پیشانی آورا ——
پس نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکش اونٹ کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ لیا۔
صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ وہ سرکش اونٹ رُخِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی سرکشی بھول گیا اور انتہائی کینہ رکھنے والا شتر جلوۂ حسنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کر کے اپنے کینہ پروری کی عادت چھوڑ کر ادب و احترام کیخاطر شہنشاہِ کون و مکان کے قدموں میں سجدہ ریز ہو گیا ——
مدارج النبوت —— جلد ا —— ص ۱۹۰ —— از انس آمدہ کہ در آمد رسولِ خدا و ابو بکرؓ و عمرؓ در بستان یکے از انصار بود در وے غنمی پس سجدہ کرد آنحضرتؐ را۔
کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے ——
باغ میں ایک بکری تھی جب اس بکری نے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو فرطِ محبت میں سجدہ میں گر گئی ——
پس سجدہ کرد آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ میگوید کہ در خانۂ ما شاتے بود و چوں بیروں می رفت آنحضرتؐ پریشان شد و بے قرار دمی رفت ——

Marfat.com

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی ——

چوں آنحضرت در خانہ بود این شاۃ ساکن وثابت وآرامیدہ بود ——

اور جب تک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رونق افروز رہتے تو وہ بکری سکون و آرام سے گھر میں بیٹھی رہتی تھی اور جب کبھی آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو وہ پریشان و بے قرار ہو کر ادھر اُدھر دوڑتی پھرتی تھی ——

حضرات محترم —— سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ آپ نے بے زبانوں اور بے عقل و شعور حیوانوں کی طرف سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام تو دیکھ لیا کہ کتنی محبّت اور کیسی عقیدت سے محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اب سیّدِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار غلاموں کا ادب بھی ملاحظہ کرو کہ جو اپنے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب ہی کو عینِ ایمان سمجھتے تھے صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن —— کہتا ہے کہ ایسا کرتے بھی کیوں نہ اور کائنات کی ہر شے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتی بھی کیوں نہ اور اصحاب النبیؐ رحمۃ اللعالمین کے احترام کو اپنے لئے عینِ ایمان سمجھتے بھی کیوں نہ ——

جبکہ خود خداوند کریم کو بھی اپنے پیارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر یہ بھی منظور نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ان سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر سکے اور جبکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی قبول نہیں ہے کہ کوئی مردِ مومن اس کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کر سکے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسا کرنے سے — اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ـ

تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک بھی نہ ہو ——

اور جبکہ ربِ دوجہاں کو یہ بھی منظور نہیں ہے کہ کوئی شخص دروازۂ نبوت پر آکر میرے

Marfat.com

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارے۔ یا محمد ــــــ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے وہ حضرت ابو بکر صدیق ہو یا کوئی اور صحابی ہو۔ اور چاہے دور سے آنے والا کوئی وفد ــــــ

نہیں ــــــ بلکہ چاہے وہ آواز دینے والا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی کیوں نہ ہو۔ اسلئے کہ خداوند دو عالم نے ایسا کرنے والاں کو بے عقل ــــــ بے سمجھ اور بے شعور اور نادان فرمایا ہے ــــــ

اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۱؎ ــــــ تو پھر اللہ کریم کے ایسے واضح اور ایمان افروز اعلانات اور احکام کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کوئی مسلمان خدا کے احکام کو ٹھکرا کر اپنے رحیم و کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب ہو کر اپنے دین و ایمان کی سرسبز کھیتی کو ویران کر دیتا اور اپنے اعمالِ حسنہ کے سدا بہار گلشن کو خزاں رسیدہ بنا دیتا ! ــــــ

تفسیر روح البیان ــــــ جلد ۲ ــــــ صـ ۱۲۱ ــــــ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک آدمی نے سو سال تک خدا تعالیٰ کی نافرمانی ــــــ اور اس کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل نے اسے بغیر جنازہ کے دفن کر دیا لیکن رات ہوئی تو ــــــ

فَاَوۡحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنۡ اَخۡرِجۡهُ وَصَلِّ عَلَیۡهِ ــــــ

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ نے وحی فرمائی کہ میرے اس نافرمان بندہ کو قبر سے نکال کر اور اس کا جنازہ پڑھا کر اسے دفن کرو ! ــــــ

عرض کی ــــــ اے بارِ الٰہ

تیرا یہ بندہ تو سو سال تک تیرے احکام کی نافرمانی کرتا رہا پھر اس کیلئے ایسا جانفزا

---

۱- پارہ ۲۶ سورت الحجرات آیات ۱-۲-۳

Marfat.com

# نامِ محمدؐ کی تکریم کا بیان

حکم کیوں؟

جواب آیا ——— یہ تو ٹھیک ہے مگر ———

کُلّمَا نَشَرَ التَّوْرَاتَ وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ اَقْبَلَہٗ وَوَضَعَ عَلٰی عَیْنَیْہِ۔

کہ جب کبھی تورات کو کھولتا تھا تو میرے محبوب پاکؐ کے اسم مبارک کو دیکھکر اسے چوما کرتا تھا اور آنکھوں پر لگایا کرتا تھا، اس لئے میں نے اپنے محبوب پاکؐ کے ادب و احترام کی خاطر اس کے سو سال کے گناہ بھی معاف کر دیئے ہیں اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر اس کے لئے میں نے جنت میں ۷۰ حوریں بھی خدمت کے لئے نامزد کر دیں ہیں ———

نزہت المجالس - جلد ۲ - ص ۱۳۴

قَالَ الْعَلَائِی ——— وَجَدَ فِی السَّمَاءِ مَلَکًا عَلٰی کُرْسِی فَسَلَّمَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجَابَہٗ وَلَمْ یَقُمْ لَہٗ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَیُّھَا الْمَلَکُ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٌ فَتَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَاَنْتَ جَالِسٌ۔

محدث علائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ کو آسمان پر دیکھا جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتہ کو سلام کہی۔

فرشتہ نے سلام کا جواب تو دیا لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا ——— تو اللہ کریم نے اس فرشتہ کو قہر و غضب کی آواز میں فرمایا ——— کہ اے فرشتے تجھ کو میرے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے سلام کہی اور تو نے سلام کا جواب تو دیا مگر اپنی کرسی پر بیٹھا رہا اور میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام اور اس کی تعظیم و تکریم کے لئے کھڑا نہیں ہوا اب تیری لغزش کی سزا یہ ہے ۔

لتقومن الیہ علی قدم واحد و لتسلمن علیہ ثم لا تجلس الی یوم القیامۃ ـــــــــــ کہ

مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم اب تو ایک ٹانگ پر کھڑا ہو جا اور قیامت تک اب تو بیٹھ نہیں سکے گا ـــــ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ جب شان نبوت یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا بے ادبی اور ان کی محفل پاک میں بیٹھنے والوں کی ـــ اونچی آواز نکالنے اور ایک دوسرے کی طرح انہیں پکارنے پر ان کو اعمال حسنہ کے برباد ہو جانے کا خوف دلایا جا رہا ہے کہ جنھوں نے براہ راست چشمۂ نبوت سے اپنے دین و ایمان کی کھیتی کو سیراب کیا تھا اور جب آسمان کے ایک فرشتہ کی ذرا سی لغزش پر اُسے اتنی بڑی سزا دی گئی ہے تو پھر موجودہ دور کے بے ادب اور گستاخ لوگوں کا حشر کیا ہو گا ۔

اور ـــ جو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ سلام پڑھتے ہیں اور نہ ہی آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی تکریم کی خاطر قیام کرتے ہیں تو پھر ایسے نام نہاد مسلمانوں کے لئے بھی قیامت کے دن جہنم کا بدترین گڑھا ہو گا ۔

تفسیر روح البیان ـــــ جلد ۳ ـــــ ص ۱۲۱ ـــ

محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ آوردہ اند کہ ایاز خاص بپسر داشت محمد نام صلی اللہ علیہ وسلم کہ فاتح سومنات ہند کا ایک خاص غلام ایاز تھا جس کے بیٹے کا نام محمد تھا اور محمود غزنوی کو جب کبھی کسی کام کے لئے ایاز کے بیٹے کو بلانا ہوتا تو اسکا نام

لے کر بلاتا تھا، یعنی محمدؐ میرا یہ کام کردو ـــــــ

لیکن ایک دن محمود غزنوی نے محمدؐ کا نام لے کر اسے نہ پکارا تو ایاز نے سمجھا کہ شاید سلطانِ اعظم آج میرے بیٹے محمدؐ پر ناراض ہے۔ اسلئے میرے بیٹے کا نام لے کر نہیں بلایا گیا ـــــــ

ایاز پریشانی کے عالم میں محمود غزنوی کے دربار میں حاضر ہوا اور نہایت ہی نیاز مندی سے عرض کی! ـــــــ

باادب ـــ باملاحظہ ہوشیار ـ جہاں پناہ اور ظلِّ الٰہی میرے بیٹے محمد سے کیا گستاخی ہو گئی اور آدابِ شہنشاہی کی کونسی خلاف ورزی سرزد ہو گئی ہے کہ آج آپ نے میرے بیٹے محمدؐ کا نام لے کر نہیں بلایا ـــــــ

پس محمود تبسّمی فرمود و گفت ـــ اے ایاز! دل جمعدار ـــ

محمود غزنوی نے تبسّم فرمایا اور کہا ـــــ

اے ایاز پریشان نہ ہو اور کوئی غم نہ کر ـــــ

تیرے بیٹے محمدؐ سے کوئی غلطی ـــ کوئی گستاخی اور آدابِ شہنشاہی کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی بلکہ اصل بات یہ ہے ـ

کہ وضو نداشتم و نامِ پسرِ تو محمدؐ است ـ مرا شرم آمد کہ لفظِ محمدؐ بر زبانِ من گزرد وقتے کہ بے وضو باشم ـــــ

کہ میں بے وضو تھا اور تیرے بیٹے کا نام محمدؐ ہے ـ مجھے شرم آتی تھی کہ محمدؐ کا نام بے وضو میری زبان پر آئے ـــــ

کون محمود غزنوی ـــ جو صرف فاتح ہندوستان اور کفر و شرک کے سب سے بڑے بت خانہ سومنات کے مندروں کو حق و اسلام کے گرز سے توڑنے والا ہی نہیں تھا بلکہ عدل و انصاف کرنے میں بھی لاجواب تھا ـــــ

Marfat.com

# اسمِ محمدؐ اور سلطان محمود غزنویؒ

محمود غزنوی شاہی دربار لگائے بیٹھا ہے۔ اور لوگوں کی فریادیں سنکر اور حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے کے احکام جاری کر رہا تھا ـــــ کہ ایک غریب گھسیارا دربار کی صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا ـــــ

محمود نے پوچھا ـــــ

کون ہے تو؟ ـــــ

جواب ملا ـــ غریب گھسیارا ہوں ـــ اور فریادی بن کر آیا ہوں۔

غزنوی نے بڑی حیرت سے پوچھا! ـــــ

کہو کیا فریاد ہے۔ تمہاری؟ ـــــ

عرض کی ـــ جہاں پناہ ـــــ اقبال بلند ہو آپ کا ـــ شاہی خاندان کا ایک فرد میری عدم موجودگی میں میرے گھر آتا ہے! ـــــ

محمود غزنوی نے پورے جاہ و جلال سے کہا۔ اب اگر جب بھی وہ شاہی خاندان کا فرد تیرے گھر آئے تو اسی وقت مجھے خبر کر دینا!

دو دن گزر گئے ـــــ

تیسرے دن آدھی رات کے وقت وہی غریب گھسیارا دربار شاہی میں پہنچا، شاہی پہرہ داروں نے راستہ روکا تو شاہی محل سے آواز آئی ـــــ

آنے دو اسے ـــــ

غزنوی محل سے نیچا اترا ـــــ

پوچھا! کیوں آئے ہو اس وقت؟ ـــــ

جواب ملا ـــ عالیجاہ! شاہی خاندان کا وہ فرد اس وقت میرے گھر میں موجود ہے!

Marfat.com

محمود غزنوی کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور خون اُتر آیا۔
برہنہ شمشیر اٹھائی اور اس غریب گھسیارا کے ساتھ چل دیا ——
مدہم سا چراغ جل رہا تھا۔
غزنوی نے اس کو پہچان لیا تھا —— کہ وہ کون ہے؟— آنکھوں پر پٹی باندھ لی اور کہا کہ چراغ بجھا دو اور اپنی عدل و انصاف کی تلوار سے اس مجرم کا سر قلم کر دیا ——
اور پھر فوراً ہی پانی طلب کیا!
محمُود غزنوی — اس غریب گھسیارے کی فریاد اور شکایت دُور کر کے واپس جانے لگا۔
تو غریب فریادی نے محمود غزنوی کا دامن پکڑ کر پوچھا ——
یا سلطانِ معظّم — مجرم کو قتل کرنے سے پہلے آپ نے اپنی آنکھوں پر پٹی کیوں باندھ لی تھی؟ ——
اور — اس نابکار مجرم کو قتل کرنے کے بعد اپنے فوراً پانی کا پیالہ کیوں طلب کیا تھا؟ ——
عدل و انصاف کے اس پیکر محمُود غزنوی نے جواب دیا کہ میں نے چراغ کی روشنی میں پہچان لیا تھا کہ ملزم میری بہن کا ایک ہی اور اکلوتا بیٹا ہے ——
آنکھوں پر پٹی اسلیئے باندھ لی تھی تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجرم کو دیکھ کر مجھے رحم آجائے اور میرے ہاتھ سے عدل و انصاف کا ترازو کہیں ڈول نہ جائے۔
اور پانی کا پیالہ اس لیئے طلب کیا تھا کہ اس دن سے میں نے قسم کھا لی تھی کہ جب تک تمہارے ساتھ انصاف نہیں ہوگا، محمُود غزنوی پانی نہیں پیئے گا ——
کون محمود غزنوی —— جو اسلام کے لشکر کا ایک بہادر جرنیل اور جو ایک حق پرست ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پیر و مُرشد حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن

Marfat.com

کو اپنے لیئے ذریعۂ نجات بھی سمجھتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب وہ آخری بار کفرستانِ ہند کے دوا کا کے سومنات کے بُت خانوں کے اندھیروں میں صبح کی آذان دینے اور مہادیو کے مندروں کی گھنٹیوں کو اَللّٰہ ھُو کی صدائے حق سے خاموش کرنے اور بڑے بڑے بُتوں کو اپنے اسلامی گرز سے توڑنے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے تو اپنے ساتھ چالیس ہزار جانثار سپاہیوں کے ساتھ اپنے پیر و مرشد حضرت ابُوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا کُرتہ مُبارک بھی ساتھ لے کے جاتا ہے ـــــ تو پھر سومنات کے پجاریوں نے۔ مہادیو کی پوجا کرنے والوں نے اور مندر کے پنڈتوں نے لعل و جواہرات کے خزانے محمود غزنوی کے قدموں میں ڈھیر کر دیئے مگر اسلام کے اس مردِ مجاہد نے ان خزانوں کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ـــ "محمُود غزنوی بُت فروش بنکر نہیں آیا بلکہ بُت شکن بنکر آیا ہے"

اور پھر اس شیر دل غازی نے اپنے اسلامی گرز کو ہوا میں لہرایا اور پھر نعرۂ تکبیر کی گونج میں یہ کہہ کر سومنات کے مندر کے ٹکڑے کر دیئے کہ ـــــ

اے ربِّ دو جہاں : ع

حق پرستوں کی اگر کی تُو نے دل جوئی نہیں
طعنہ دیں گے بُت کہ مُسلم کا خُدا کوئی نہیں

درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم اسلامی دُنیا کی ہر میدان میں پسپائی اور دُنیا کے سرمایہ داری کے سومنات ـــ بڑے بڑے چوہدریوں کے مہادیو ـــ بڑے بڑے دولت مندروں کے بُت خانے اور عیاش جاگیرداروں کے لات و منات دیکھ کر پکار اُٹھتا ہے ـــــ کہ

ع ـــــ کیا نہیں ہے اور غزنوی کارگہِ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات

کہ کیا اس کائناتِ ارضی اور پوری اسلامی دُنیا میں اب کوئی بھی محمود غزنوی

جیسا مجاہد اور بُت شکن نہیں ہے جو اسلامی دنیا میں اپنی قوّت ایمانی اور اپنے پیر و مُرشد کی طاقت روحانی اور ان کے پاک کرتے کی برکت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کو بے وضو زبان پر نہ لانے کی سعادت اور آداب نبوّت کے جاہ و جلال سے ۔ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے پنجۂ استبداد سے چھڑانے کی سعادت حاصل کرے اور پوری اسلامی دُنیا میں ذلّت و رسوائی کے اندھیروں میں عزّت و وقار کے چراغ جلا سکے اور پاکستان جیسی اسلامی مملکت پر ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں رُشد و ہدایت کی شمع روشن کر سکے۔ اور غنڈہ گردی ــــ تخریب کاری اور عیاشی و فحاشی کی ظلمتوں میں آئین اسلام کی قندیل اور نظامِ مصطفےٰ کا سورج طلوع کر سکے اور ملک کے ہزاروں سرمایہ داری کے سومناتوں ــــ لاکھوں جاگیرداروں کے بتوں اور کروڑوں باطل پرستی کے مہادیوں کو اسلامی گرز سے پاش پاش کر کے پاکستان کی اس نام نہاد پاک سرزمین کو اپنی طہارت و پاکیزگی کے ذریعہ اسے صحیح معنوں میں پاک و صاف کر کے اس خطۂ زمین کو فرشتوں کے لئے بھی باعث رشک بنا سکے اور پھر وہ مردِ قلندر جب چاروں طرف دیکھتا ہے اور اسے کوئی بھی محمود غزنوی جیسا بہادر ۔ کفن بردوش مجاہد اور بُت شکن غازی اور عدل و انصاف کے ترازو کو پورا تولنے والا اور محمدؐ کے نام پر انگوٹھے چومنے والا اور آنکھوں پر لگانے والا عاشقِ رسُول دکھائی نہیں دیتا تو خود ہی فریاد کرتا ہے ــــــــ کہ

ع
کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں !
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں
نہ وہ عشق میں وہ سرفروشیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زُلفِ ایاز میں

قارئین کرام ــــــ صاحبزادہ سید افتخار الحسن ـــ درویش لاہوری اقبال مرحوم

Marfat.com

کے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آج اس کائناتِ ارضی اور ساری اسلامی دُنیا میں محمود غزنوی جیسا غیور شہنشاہ۔ بہادر حکمران اور لشکرِ اسلام کا سرفروش سپہ سالار اور عاشقِ رسُول غازی نہیں ہے ـــ اگر ہوتا تو آج سے ایک سال پہلے سلیمان رشدی جیسا گستاخِ رسُول، موت کے فرشتہ کے ہاتھوں ذلت کی موت مرکز جہنم کی آگ کا ایندھن بن گیا ہوتا۔

اور آج اسلام کے نام پر حاصل کی ہوئی اس نظریاتی مملکت و ریاست میں عیّاشی و فحاشی کے بدنام اڈے قائم نہ ہوتے ـــ غنڈہ گردی اور بدمعاشی کے اژدھے عوام کا خون نہ چوستے اور بازاری غنڈے اپنی بدکرداری اور فحش کاری کے ذریعہ غیرتِ ایمانی کی چار دیواری کو پھاند کر اپنی ہی بہو بیٹیوں اور بہنوں کی شرم و حیاء کی چادر کو نہ پھاڑتے۔

اور نہ کسی نااہل سیاستدان مجیب الرحمٰن کو یہ کہنے پر کہ ادھر ہم اور اُدھر تم، مشرقی پاکستان، بنگلہ دیش بنتا اور نہ ہی ہندوستان کے خلاف ایک ہزار سال لڑنے والی تلوار شملہ کی فلک بوس پہاڑیوں پر ایک برہمن عورت اندرا گاندھی کے پاؤں میں ٹوٹ گئی اور نہ ہی آج ہندوستان کا وزیرِ اعظم راجیو گاندھی پاکستان آکر پوری ملّتِ اسلامیہ کے لئے توہین کا باعث بنتا ـــــــ

اور آج اگر محمود غزنوی جیسا کوئی اسلام کا شیدائی ـــ دین کا فدائی اور میدانِ جنگ میں ہزاروں بُتوں کو توڑنے والا بہادر ہوتا تو اس پاکستان میں آئینِ اسلام کا راج ہوتا۔ نظامِ مصطفےٰ کی حکمرانی ہوتی ـــ احکامِ قرآن کی بالادستی ہوتی ـــ اور عدالتوں میں عدل و انصاف کے ترازو پر پُورا تولا جاتا ـــــــ

# واجب القتل !

ہر مرزائی کی سزا پھانسی کا تختہ ہے !

حضرات محترم —— یہ بھی یاد رہے کہ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے آپ کو نبیؐ کہنے والے پر واجب القتل ہونے کا فتویٰ کسی مولوی۔ کسی فقیہہ —— کسی خطیب اور کسی شیخ القرآن اور کسی شیخ الحدیث کی اختراع نہیں ہے بلکہ یہ فتویٰ اس یارِ غار، صاحبِ مزار اور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار ساتھی اور ادا شناسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے جس ابتدائے اسلام اور خاتم الانبیاء علیہ السلام کے وصالِ پاک کے بعد مدعی نبوت مسیلمہ کذّاب کے خلاف ایک بہت بڑی جنگ لڑ کر پانچ ہزار حفاظِ قرآن شہید تو کروا دیئے مگر یہ برداشت نہ کر سکے کہ محبوب خدا علیہ السلام کے بعد کوئی یہ کہے کہ میں نبیؐ ہوں ! ——

اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہوا وہ یہی تھا کہ تاجدارِ ختم نبوّت صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوّت چاہے وہ ظلّی ہو یا بروزی اور چاہے وہ لاہوری یا قادیانی کی نبوّت کا مُدعی واجب القتل ہے۔

اور پھر اس خلیفۂ اوّل اور جانثارِ ختم نبوّت کے جاری کیے ہوئے فتویٰ پر ہر مسلمان حکومت یہی عمل کرتی رہی کہ مرزائی کی سزا موت ہے۔ اور اس شیطانی ٹولے اور اسلام کے باغی گروہ اور ختمِ نبوّت کے غدّاروں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکاتی رہی ——

Marfat.com

۱۔ مثلاً ۔۔۔ ۱۹۰۲ء میں افغانستان کی غیور اور بہادر حکومت نے عبدالطیف نامی ایک مرزائی کو مرتد قرار دے کر پھانسی کی سزا سنادی۔

۲۔ اور ۱۹۲۳ء میں ملا عبدالحکیم اور انور نامی قادیانی انگریزوں کی جاسوسی کے لئے افغانستان گئے لیکن وہاں راز فاش ہوگیا اور دونوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

۳۔ اور ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء میں غازی اسلام مصطفٰے کمال پاشا کے ایک خاص عہدیدار کو ترکی کے حق پرست علمائے کرام کے فتویٰ کے پیش نظر پھانسی کی سزا دے دی گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# جہادِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جنگِ یمامہ ——

بات یہ ہوئی کہ مسیلمہ کذّاب نامی ایک بدطینت و بدفطرت اور اسلام کے ایک باغی انسان نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کر دیا۔ بس پھر کیا تھا مسلمانوں میں اس کے خلاف نفرت و عداوت کی ایک آگ بھڑک اٹھی ——

اور پھر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم اور خلافتِ اوّل اسلامیہ کے منشاء کے پیشِ نظر اسلامی لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپہ سالاری میں اور مہاجرین کی حضرت سالم بن مولا ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علم برداری اور انصار میں حضرت ابنِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں منکرینِ ختمِ نبوّت کے خلاف میدان الیمامہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ مدعیٔ نبوّت مسیلمہ کذّاب چالیس ہزار جنگی جوان لے کر میدان میں اترا ہوا تھا اور پھر بالآخر دو تلواریں آپس میں ٹکرانے لگیں اور دونوں طرف سے نیزے آگ برسانے لگے ——

لیکن چونکہ —— اہلِ اسلام حق و صداقت کے لیئے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت و تاج ختمِ نبوّت کے تحفّظ کیخاطر جانیں قربان کر رہے تھے اسلیئے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی ——

حضرت خالدؓ دشمن اور مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہو کر زوردار نعرہ لگا رہے تھے۔

Marfat.com

کہ —— انا ابن الولید ——

اور پھر اپنے ہادی و راہنما اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کے لئے پکارا —

یا محمداہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ——[1]

اور حضرت حذیفہؓ یوں ان الفاظ میں مسلمانوں کو جوش دلا رہے تھے۔

یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِالْفِعَالِ ——

کہ۔ اے قرآن والو! — قرآن کو اپنے خون سے یعنی اپنے اعمال سے یعنی اپنی شجاعت اور بہادری سے زینت دو۔! ——

اور اس حق و باطل کی جنگ اور منکرینِ ختمِ نبوّت کے خلاف اس جہاد میں مسلمان شہادت بھی پا رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کو مدد کے لئے بھی پکار رہے تھے

وَنَادُوْا مِنْ کُلِّ جَانِبٍ اَخْلِصْنَا بِاَخَالِدُ ——

دشمن اور ختمِ نبوّت کے غدّاروں کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے اور یہ نعرے بھی لگاتے جا رہے تھے ——

اَلْیَوْمَ یُسْتَحٰی مِنَ الْفِرَارِ ——

کہ — آج کے دن میدان سے بھاگنا ہمارے لئے شرم و حیا کی بات ہے۔[2]

اور — ادھر مسیلمہ کذاب بھاگتے ہوئے اپنے حمائیتوں کو یہ کہہ کر جوش دلا رہا تھا ——

قَاتِلُوْا عَنْ اَحْسَابِکُمْ وَامْنَعُوا النِّسَاءَ کُمْ ——

کہ — یارو اپنے حسب و نسب کے لئے لڑو اور اپنی عورتوں کا دفاع کرو۔

اور — پھر جب اس معرکہ ختمِ نبوّت میں دشمنوں کو شکست پر شکست ہونے لگی تو وہ بھاگ کر جب ایک بہت بڑے باغیچہ میں چھپ گئے۔

---

۱:- ابن کثیر۔ ابن اثیر۔ الطبری صفحہ ۲۵۰ ۲:- ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۔

تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی قیادت سنبھال لی ـــــ اور وہ باغیچہ کی طرف بھاگے اور دوسرے شمع ختم نبوت کے پروانوں کو اپنے پیچھے آنے کی دعوت دیتے ہوئے پکارے ـــ

اِلَیَّ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنَا بَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ اِلَیَّ اِلَیَّ ـــــ

مسلمان حیران تھے کہ باغیچہ کے اندر کیسے جائیں کیونکہ دروازہ بند تھا تو حضرت براء بن مالک رضؓ نے کہا کہ مجھے اپنے جسموں اور سروں پر اٹھا کر اندر پھینک دو ـــــ اور پھر مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے اندر جا کر اپنی اسلام کی تیغ براں کے ایسے جوہر دکھائے کہ دشمنوں کے ہوش اُڑ گئے ـــ انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ مسلمان اندر چلے گئے ـ

عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے الحکم الیمامہ جو کہ مسیلمہ کذاب کی فوج کا سپہ سالار تھا، قتل کر دیا اور وحشی نے خنجر مار کر مسیلمہ کذاب کو موت کے گھاٹ اتار دیا ـــــ

حضرات گرامی! ـــ یاد رہے کہ یہ وہی وحشیؓ ہے جس نے میدانِ اُحد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور اسلام لانے کے بعد رسولِ اکرم علیہ السلام نے اعلان کر دیا تھا کہ وحشیؓ کبھی میرے سامنے نہ آئے۔ مگر ـــ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ آج اگر سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حیاتِ ظاہری میں ہوتے تو وحشی کو سینہ سے لگا کر ضرور فرماتے کہ ـ اے وحشی ختمِ نبوت کے منکر اور میرے بعد مدعی نبوت کو قتل کر کے جنت خرید لی ہے تو نے ـــ پاکستان کے مسلمانوں ـــ یاد رکھو کہ اس جہاد میں دشمن کے اکیس ۲۱ ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانوں کے چھ سو پروانے قربان ہوئے جن میں عثمان بن مطعونؓ ـ حضرت ابو دجانہؓ اور حضرت زید بن الخطابؓ بھی شامل ہیں ـــــ

Marfat.com

اور یہ بھی یاد رہے کہ مسیلمہ کذّاب اور ان کے حواری نمازی بھی تھے اور حاجی بھی، آذانیں بھی دیتے تھے اور کلمہ شریف بھی یہی پڑھتے تھے اور آذان میں بھی اقرار کرتے تھے۔
اشہدان محمد رسول اللہ مگر پھر حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ واجب القتل ٹھہرے اور ان کے خلاف جہاد ایسا ہی جائز رکھا گیا جیسا کہ جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے خلاف ——

آج پاکستان میں بھی مرزائیوں کی یہی حالت ہے مگر ہیں —— واجب القتل!۔
قارئین کرام! —— آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہر اسلامی حکومت مرزائیوں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکاتی رہی مگر ہندوستان میں ایسا نہ ہو سکا۔
کیوں؟ ——
اس لیئے کہ ہندوستان میں حکومت اسلامی نہ تھی —— انگریزی تھی۔ اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوّت —— انگریزوں کا لگایا پودا تھا ——
افسوس تو یہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد اس اسلامی جمہوریہ مملکت میں بھی ایسا نہ ہو سکا۔
کیوں؟ ——
اسلیئے کہ ملک کا وزیر خارجہ مرزائی کو بنا دیا گیا۔ چوہدری سر ظفر اللہ

Marfat.com

# انگریزی نبی کی گستاخیاں

قارئین کرام! ــــ پچھلے صفحات میں قرآن وحدیث اور مستند روایات کی روشنی میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے! جیساکہ سلمان رشدی کی شیطانی کتاب پر دینی ــــ اسلامی اور مذہبی راہنماؤں کی طرف سے یہ فتویٰ لگایا جا چکا ہے ــــ اور اب روشن دلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ انگریزی نبی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی اپنی گستاخیوں کے باعث واجب القتل ہے اور اس کی نبوت کو تسلیم کرنے والے مرزائی بھی پھانسی کی سزا کے مستحق ہیں ــــ

یہ نبوت چاہے ظلی ہو بروزی اور یا لاہوری ہو یا قادیانی ــــ اور پھر یہ کم بخت تو ذات الوہیت کا بھی بے ادب ہے اور شانِ ربوبیت کا بھی گستاخ ہے!

پھر یہ اور اس کے ماننے والے واجب القتل کیوں نہیں؟ -

گستاخی نمبر ۱ ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں انجام آتھم ص ۴۱ ـ ہم نے بار بار سمجھایا کہ عیسیٰ پرستی، بت پرستی اور رام پرستی سے کم نہیں اور مریم کا بیٹا کوشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا ــــ

گستاخی نمبر ۲ ــــ انجام آتھم ص ۳۸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ عیسائی لوگ اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسری

عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں ہے۔

نعوذ باللہ —— نقلِ کفر، کفر نہ باشد۔!

گستاخی نمبر ۳ —— ضمیمہ انجام آتھم صہ ۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انگریزی اور بناسپتی نبی اپنی منحوس اور ملعون قلم سے خود لکھتا ہے ——

کہ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی —— اور آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی ——

گستاخی نمبر ۴ —— ضمیمہ انجام آتھم صہ ۷ جناب روح علیہ السلام کے متعلق اپنی خباثت یوں ظاہر کرتا ہے ——

کہ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے کہ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ——

گستاخی نمبر ۵ —— ضمیمہ انجام آتھم صہ ۹ —— ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اسے نبی مان لیں ——

حضراتِ محترم —— دیکھا اور پڑھا آپ نے! کہ یہ لعین و مرتد انگریزی نبی کس بدزبانی اور اپنی فحش قلم سے اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ رسول علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخانہ الفاظ تحریر کر رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس نبی کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے مقدس القاب سے نوازتے ہوئے اسی کی زبان پاک سے آخری نبیؐ اور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا اعلان کروایا ——

پارہ ۲۸ —— سورۃ الصف —— آیت ۵ —— واذ قال عیسیٰ

Marfat.com

ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

کہ ـــــ جب مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں اور تورات میں جو کچھ ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسولؐ کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام نامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا ـــ

اور خداوند تعالےٰ نے اس پیارے رسولؐ کی عظمت وشان کے متعلق بکواس کرتا ہے کہ قرآن مجید میں جس رسول کی ولادت کی خوشخبری ان کی ماں حضرت مریمؑ کو فرشتوں نے دی تھی ـــــ

پارہ ۳ ـــــ سورۃ آل عمران ـــــ آیت ۴۵ ـــــ اذقالت الملائکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین ۵

کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ـــ دنیا وآخرت میں حسین وجمیل اور وجیہہ وخوبصورت ہوگا ـــــ کلمۃ اللہ ہوگا اور دین ودنیا میں بڑا ہی معزز ومقرب ہوگا ـــــ

قارئین کرام! ـــــ آپنے مرزا قادیانی کی بکواس حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق سنی اور پھر قرآن پاک میں ان کی شان وشوکت اور عظمت بھی پڑھی ـــ اور ان کے گرانقدر القاب بھی پڑھے اور ان کی وجاہت وشرافت کا نقشہ بھی دیکھا تو اب نتیجہ یہی اخذ ہوگا کہ ـــــ

## گستاخ رسول واجب القتل ہے

اور پھر قرآن حکیم نے ہی آپ کی ماں حضرت مریمؑ کو صدیقہ فرمایا ہے اور جنگل میں ایک سوکھی ہوئی کھجور کے تنے کو ہلانے سے تازہ کھجوریں گرنے لگیں اور پاؤں کی ٹھوکر

Marfat.com

سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا تھا ــــــ

مرزا تو ان کے متعلق یوں بدزبانی کرتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ــــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اس پاگل کو یہ لکھتے ہوئے اتنا بھی یاد نہ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ہی نہ تھا تو تین دادیاں کہاں سے آگئیں اور پھر جس کی ماں صدّیقہ ہو اس ماں کی ماں زناکار کیسے ہو سکتی ہیں اور جس مریم علیہا السلام کو فرشتوں نے یہ رُوح پرور پیغام دیا ہو کہ اللہ کریم نے تجھے دُنیا کی عورتوں میں پاکیزگی ــــ طہارت اور نفاست کے باعث چُن لیا ہو اور پھر جس مریمؑ کی ماں یعنی عمران کی بیوی کی نذر سے مریمؑ پیدا ہوئی ہو ــــ ایسی پاکیزہ ــ نیک سیرت اور شرم و حیاء کی مجسمّہ پر الزام لگانا کفر نہیں تو اور کیا ہے ؟

اور پھر قرآن پاک ہی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمالات و معجزات اور ان کی صفات بیان کرتے ہوئے یوں فرمایا ہو ــــــ

کہ وہ ــــ مادر زاد اندھوں کو بینائی دیا کرتے ہیں ، کوڑھ والے کو شفا بخشتے ہیں ــــ برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور عوام کے گھروں کی تمام خبروں ۔ اور حالتیں جانتے ہیں ــــــ

پھر ایسی عظیم رسول کی شان میں یہ کہنا کہ اسے جھوٹ بولنے کی عادت تھی ــــ بدکار عورتوں سے تیل ملواتے تھے ــــــ اور وہ بھلے مانس آدمی بھی نہ تھے واجب القتل ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے !

اور پھر ــــــ جس کی ولادت باسعادت کا پیغام دینے اور خوشخبری سنانے کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام لباس بشری میں حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے پاس آئے ۔ سورۃ مریم ۔ وَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ــــــ اور پھر ــــ

Marfat.com

جس روح اللہ علیہ السلام نے پنگھوڑا میں ہی کھیلتے ہوئے یہودیوں کو بتلا دیا تھا۔

اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔

کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ کتاب لے کر آیا ہوں اور نبوّت کا تاج پہن کر آیا ہوں ـــــ تو پھر ایسے برگزیدہ نبی اور روح اللہ کی شان رکھنے والے رسول کی شان میں بازاری زبان استعمال کرنی اور قرآن پاک کا مذاق اڑانا اور اللہ تعالٰے کے منشاء کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا جہنم کی آگ کا ایندھن بننے کے مترادف ہے کہ نہیں ـــــ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ فرشتے تمام نوری ہیں ـــــ جیساکہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ خُلِقَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنَ النُّوْرِ ـ ـــــ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے امام اور پیشوا ہی نہیں بلکہ رسول بھی ہیں لیکن جب وہ لباس بشری میں حضرت مریمؑ کے پاس آتے ہیں تو آج تک کسی بدعقیدہ مولوی نے جبرئیل کو بشر نہیں کہا ـــــ

لیکن جب قرآن پاک میں نبیٔ اکرم اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ـــــ فرمایا گیا ہے اور نورِ ازلی و حقیقی جب لباس بشری میں حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کی آغوش مبارک میں آگیا تو آجتک اس موضوع پر مناظرے ہوتے چلے آرہے ہیں کہ ـــــ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے یا بشر

جبکہ آپ کی والدہ محترمہ نے بھی فرما دیا ـــــ کہ

خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرًا ۔

کہ میرے بطن پاک سے نور نکلا ـــــ

اور پھر بچپن میں ہی ایک دو دن کے بعد ہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ نے ماں کے اشارہ

Marfat.com

کو سمجھتے ہوئے پنگھوڑے میں ہی کلام کی تھی، اسے بے عقل۔ بے سمجھ اور بے شعور کہنا کفر و باطل اور واجب القتل ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟

## گستاخی نمبر ۶ ــ نزول المسیح صـ ۳

انگریزی نبی مرزا قادیانی اپنی اس کتاب میں شانِ نبوّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں لکھتا ہے ــ کہ میں وہ آئینہ ہوں جس میں شکلِ محمدی اور محمدی نبوّت کا کامل انعکاس ہے ــ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوّت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفےٰ و مجتبےٰ نہ رکھتا ــــ

اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۹ میں اسطرح بکواس کرتا ہے ــــ

آدمم نیز احمد مختار ــــ در برم جامہ ہمہ ابرار۔

کہ نعوذ باللہ ــــ میں آدم بھی ہوں اور احمدِ مختار بھی ــــ اور ہر نبی کا لباس زیبِ تن کئے ہوئے ہوں ــــ

مرزا قادیانی ــــ کی جہالت ـ حماقت اور بے وقوفی کی انتہاء دیکھو کہ اپنے آپ کو محمد و احمد کہتا ہے۔ اسلئے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے جو بنی اسرائیل کو جس نبی کی خوشخبری دی تھی اس کا نام احمد بتلایا تھا ــــ اور اس انگریزی پودے نے وہ احمد اپنے آپ کو سمجھ لیا ــــ

حالانکہ اس کا نام غلام احمد ہے ــــ تو احمد کی غلامی کا پٹہ گردن سے اتار کر احمد بن جانا ہی کفر کے اندھیرے میں ڈوبنے کے مترادف ہے ــــ

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے آپ سے تعارف چاہا تو آپ نے فرمایا ــ اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا بَشَارَةُ عِیْسٰی ۔

کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس نبی کے لئے دعا کی تھی وہ ہوں ــ اور

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس احمدؐ کی خوشخبری سنائی تھی وہ بھی میں ہی ہوں۔

## ۴۲ - کتابوں کے حوالوں سے -

اور پھر سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے -

اَنَا فِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ وَفِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ -

کہ - زمین پر میرا نام محمدؐ ہے اور آسمانوں پر میرا نام احمدؐ ہے -

قارئین حضرات ! — ایک نکتہ کی بات سنیئے ! کہ فنا فی اللہ ہو کر شیخ منصور کی زبان سے نکل گیا — اَنَا الْحَقُّ — تو تختہ دار پر چڑھ گیا - مطلب یہ کہ ریاضت و عبادت اور شب خیزی کے باعث شیخ منصور کو خدا کہنا تو آسان نظر آیا مگر محمدؐ وہ بھی نہ بن سکا —

اور شیخ عبد الحق محدّث و محقّق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شیطان کسی کو خواب میں آ کر یہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں تیرا ربّ ہوں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں محمدؐ ہوں -

حتیٰ بصورت پروردگار تواند آمد

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : —

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ

کہ ، جس نے خواب میں مجھے دیکھا ، اس نے مجھے ہی دیکھا - کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا —

تو صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی ان روشن حقائق کے پیش نظر یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ شیطان تو مثیل محمدؐ و احمدؐ نہ بن سکے مگر یہ قادیانی مرزا اپنے آپ کو کبھی مثیل عیسٰےؑ اور کبھی مثیل محمدؐ کہتا ہے -

جیسے شاید یہ کسی شیطان کا بیٹا ہو !

ترمذی شریف — جلد ۲ — باب فضائل عمرؓ — رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ـــــ

لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ـ

کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو خطاب کا بیٹا حضرت عمرؓ ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا کہ اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں نبوّت کی تمام صفات موجود تھیں، تو اگر حضرت عمرؓ کے اندر نبوّت کی تمام صفات موجود ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے۔ تو یہ قادیان کا کانا کون ہے۔

گستاخی نمبر ۷ ـــــ حقیقت الوحی ص ۸۸ ـــ باب ۴ ـــ

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ ـ ازالہ اوہام ص ۹۲۴ و ص ۹۲۵

تو میں نے سنکر تعجب کیا کہ قرآن مجید میں قادیان کا نام بھی ہے ـــــ تین شہروں کے نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج ہیں ـــــ مکہ ـــــ مدینہ ـــ اور قادیان۔

حضرات گرامی ـــــ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ خدا کا قرآن نبی کے پیچھے پیچھے چلا نبی خدا کے قرآن کے پیچھے پیچھے نہیں گیا ـــــ

مطلب یہ کہ اگر نبی مکہ میں، تو قرآن مکی ہوا اور اگر نبی مدینہ میں تو قرآن مدنی ہوا ـــ

مگر یہ جاہل انگریزی نبی کہتا ہے کہ نہیں قرآن قادیانی بھی ہے ـــــ

گویا کہ نزول قرآن میں ردوبدل کر کے جہنم کی سزا کا مستحق ہو گیا ـــــ

گستاخی نمبر ۸ ـــــ حقیقت الوحی ـــ جلد ۴ ص ۹۹

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ـ

کہ ـــ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ـــــ

گستاخی نمبر ۹ ـــــ یہی کتاب ص ۱۰۷ و تذکرہ ص ۸۱ ـــــ الہام ہوا

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ـ

گستاخی نمبر ۱ ـــــ نزولِ المسیح ص ۹۹۔

کربلائے ہست سیر ہر آنم

صد حسین در گریبانم

کہ میں کربلا کی ہر وقت سیر کرتا رہتا ہوں اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن تو کہتا ہے ـــــ

کہ ـــــ

ع اے کربلا کی خاک تجھ میں وہ موتی ہے کہ جس کو

دیکھنے کے لئے سورج بھی نگاہیں مانگے

عشق سے لوگ پناہ مانگتے ہیں اکثر

پر یا حسینؓ تجھ سے تو عشق بھی پناہیں مانگے

اور

نظر بھی ہار گئی اب خبر کہاں سے ملے

نہ پوچھ اہل نظر سے کہ کہاں کہاں ہے حسینؓ

اور اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں بتا دوں گا

کہ جہاں جہاں ہے محمدؐ وہاں وہاں ہے حسینؓ

گستاخی نمبر ۱ ـــــ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۵۶

بازاری زبان استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرا خدا سے تعلق ناقابلِ بیان ہے

جیسے قاضی یار محمد نے اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ میں تحریر فرمایا ہے ـــــ

کہ "حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ فرمائی ہے کہ کشف کی حالت

اس پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کا اظہار

فرمایا تھا ـــــ گویا کہ مرزا بالکل خدا کی بیوی تھا"

گستاخی نمبر ۱۱ ـــــ تذکرہ صـــ ۵۲۶ ،

اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ وَلَدِی ـــــ کہ تو میرے ہاں بیٹے جیسا ہے ۔

گستاخی نمبر ۱۲ ـــــ حقیقت الوحی ـــ حصہ ۴ ـــ صـــ ۱۹۹

یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّی وَ اَنَا مِنْكَ ۔

کہ، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں ـــــ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے غیور مسلمانو! ـــ ان حوالوں اور ان گستاخیوں سے تو قرآن کی سورۃ اخلاص کا مفہوم و معانی ہی بدل جاتے ہیں ـــــ کہ اللہ ایک ہے ۔ اللہ بے نیاز ہے! نہ اس نے کسی کو جنا ۔ نہ کوئی بیٹا اور نہ کوئی رشتہ دار اور نہ ہی اس کا کوئی خاندان اور نہ ہی کوئی برادری ـــــ وہ ـــ واحدہٗ لاشریک اور ازلی اور ابدی ہے !۔

حضرات گرامی! ـــــ یاد رہے کہ اس جھوٹے اور انگریزی نبی کی ہر کتاب میں ہزاروں گستاخیاں پائی جاتی ہیں ۔ اور ہر گستاخی پر پھانسی کی سزا ـــــ سزائے موت اور واجب القتل ہونے کا ثبوت ـــ ! پھر کہاں تک ان گستاخیوں کی نشاندہی کی جائے، ان کے شمار کے لیئے ایک دفتر اور ایک ضخیم کتاب چاہیئے !ـــ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کاروانِ ختمِ نبوّت

قارئینِ محترم ! ــــ آؤ ذرا اس مقدس قافلہ کی تاریخ کے اوراق بھی الٹ کر دیکھیں کہ جنھوں نے اپنی زندگیاں ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھی تھیں اور انگریزی استبداد اور فرنگی ظلم و ستم کے عہدِ حکومت میں بھی ناموسِ رسالتؐ علیہ السلام کی پاسبانی کرتے ہوئے دار و رسن کو چومتے رہے اور جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بھی تخت و تاجِ ختمِ نبوّت کے ایمان افروز نعروں سے ایوانِ سلطنت کی دیواروں کو پاش پاش کرتے رہے ــــ

بقولِ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری ــــ کہ میری ساٹھ سال کی عمر ہے جو آدھی ریلوں میں گزر گئی اور آدھی جیلوں میں

اور تحفظِ ختمِ نبوّت کے ساتھ ساتھ فرنگی راج کے خاتمہ کے لئے یعنی ہندوستان کے پاؤں سے انگریز کی غلامی کی زنجیریں توڑ کر یہاں کے عوام کو آزادی کے سدا بہار گلشن کی آبیاری اپنے خون سے کرتے رہے ــــ

حضراتِ گرامی ! ــــ ادھر مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور ادھر اس کی سرکوبی کیلئے مجلسِ احرارِ اسلام کے نام سے ایک مجاہدانہ تنظیم سرزمین ہند میں پوری آب و تاب سے ابھری جس میں دیوبندی ۔ بریلوی ۔ اہل حدیث اور اہل تشیع

Marfat.com

یعنی ہر مکتبِ فکر کے سرکردہ اور جیّد علمائے کرام کا ایک کارواں میدانِ عمل میں اتر آیا۔ جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں :—

دیوبندی حضرات کے سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولینا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولینا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مولینا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی۔ مولینا لال حسین صاحب اختر۔ مولینا محمد حیات صاحب کھوٹھا پسروری اور مولانا تاج محمود صاحب فیصل آبادی —

بریلوی حضرات کے اسمائے گرامی یہ تھے —

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی۔ صاحبزادہ سیّد فیض الحسن شاہ۔ مناظر اسلام علامہ سیّد محمد مسعود صاحب الہڑوی۔ مولینا محمد یوسف صاحب سیالکوٹی اور صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن صاحب —

اور اہلِ حدیث حضرات کے اسمائے گرامی یہ تھے —

مولینا داؤد غزنوی صاحب۔ مناظرِ اسلام مولینا عبد القادر صاحب روپڑی۔ مولینا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا عبید اللہ صاحب احرار اور شیعہ حضرات کے علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ تھے :—

علامہ کفایت اللہ صاحب۔ علامہ مظہر الدین صاحب اظہر۔ مولینا مظفر علی صاحب شمسی اور مولینا محمد اسمٰعیل صاحب —

قارئینِ کرام! — مرزائیت کے خلاف معرضِ وجود میں آنے والے اس کاروانِ ختمِ نبوّت والے جیّد علمائے کرام اور مفتیانِ شرعِ متین ہونے کیساتھ ساتھ، شعلہ نوا خطیب۔ آتش بیان مقرر اور سحر الکلام واعظ بھی تھے جو ملک میں انگریزی استبداد اور مرزائیت کے خلاف اپنی اپنی شعلہ نوائی سے آگ لگا دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

جنرل محمد ایوب خاں مرحوم نے جب ملک میں مارشل لاء لگائی اور ملک کی تمام پارٹیوں پر پابندی لگادی تو مجلسِ احرارِ اسلام توڑ کر اس کا نام "مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت" رکھ لیا گیا جو آج تک اسی نام سے مشہور ہے! —— اور میں یعنی صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن اگرچہ نہ مجلسِ احرارِ اسلام کا اور نہ کبھی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کا ممبر رہا ہوں، مگر ۳۵ سال سے ان شمعِ محمدی کی ختمِ نبوّت کے پروانوں کے ساتھ مرزائیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہوں —— اور یہ میرے والد گرامی مولینا سیّد محمود مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے خون کی کرامت ہے کہ جنہوں نے سب سے پہلے قادیان جاکر مرزا محمود کو للکارا اور اُسے دعوتِ مباھلہ دی ——

حضراتِ محترم! —— آج مجھے اس کاروان کی غبارِ راہ سمجھئے یا اس

کونجاں دی ڈار وچوں وچھڑی ہوئی —— اک کونج

اور مجھے اس قافلہ کی گردِ راہ بنانے کا سہرا مولانا تاج محمود صاحب کے سر ہے۔ جن کی دوستی نے میری زندگی اور شہرۂ آفاق خطابت کی ہر منزل اور ہر سٹیج پر مجھے دادِ تحسین سے نوازتے رہے اور آخر ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مجھے پوری طرح اس مقدس قافلہ کا ایک ادنیٰ سا رضاکار بنا کر ملتِ اسلامیہ پاکستان کے سامنے پیش کردیا۔

اور آج کل میں بیماری و علالت اور کمزوری و ناتوانی کے باوجود بھی جہاں کہیں ختمِ نبوّت کی شمع جلتی ہوئی نظر آتی ہے، جل مرنے کیلئے وہاں پہنچ جاتا ہوں۔

جیسا کہ میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے! ؎

یاری سیج پتنگیاں والی شمع بلی آ دھمکے
پھیر نہ کدھرے جاون بجھ گے اوتھے ای مر مکّے

اور —— عشق کمانا سوکھا ناہیں ویکھ خاں سوز پتنگ دا
خوشیاں نال جلے وچ آتش مرنوں ذرا نئیں سنگدا

Marfat.com

جے توں عاشق بننا ایں لوڑیں پلہ پکڑ سجن دا
جان منگے تے دیہہ شتابی سرفہ کریں نہ تن دا

احباب کرام :- اب میں اس مجلس کے دیوانوں میں "خاتم المقررین" کے خطاب سے مشہور ہوں ____

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ چنیوٹ کے وسیع میدان اور حسن انتظام کے تحت سالانہ ختم نبوّت کانفرنس شروع تھی، دو دن کے بعد رات کے ایک بجے مولینا تاج محمود صاحب مرحوم کی صدارت میں، میں نے آخری تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ حضرات محترم ____ اس کانفرنس کی آخری تقریر میری ہے ____ کانفرنس کی انتظامیہ اور اشتہار میں پروگرام کے مطابق میرے بعد کوئی مقرر نہیں ہے۔ اسلئے کہ میری تقریر کے بعد کانفرنس ختم ہو جائے گی لیکن اگر کوئی پاگل انسان کہے کہ صاحبزادہ صاحب کے بعد میں بھی تقریر کروں گا تو انتظامیہ کہہ سکتی ہے کہ پاگل اور احمق انسان صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد تو کانفرنس ختم ہو جائے گی تو تو تقریر کس کو سنائے گا اور اگر وہ ضد کرے تو انتظامیہ کہے گی کہ اچھا کر لینا مگر تو ہمارے پروگرام میں شامل نہیں ہے ____

یہی حال مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوّت کا دفتر تیار ہوا اور اس دفتر کے تحت انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے وقت میں آتے رہے یہاں تک کہ ہمارے آقا و مولا محبوب خدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ____

مگر ۔ ان کے بعد قادیان سے آواز آئی ، میں بھی ان کے بعد نبی ہوں ____ تو علمائے حق پرست کی طرف جواب آیا کہ پاگل انسان کرلے اعلان مگر تو ہمارے نبوّت کے دفتر میں شامل نہیں ہے ____

میرے یہ کہنے پر عوام پکار اٹھے کہ آج ختم نبوّت کی سمجھ آگئی ۔ اور ساتھ ہی مولینا

Marfat.com

تاج محمود صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہہ دیا کہ آج سے صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن صاحب خاتم المقربین ہیں اور پھر ساتھ ہی اس کی تائید مولینا محمد علی جالندھری مرحوم نے بھی کر دی ——

مثلاً —— بیان المیلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں محدّث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فخرِ آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت آیا — تو ——

رَاَیتُ جِبْرِیْلَ —— میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ دودھ کے پیالے لئے کھڑے ہیں اور مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ بی بی آمنہؓ دودھ کا پیالہ پی لیجئے میں نے شہد سے زیادہ میٹھا دودھ کا پیالہ پی لیا —— تو جبرئیل علیہ السلام نے دوسرا پیالہ بھی پیش کر دیا — میں نے وہ بھی پی لیا —— پھر جبرئیل علیہ السلام نے آواز دی ——

## اِظْھَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیّیْنَ

کہ — اے انبیاء کے ختم کرنے والے نبیؐ! اب آ بھی جاؤ — تو میں نے یعنی صاحبزادہ سید افتخار الحسن نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے عالمِ تخیلات میں پوچھا کہ ابھی تو یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو رہے ہیں پھر تجھے کیسے پتہ چل گیا ہے کہ یہ خاتم النبیین ہیں ——

تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس اس خاتم النبیین علیہ السلام تک وحی لانے والا تو میں ہوں اور انبیاء علیہم السلام کا وہ دفتر بھی میرے ہی پاس ہے جس میں تمام انبیاء کے اسمائے گرامی درج ہیں تو میں آج وہ دفتر دیکھ کر آیا ہوں انہیں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بی بی آمنہ کے لال کے بعد کسی نبی کا نام نہیں ہے لہٰذا میں نے اس بنا پر اسے ——

Marfat.com

"خاتم النبیین کہہ دیا ہے" ——

دوستو —— یہ یاد رہے کہ بریلوی مکتب فکر کے علمائے کرام کا تعلق مجلس احرار اسلام یا تحفظِ ختمِ نبوت سے صرف مسئلہ ختم نبوت تک محدود ہے۔ اسلیئے کہ یہ تو سارے کے سارے مسلم لیگی تھے اور رہیں ——

شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی ہو یا غزالی دوراں محمد سعید احمد صاحب کاظمی ہوں۔ علمائے حق پرست نے ملکر ۱۹۵۳ء میں مرزائیت کے خلاف ایک بھرپور تحریک علامہ ابو الحسنات بریلوی کی صدارت میں چلائی —— ایک مجلس عمل قائم کی گئی ——

بس پھر کیا تھا مرزائیت کے خلاف نفرت کا آتش فشاں پھٹ گیا اور بچہ بچہ اس خوفناک طوفان میں کود پڑا ——

اور جب دولتانہ اور خواجہ ناظم الدین اس خالص دینی و مذہبی طوفان کے آگے کوئی بند نہ باندھ سکے اور مسلمانوں کے جذبات کو سیاسی بصیرت سے ٹھنڈا نہ کر سکے اور ان کے چند مطالبات کو تسلیم نہ کر سکے جو کہ مندرجہ ذیل تھے :——

۱:—— مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۲:—— چوہدری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کیا جائے۔

۳:—— مرزائیوں کو فوجی اور دیگر کلیدی آسامیوں سے سبکدوش کیا جائے۔

۴:—— ربوہ کو عام مسلمانوں کے لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ان میں سے کوئی مطالبہ بھی تسلیم نہ کیا گیا تو پھر ہتھکڑیوں کی جھنکار سنائی دینے لگی۔ گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی —— جیلوں کے دروازے کھول دیئے گئے —— رضاکاروں پر تشدد ہونے لگا —— اور آخر کار جنرل اعظم نے لاہور میں مارشل لگا دیا۔

مگر شمع محمدی کے پروانے زندگی اور موت سے بے پرواہ ہو کر قافلوں کی صورت میں لاہور پہنچتے رہے اور سینہ کو محمد کا مدینہ بنا کر گولیاں کھاتے رہے۔

Marfat.com

یہانتک کہ تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر جامِ شہادت نوش فرمایا ——

فیصل آباد کی قیادت مولینا تاج محمود اور مولینا عبید اللہ احرار کے ہاتھ میں تھی۔ مجھے بھی ایک سال کی سزا ہوئی جو میں نے میانوالی جیل میں گزاری جس میں سات دن پھانسی کی کوٹھڑی بھی شامل ہے ——

اور مولینا تاج محمود کو شاہی قلعہ لاہور لے جایا گیا ——

پھر ۱۹۶۳ء میں مجھے بھی میری ایک تقریر پر باغی قرار دے کر شاہی قلعہ لاہور میں نظر بند کر دیا گیا۔ تقریر کے الفاظ یہ تھے —— کہ:

"گورنر کی مونچھوں سے تو بغاوت ہو سکتی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں سے بغاوت نہیں ہو سکتی"۔

کسی سیاسی حکمت عملی کے تحت تحریک ناکام ہو گئی مگر اس آگ کی چنگاریاں سلگتی رہیں اور حکومتیں بھی بدلنے لگیں —— وزیر فقیر بننے لگے، کرسیاں ٹوٹنے اور مارشل لاء لگنے اقتدار کے سورج ڈوبنے لگے اور ہم نے ہر سربراہ مملکت کو قرار دادوں کے ذریعہ یاد دلاتے رہے کہ مرزائی پاکستان کے دشمن ہیں اور ضلع گورداسپور انہی غداروں کے باعث پاکستان میں شامل نہیں ہو سکا، حالانکہ ضلع گورداسپور پورے کا پورا پاکستان میں آچکا تھا اور اس کا ڈپٹی کمشنر احمد حسین کمال مقرر ہو چکا تھا اور تین دن تک ڈپٹی کمشنر کے آفس پر پاکستان کا پرچم بھی لہراتا رہا تھا ——

مگر مرزائیوں کی سازش سے سوائے تحصیل شکر گڑھ کے سارا ضلع گورداسپور، ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا ——

مگر ہماری ہر آواز صدا بصحرا ہو کر گرد وغبار کے ڈھیروں میں گم ہوتی رہی اور ہماری ہر قرار داد کو پڑھے بغیر پھاڑ دیا جاتا رہا ——

Marfat.com

آخر ۱۹۷۴ء آگیا جس میں مرزائیوں کی شطرنج کی بساط الٹ گئی اور یہ ۷ اگست ۱۹۷۴ء کو مسٹر بھٹو کے سیاہ عہدِ حکومت میں غیر مسلم قرار پائے ـــــ جس کی تفصیل یوں ہے ـــــ کہ

ملتان نشتر میڈیکل کالج کے چند طلباء کوہ مری کی سیر و تفریح کر کے چناب ایکسپریس پر واپس آرہے تھے کہ ربوہ کے مرزائی غنڈوں نے اسٹیشن پر ان پر حملہ کر دیا۔ ڈنڈے اور پتھر برسائے چاقوؤں اور چھریوں سے انہیں زخمی کر دیا ـــــ

مولینا تاج محمود صاحب مرحوم کو اطلاع مل چکی تھی ـــ مجھے بلایا ـــ گاڑی فیصل آباد اسٹیشن پر آکر رکی تو کھاتے پیتے گھرانوں کے چشم و چراغ زخموں سے چور چور تھے۔ فوراً انہیں طبّی امداد پہنچائی گئی اور مرہم پٹی کر کے آگے روانہ کر دیا گیا ـــــ

اور پھر رات کو اپنی کیٹیا پر ایک ہنگامی اجلاس بلا کر ۱۹۵۳ء کی مُردہ مجلسِ عمل میں تازہ روح پھونکی ـــ اسے دوبارہ زندہ کر دیا اور پھر اس طرح مولینا فقیر محمد ـ مولانا ضیاء القاسمی، مولینا محمد اشرف ہمدانی ـ مولینا اللہ وسایا ـ مولینا محمد اسمٰعیل شیعہ اور مولینا محمد صدّیق اہلحدیث، مولینا عزیز الرحمٰن اور مولینا محمد انور کلیم حضرات نے ایک جلسہ میں ایک دفعہ پھر اپنی اپنی آتش بیانیوں سے ملک میں آگ لگا دی اور ـ مرزائیت کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا ـــــ گرفتاریاں ہونے لگیں۔ مقدمات چلنے لگے اور ـــــ

ع
کھُل گئے در زندانوں کے اور وہ تالا ٹوٹا ہے
یا کوئی قیدی اور ہے آیا اور یا کوئی چھوٹا ہے

کی کیفیت پیدا ہو گئی ـــــ

اسلام آباد میں ہنگامی اجلاس بلایا گیا اور پھر لمبی چوڑی بحث و تمحیص کے بعد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ـــ اور ساتھ ہی ربوہ شہر کو

Marfat.com

کھلا شہر قرار دے دیا جہاں اب مسلمانوں کی بھی دو مساجد ہیں، ایک محمدی اور دوسری صدّیقیہ جہاں ہر سال عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس ہوتی ہے۔

یہ دوسرا قافلہ ہے جو ہمہ تن، ہمہ وقت اور ہمہ حالت میں ختمِ نبوّت کے لئے اپنا من۔ تن اور دھن قربان کو تیار رہتے ہیں ——

اور اس سلسلہ یعنی ختمِ نبوّت کے سمندر میں دو مگرمچھ تو ملتان میں رہتے ہیں اور باقی اس میدان کے مجاہد فیصل آباد میں، مولینا عزیز الرحمٰن اور مولینا اللہ وسایا صاحب ہیں۔

## ختمِ نبوّت مجلس کا عالمی روپ

اور اللہ کا بڑا شکر ہے کہ علمائے حق پرست نے ختمِ نبوّت کی جو شمع روشن کی تھی وہ ان احبابِ کرام نے بُجھنے نہیں دی بلکہ اسے اور بھی روشن کرتے ہوئے یہ عالمی مجلس بن چکی ہے اور جس کی کانفرنس اب لندن میں بھی ہونے لگی ہے —— اور مولینا تاج محمود صاحب کے بعد اب اس تنظیم کے روحِ رواں اِن کے فرزندِ ارجمند صاحبزادہ طارق محمود ہیں۔ جو باپ کی تند و تیز اور جوش و خروش اور حسنِ اخلاق اور وہی وفا و مروّت، وہی احباب کی آمد و رفت اور وہی مہمان نوازی۔

اور یہ حضرات، مختلف عقائد۔ مختلف مسلک اور مختلف نظریات کے باوجود ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ کے ساتھی۔ مرن جیون میں شریک اور زندگی و موت میں ہمدرد و خیر خواہ رہتے ہیں۔ گویا کہ اربعہ عناصر یعنی مٹی۔ آگ۔ پانی اور ہوا جسطرح مختلف صفات رکھنے کے باوجود جب یہ چاروں آپس میں مِل جاتے ہیں تو ایک مکمل انسان بن جاتا ہے۔ اسی طرح دیوبندی۔ بریلوی۔ اہلِ حدیث۔ اور اہلِ تشیع جب آپس میں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ختمِ نبوت کے باغیوں کے مقابلہ میں ایک مضبوط قلعہ بن جاتے ہیں ——

اگرچہ ـــــ ہم ایک دوسرے کے جانی جان ـ وفادار دوست اور جانثار ساتھی ہیں لیکن مولینا تاج محمود صاحب کی اور میری دوستی اور پھر وفا و مروت ایک دوسرے کے لیئے مثالی بن گئی ـــــ

اور اس مفاد پرست دنیا ـ مطلب پرست، زمانہ اور نفس پرست انسانوں میں سے غمگسار دوست ـ وفادار ساتھی اور رازدار سہیلی کا مل جانا اللہ تعالےٰ کی ایک عظیم نعمت ہے ـ

احباب کرام ـــــ یہ بھی یاد رہے کہ مولینا تاج محمود صاحب مرحوم علامہ اقبال کے مردِ مومن تھے، کہ جس کی تلاش میں وہ مردِ قلندر مرحوم ہوٹلوں ـ کالجوں اور کلب گھروں میں مارا مارا پھرتا رہا مگر اسے مردِ مومن کہیں بھی نہ مِلا ـ اس لیئے کہ درویش لاہوری اقبال مرحوم کے نزدیک مردِ مومن کی تعریف یہ ہے ـــــ کہ ؏

ہو صحبتِ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
اور رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

مگر افسوس کہ یہ دونوں حضرات اب اس جہاں میں نہیں ہیں اور اگر ہوتے تو میں اقبال مرحوم کا ہاتھ پکڑ کر فیصل آباد کی ایک مسجد کے حجرہ میں لے آتا اور پھر ایک بوسیدہ سے مکان کی ایک ٹوٹی پھوٹی کٹیا میں مولانا تاج محمود کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما کر کہتا کہ ـــــ

یہ ہے تیرا مردِ مومن

کہ جو دوستوں کی محفل میں ریشم سے بھی زیادہ نرم و نازک اور حبیب اور جہاں کہیں حق و باطل کی جنگ ـ نیکی و بدی کا تصادم اور ختمِ نبوّت کے غدّاروں کا معرکہ ہو، تو یہ ایک مردِ مجاہد کی طرح اس میدان میں کود پڑتے ہیں ـ

یہی وجہ تھی کہ مولینا موصوف شہر میں کوئی نہ کوئی ہل چل مچایا رکھتے تھے اور تمام مکاتیب فکر کے علمائے دین کو اکٹھا رکھنے کی ہر وقت کوشش میں لگے رہتے تھے - !

مرزائی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر حملہ کیا تو سوچتے رہے کہ اس کا توڑ کیا ہو؟ آخر انہوں نے ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ء کو تحفظ ختم نبوّت محاذ طلبہ کی ایک تنظیم کی بنیاد رکھی، جس میں میڈیکل کالجوں کے علاوہ دوسرے کالجوں کے طلباء بھی شامل ہیں اور اس تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ایک ماہر اور ممتاز اور تجربہ کار نوجوان ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے سحر نوا قاری بھی ہیں اور نام نامی ان کا ڈاکٹر صولت نواز ہے کو مقرر کیا ——

اور یہ بھی یاد رہے کہ مولینا مرحوم کے رازدار اور ساتھی مولینا عبید اللہ احرار بھی ہر کام اور ہر مشورہ میں پوری طرح ان کا ساتھ دیتے رہتے تھے - آج کل ان کا صاحبزادہ سیف اللہ احرار شہر کی ایک چھوٹی سی دکان پر سونے کے زیورات کا کاروبار کرتا ہے جس میں دوسرے صرّافوں کی طرح کھوٹ نہیں ہوتی ——

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت صرف جزو ایمان ہی نہیں بلکہ عین ایمان ہے اور قرآن و احادیث میں محبت کے مقدس لفظ نے متعدد بار زینت بخشی ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔

کافر و مشرک اور دین اسلام سے بیگانہ لوگ تو ابلیس ۔شیطان اور پتھروں کے تراشیدہ خداؤں یعنی بتوں سے محبت کرتے ہیں مگر اہل ایمان اپنے اللہ سے بے پناہ اور لازوال محبت رکھتے ہیں اور اللہ و رسول کی محبت میں دنیا کا مال و متاع لٹا دیتے ہیں اور اپنی جانیں تک نثار کر دیتے ہیں مگر اللہ و رسول کی محبت کا دامن نہیں چھوڑتے ــــ

درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم نے اپنی کتاب بانگِ درا میں محبت کی طہارت و پاکیزگی کو کچھ اسطرح بیان کیا ہے ــــــ کہ

جبکہ ابھی کائنات معرضِ وجود میں نہیں آئی تھی اور ابھی شمس و قمر کی گردش کا بھی نام و نشان نہ تھا ــــــ

اور جبکہ ابھی دن کی روشنی اور رات کی تاریکی سے بھی کوئی آگاہ نہیں تھا اور دریاؤں کی روانی اور سمندروں کی طوفانی لہروں کا بھی کسی کو علم نہ تھا ــــــ

Marfat.com

تو اس وقت ساقِ عرش پر کاتبِ تقدیر نے اپنے دستِ قدرت سے ف
اور قلم کو جنبش دی اور ایک نسخہ کیمیا لکھا ـــ کہ جس کے استعمال سے دشمنی دوستی
میں نفرت محبّت میں ـــــ
عداوت الفت میں اور بیگانی یگانت میں بدل جاتی ہے اور پھر انسانی عوام کے
دلوں پر حکومت کرنے لگ جاتا ہے ــــ اور وہ نسخہ تھا محبت کا ـــــ
اور اس کے اجزاء یہ تھے ـــــ

ع چمک تارے سے مانگی چاند سے داغِ جگر مانگا
اڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زلفِ برہم سے
تڑپ بجلی سے لی اور حور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفسہائے مسیحؑ ابن مریم سے
ذرا سی پھر ربوبیّت سے شانِ بے نیازی لی
مَلک سے عاجزی، افتادگی تقدیرِ شبنم سے
پھر ان اجزا کو گھولا چشمۂ حیواں کے پانی میں
مُرکّب نے محبّت نام پایا عرشِ اعظم سے

حضراتِ محترم! ـــــ غور کرو اور دلوں سے کدُورت کے گرد و غبار کو جھاڑ کر
غور کرو ـــــ اور
دیکھو ـــــ اور آنکھوں سے نفرت و عداوت کی پٹی اتار کر دیکھو اور سوچو
لیکن اُلفت و محبّت کے اس قیمتی نسخہ کے ایک ایک جز کی تاثیر سمجھ کر سوچو!
ہر چیز قابلِ قدر ــــ ہر شئے غیر فانی اور ہر جُز لازوال! ـــــ
مسلمانو! پھر آپس میں قتل و غارت کیوں ـ خون خرابہ ـ کس لیے اور وحشت و
بربریت کا مظاہرہ کیسے؟ اور پھر اقبال مرحوم ہی اپنی کتاب "ارمغانِ حجاز" میں محبّت

Marfat.com

کی رعنائیوں۔ دلکشیوں اور دلفریبیوں کو خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے۔

کہ — محبّت چیست تاثیر نگاہ ہیست
چہ شیریں زخمے از تیرِ نگاہ ہیست

## محبّت کیا ہے؟

محبوب کی نگاہِ ناز کی ایسی تاثیر ہے کہ جس کا اثر انسان کی زندگی کے سفر کی ہر منزل پر راہبری کا کام دیتا ہے اور محبوب کی دُزدیدہ نگاہ سے نکلا ہُوا تیر جب کسی مُحبّ کے سینہ میں پیوست ہوتا ہے تو اسکا زخم تکلیف دہ اور دردناک نہیں ہوتا بلکہ شیریں و میٹھا ہوتا ہے کہ اس کا علاج کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی اور اس زخم پر پٹی باندھنے کا خیال تک نہیں آتا

مولوی غلام رسول مرحوم بھی محبّت کے اسی انوکھے اور نرالے نظریہ کو یوں بیان کرتے ہیں —— ع

کہ — عشقوں تیر وجے جتھے کاری رہے نہ زخم لوکایا
تدبیراں دے پردے اندر ایہہ دُکھ کسے نہ پایا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ محبّت کے لفظ کی تشریح اپنے ذوق کے پیشِ نظر یوں بیان کرتے ہیں —

فَاِنَّ الْمُحِبَّۃَ لَا اَوَّلَ لَھَا وَلَا نِھَایَۃَ لَھَا

کہ۔ محبّت کی نہ اوّل ہے اور نہ آخر — نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا — اور نہ آغاز ہے اس کا اور نہ انجام ——

اَلْمُحِبَّۃُ ھَلَاکُ الْقُلُوْبِ وَ دَھْشُ الْقُلُوْبِ وَ
نَارُ الْقُلُوْبِ وَعَطَشُ الْقُلُوْبِ ——

اور محبّت دِلوں کو ہلاک کر دیتی ہے — اور ہر وقت محبوب کا تصور دِلوں

کو حیران رکھتا ہے اور محبوب سے ہجر و فراق کی آگ میں جلنے والوں کے لیے ایک المناک آتش ہے اور محبّت دلوں کی پیاس بھی ہے ——— کیا مطلب!

محبوب کا وصل ہو گیا تو دل کی پیاس بجھ گئی اور نہ ملا تو ساری زندگی ہجر کی آگ میں جلتے رہنے کا نام محبّت ہے۔

تفسیر روح المعانی حصّہ ۳ صـ ۲۰۳، صـ ۲۰۴ ——— علامّہ سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ محبّت کے مقدّس لفظ کی شرح ان الفاظ میں کرتے ہیں ———

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہ۔ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اعلان فرما دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا چاہتے ہو تو میری یعنی رسولِ اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو — تو پھر اللہ کریم بھی تم سے محبّت کرنے لگے گا ———

اور صرف یہی نہیں بلکہ تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا ———

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ———

اللہ کی محبّت اور رسول کی اطاعت ہو تو پھر گناہ کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اسلئے کہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ———

اِنِّیْ سَیِّدُ الْمُحِبِّیْنَ ——— کہ میں محبّت کرنے والوں کا سردار ہوں۔

وَحَقِیْقَةُ الْمَحَبَّةِ عِنْدَ الْعَارِفِیْنَ ———

اور عارفین کے نزدیک محبّت کی حقیقت یہ ہے ———

اِحْتِرَاقُ الْقَلْبِ بِنِیْرَانِ الشَّوْقِ

کہ محبوب کے وصل و ملاقات کے شوق کی آگ میں دل کو جلائے رکھنے کا نام محبت ہے!

وَرُوْحُ الرُّوْحِ بِلَذَّتِ الْعِشْقِ ———

اور عشق کی چاشنی اور لذّت سے محبوب کی ملاقات کیلئے اپنی روح پر امید رکھنے کا

Marfat.com

نام محبّت ہے ـــــ

وَاسْتِغْرَاقُ الْحَوَاسِ فِی بَحْرِ الْاُنْسِ۔

اور اُنس و اُلفت کے دریا میں اپنے حواسِ خمسہ کو غرق کر دینے کا نام محبّت ہے

وَطَهَارَةُ النَّفْسِ بِمِيَاهِ الْقُدْسِ۔

اور اپنے سرکش اور باغی نفس کو پاک و صاف پانی سے دھونے کا نام محبّت ہے۔ تاکہ مُحبّ و محبُوب کے درمیان کوئی دنیاوی لالچ۔ نفسانی خواہش اور حرص و ہوس کی کوئی گنجائش نہ رہے ـــــ

مَالَاعِلَّةَ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْحَبِیْبِ ـــــ

کہ محبّ و محبُوب کے درمیان کوئی عِلّت ـــ کوئی عارضہ اور کوئی پردہ نہ رہنے کا نام محبّت ہے!

سِوَاہِیْ ذَاتِ الْحَبِیْبِ ـــــ

تاکہ محبّت کرنے والی آنکھ کو اپنے حبیب کے سوا اور کوئی غیر نظر نہ آنے کا نام محبت ہے!

وَلِھٰذَا قَالُوْا ـــــ

اسلیئے کہا گیا ہے ـــــ کہ

لَاتَصِحُّ الْمَحَبَّةُ مِمَّنْ يُمَيِّزُ بَيْنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ ـ وَبَيْنَ السُّرُوْرِ وَالْمِحْنَةِ وَبَيْنَ الْفَرْضِ وَالسُّنَّةِ ـــــ

کہ۔ اس انسان کی محبّت صحیح اور کامل نہیں ہوتی جو جنّت و دوزخ میں تمیز رکھے۔ سرور و مشقت میں فرق جانے اور فرض و سُنت میں جدائی اور علیحدگی سمجھے۔

وَاسْتِغْرَاقُ فِی مُشَاهَدَةِ الْمَحْبُوْبِ ـــــ

اور جو شخص اپنے آپ کو محبوب کے حُسن و جمال کے مشاہدہ و نظارا میں غرق

نہ کردے اور اپنے آپ کو محبوب کے جلوؤں میں گم نہ کردے اس کی محبت پختہ و مکمل نہیں ہوتی ——

شیخ المحدثین والمفسرین حضرت شیخ عبدالحق محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محبت کی علامات اپنے علم و فہم کے پیش نظر یوں لکھتے ہیں:——

مدارج النبوت مترجم —— حصہ اوّل —— صفحہ ۵۲۵ —— فرماتے ہیں، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں ہیں لیکن سب سے زیادہ —— ارفع و اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع —— پیروی۔ اطاعت اور آپؐ کی سنتوں پر عمل کرتے رہنا —— آپؐ کے احکام کی تعمیل کرنا۔ اور آپؐ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنا ہے!

جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔

مطلب یہ کہ میری اور اللہ کی محبت ایک ہے جسطرح کہ میری اور اللہ کی اطاعت ایک ہے ——

**کمالِ محبت** :— اور جب محبت اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو پھر یہ قلب کی غذا —— روح کی بہار —— دل کا سرور —— اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے ——

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کثرت سے کرنے کا نام محبت ہے۔

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ۔

کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کیا جاتا ہے۔ میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ —— جس دا کوئی عاشق ہووے اس دے مرنے مردا
اُٹھ دیاں بہندیاں دِن تے راتیں اوسدا ذکر ہی کردا

Marfat.com

مدارج النبوّت ـــــــ جلد ۲ ـــ ص۵۱۵ ـــ محبّت، اہل ایمان کے لئے دلوں کی زندگی اور ارواح کی غذا ہے ـــ اور انسان کی زندگی کا جو وقت محبّت کے بغیر گزرتا ہے، وہ گویا بے مزہ سے بے لطف اور بے رُوح رہ جاتا ہے۔

مواہب لدنیہ میں امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ محبت کے لفظ کی تعریف کوئی بیان نہیں کرسکتا ـــــ اور نہ ہی اسے کوئی جان سکتا ہے ـــ مطلب یہ کہ جب تک کسی کے دِل میں کسی کی محبّت پیدا نہ ہوگی اور اس کی لذّت سے آشنا نہ ہوگا اور محبّت کی کیفیّت جب تک، انسان کے قلب وجگر پر وارد نہیں ہوتی، یہ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ تمام احوال میں محبُوب کی متابعت و موافقت کرنے کا نام محبّت ہے! ـــــ

اور بعض کہتے کہ محبوُب کی خوبیوں میں گم ہو جانے اور اس کی ذات و صفات میں فنا ہو جانے کا نام محبّت ہے ـــــ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنی طرف سے جتنا زیادہ کیا جائے اور محبوُب کی طرف سے جتنا کم کیا جائے، اسے زیادہ سمجھنے کا نام محبّت ہے!۔

بعض کہتے ہیں کہ دل سے محبوُب کے سوا سب کچھ فنا کر دینے کا نام محبّت ہے۔ اور یہی کمالِ محبّت ہے ! ـــــ

اور بعض کہتے ہیں کہ محبوُب کے دیدار کی ہر وقت آرزو رکھنے کا نام محبّت ہے!

قارئین کرام ! ـــــ مقتدر محدثین ـــ ممتاز مفسّرین اور حق پرست عُلمائے دین نے اپنے اپنے علم و ادراک کے مطابق محبّت کے لفظ کی دِلکش تشریح ـ دلچسپ وضاحت اور ایمان افروز تفسیر کرکے ہمارے مرجھائے ہوئے دِلوں کیلئے تازہ بہار کا سامان پیدا کر دیا ہے اور جان و جگر کی ویران بستی میں رونق اور چہل پہل کی سی کیفیت

پیدا کر دی ہے اور ہماری زندگی کی خشک کھیتی میں محبّت کی مٹھاس بھر کر فصلِ نو بہار کی تازگی بخش دی ہے! ـــــــ

اب صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی محبّت کے مقدّس لفظ کی تشریح میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ محبّت انسان کی زندگی کے چمنستان کا ایک مہکتا ہوا پھول ہے جس کی خوشبو سے محبّت کرنے والے دماغ اور دل محبوب کی عبریں زلفوں کی مہک سے ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے ـــــــ

اور محبّت اللہ کریم کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ سے انسان مکر و فریب کی منحوس وادی سے نکل کر اور وحشت و بربریت کے بندھن کو توڑ کر انسانیت و شرافت کی بلندیوں کو پا لیتا ہے اور رشد و ہدائیت کی روشنی میں گم ہو کر دوسرے مسلمان بھائیوں کو محبّت کی نگاہ سے دیکھتا اور اُن کے دُکھ درد کو مٹانے کے لئے اپنا تن من نثار کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے ـــــــ

اور محبّت ـــ قدرت کا ایک گرانقدر عطیہ ہے جس کے ذریعہ دشمن، دوست بن جاتا ہے۔ عداوت، محبّت میں بدل جاتی ہے اور نفرت، اُلفت کا لباس پہن لیتی ہے

## نفرتوں کے جھکڑ

مگر ـــــــ آج جو پاکستان میں عداوت اور نفرتوں کے خوفناک اندھیرے چھائے ہوئے ہیں اور مسلمانوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو دشمنی کے بھیانک سائے مسلط ہو چکے ہیں ـــــ اور قرآن پاک نے جنہیں آپس میں بھائی بھائی کہا ہے، آج ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں ـــــ اور بھائیوں کے خون سے ملک کے در و دیوار کو رنگین کیا جا رہا ہے ـــــ اور اپنی ہی بہو بیٹیوں اور بہنوں کی عصمت کے گرانقدر موتی سرِ بازار لوٹے جا رہے ہیں ـــــ مکان جلائے جا رہے ہیں ـــ بستیوں کو اجاڑا جا رہا ہے اور عوام کی پُر سکون زندگی پر موت کا

خوف طاری کیا جا رہا ہے ———

اور صوبہ و مرکز کی چپقلش خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اور لسانی جھگڑے کو ہوا دی جا رہی ہے اور کبھی صوبائی تعصّب پھیلایا جا رہا ہے اور سندھی بلوچی اور پٹھان کے ساتھ ساتھ کھُلم کھُلا پاکستان کے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں ــــ بقولِ غلام مُصطفےٰ اجتوئی "سندھ جل رہا ہے"۔ شاید سندھ کے راجہ داہر کے بحری ڈاکو، اپنی اپنی کمین گاہوں سے نکل کر اور قتل و غارت کا بازار گرم کر کے اور مسلمانوں کے قافلے لوٹ کر ———

## محمدؒ بن قاسمؒ کو بلوا رہے ہیں

تو صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ان تمام خرابیوں ــــ ساری بدعنوانیوں اور وحشت و بربریّت کا علاّمہ اقبال مرحوم کے نزدیک ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں کے دِلوں سے محبّت کے مقدّس جذبات مٹ چکے ہیں ــ باہمی اخوّت کے پھول مرجھا چکے باہمی شفقت و پیار کا سورج ڈوب چکا ہے ۔

اور اتحاد و یگانگت کے گلستان میں خزاں چھا چکی ہے !

اسی لئے درویشِ لاہوری کہتا ہے ——— کہ

محبّت کا جنوں باقی نہیں ہے\
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے\
صفیں کج ، دِل پریشاں ، سجدے بے ذوق\
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے !

اور

محبّت خویشتن بینی محبّت خویشتن داری !

محبّت آستانِ قیصر و کسریٰ سے بے پرواہ
کہ محبّت ہی کو اگر اپنا شعارِ زندگی بنا لیا جائے
تو مسلمان قوم قعرِ مذلت سے نکل کر اوجِ ثریّا

پر اپنا ہلالی پرچم لہرا سکتی ہے ـــــ
کیونکہ ـــ محبّت قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج اور روم و شام کے شاہی محلات کو ٹھکرا کر کسی مسجد کے اس حجرہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جس میں محبوب رونق افروز ہوتا ہو! ـــــــ

نزہت المجالس ـــ جلد ۱ ـ صـ ۴۸ ـ علّامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ ـ وَعَلَامَةُ الْمَحَبَّةِ اِتِّبَاعُ الْمَحْبُوْبِ فِی الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ وَ اِلَّا فَلَیْسَتْ بِمَحَبَّةٍ تَامَّةٍ ـــ

کہ ـ محبّت کی علامت یہ ـ ہے کہ محبوب کے امر و نہی کی اتباع کی جائے ـ

ورنہ محبّت تامہ نہیں ہے! ـــــ
صـ ۵ ـــ وَقَالَ الشِّبْلِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ سُمِّیَتِ الْمَحَبَّةُ مَحَبَّةً لِاَنَّهَا تَمْحُوْ عَنِ الْقَلْبِ مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ ـــــ

اور ـــ محبّت کا نام اسلئے محبّت رکھا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ دل سے سوائے محبوب کے ہر شے کو مٹا دیتی ہے! ـــــ

اور بعض کہتے ہیں کہ ـــــ
اَلْمَحَبَّةُ کَالْحَبَّةِ اِذَا وُضِعَتْ فِی الْاَرْضِ الطَّیِّبَةِ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ـــ

کہ ـــ محبّت کی مثال اس دانہ کی ہے جو پاک اور زرخیز زمین پر ڈالا جاتا ہے تو اس سے سات بالیں نکلتی ہیں اور پھر ہر بالیں سے سو سو دانے نکلتے ہیں ـ

Marfat.com

فالمحبۃ اذا وقعت فی قلب طیّب!

اور اسی طرح جب محبّت کا دانہ کسی پاک وصاف دل میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ و رسول کی ہزاروں اطاعات و فرمانبرداریاں مردِ مومن کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہیں اور اللہ و رسول سے محبّت کرنے والا مسلمان چاہتا ہے کہ میرا ہر ایک سانس اللہ و رسول کی اطاعت کے بغیر نہ گزرے ــــ

صـ۵۳ :ــ ان ابراھیم ادعٰی محبۃ اللہ ثم نظر الی ولدہ بعین المحبۃ ـ

کہ ــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی محبّت کا دعویٰ کیا مگر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو محبّت کی آنکھ سے دیکھا ــــ

اللہ کریم اس مشترکہ محبت پر راضی نہ ہوا تو فرمایا ــــ

فقیل لہ اذبح ولدک

کہ ـ اے میرے خلیل علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کر دے تاکہ تمہارے دل سے میری محبّت کے سوا باقی تمام غیر اللہ کی محبّت نکل جائے ـ

کیونکہ محبّت غیر کو برداشت نہیں کر سکتی !

ایک نوجوان لڑکی کالج سے نکلی اور شرم و حیا کی چادر میں لپٹی ہوئی جا رہی تھی کہ ایک اوباش اور بازاری غنڈہ لڑکی کے پیچھے ہو لیا ــــ

چند قدم چلنے کے بعد اس عصمت مآب لڑکی نے اس آوارہ جوان سے پوچھا !

بھائی ! ـ تو میرے پیچھے پیچھے کیوں آ رہا ہے ؟

عیّاش جوان نے جواب دیا ـ ع

تیری زُلفِ دراز کا دِل قیدی ہو گیا ہے

تیری محبّت کا تیر سینہ پہ پیوست ہو گیا ہے

اور تیرے حُسن کی جھلک نے جان و جگر میں محبّت کا چراغ روشن کر دیا ہے ـ

Marfat.com

وہ شرم و حیا کی مجسمہ ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار اور عقلمند بھی تھی —
کہنے لگی —— جوان —— میں کیا ہوں —
میرے پیچھے میری بہن آ رہی ہے جو مجھ سے بھی حسین اور خوبصورت ہے —
نوجوان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لڑکی نے زور سے نوجوان کے سینہ پر تھپڑ مار
کر کہا ! ——
او !— ذلیل — کمینے — اور غنڈے نوجوان ——
دعویٰ میری محبّت کا اور دیکھتا غیر کی طرف ہے ! ——
بی بی زلیخا —— دعویٰ تو کرتی تھی یوسف ؑ کی محبّت کا صرف دعویٰ ہی
نہ تھا بلکہ یوسف علیہ السلام کی محبّت میں فنا ہو چکی تھی اور مصر کے شاہی تخت و
تاج کو ٹھکرا کر بیابان میں بوسیدہ سی جھونپڑی میں بیٹھ کر یوسف علیہ السلام کے
تصوّر میں گم رہنے لگی تھی —— وہ پوجا بُت کی کرتی تھی —— تو جب تک
پتھر کی پرستش کرتی رہی ، یوسف علیہ السلام کو نہ پا سکی —
اور جب زلیخا پتھر کے بنائے ہوئے خدا کو توڑ کر بارگاہ ربّ العزّت
میں سربسجود ہو گئی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی شاہی سواری بھی زلیخا کی ٹوٹی
پھوٹی جھونپڑی کے پاس آ کر رک گئی —— زلیخا نے گھوڑے کی ٹاپوں
کی آواز سنی تو پہچان گئی ——
میرے محبوب یوسف کی سواری ہے ! ——
اٹھی —— اور ڈنگوری سے راستہ تلاش کرتی — گرتی — پڑتی —
اٹھتی بیٹھتی اور آنسو بہاتی بڑی مشکل سے دروازہ تک آئی ——
دائی سے کہا ، میرا بازو پکڑ کر یوسف ؑ کے قریب لے جا ! ——
قریب پہنچی — لیکن کنعان کا شہزادہ ، زلیخا کو پہچان نہ سکا ——

Marfat.com

اس لیئے ـــــ کہ نہ حسن ـــــ نہ شباب ـــــ نہ جوانی اور نہ ہی وہ شہانہ آدائیں ـــــ

آگے جلنے لگے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لگام پکڑ لی ـــــ

پوچھا ـــــ جبرئیل علیؑ کیوں ہ ـ

عرض کی ـــــ زلیخا اپنے پتھر کے بنے ہوئے خدا یعنی جھوٹے ربّ کو توڑ کر واحدہٗ لاشریک ربّ کے آگے اس نے سر جھکا دیا ہے لہذا آج اسے مل کے جانا ہے ـــــ

## محبّت غیر کو نہیں چاہتی

نزہت المجالس ـ جلد ۱ ـ صہ ۵۸ ـ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا ! ـــــ

میں نے پوچھا ـ زمین پر کیوں آئے ہو ! ـــــ

جواب دیا ! ـــــ نَزَلتُ اَکتَبُ المُحِبّیِنَ ـ

کہ ـ اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والوں کے نام لکھنے کے لئے آیا ہوں ـــــ

مثلاً ـــــ ثابت البنانی اور مالک بن دینار کے ! ـــــ

ادھم ـــــ فرماتے ہیں !

میں نے اس سے پوچھا ـ هَل اَنَا مِنهُم !

کہ کیا ان میں میرا نام بھی ہے ؟

جواب ملا ـــــ نہیں !

فرماتے ہیں پھر میں نے اس سے کہا ـــــ

اِذَا کَتَبتُمُ فَاکتُبِ تَحتَهُم اِبرَاهِیمُ مُحِبُّ المُحِبِّیِنَ ـ

کہ جب تو اُن کے نام لکھ چکے تو سب کے بعد میں اور سب کے نیچے میرا نام بھی لکھ دینا کہ ابراہیم ادھمؒ، اللہ سے محبّت کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔

تو فرشتہ نے کہا ــــــ

قَدْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَنْ اَكْتُبَكَ فِیْ اَوَّلِهِمْ۔

کہ مجھے ربّ کی طرف سے حکم ہُوا ہے کہ بس اسی وقت ان سے پہلے تیرا نام لکھوں۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ انسان کو اور خصوصاً مردِ مومن کو محبّت کے لعل و جواہرات کا خزانہ ــــ سچے موتیوں کی تسبیح اور سدا بہار گلشن کے مہکتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ اللہ کریم کی طرف سے ایک قیمتی تحفہ اور گرانقدر عطیہ ہے۔

اسلئے خداوندِ کریم تو خود بھی بندوں سے اور خصوصاً، اہلِ ایمان سے محبّت کرتا ہے اور وہ بار بار قرآن پاک میں اعلان فرماتا ہے ــــ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ــــ

کہ ــ اللہ نیکی کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے!۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ ـ

کہ ــ اللہ توبہ کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے!

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ـ

کہ ــ اللہ پاک و صاف رہنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔

اور پھر جب حضرت موسٰی علیہ السلام فرعون کے شاہی محلّات میں پہنچے تو فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کی جھولی میں آئے ــــ اور جب موسٰی علیہ السلام کو میرے دشمن اور حضرت موسٰیؑ کے دشمن نے یعنی فرعون نے پکڑ لیا ــــ تو

اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ــــ

کہ ــ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبّت ڈال دی جو کہ فرعون کی بیوی تھی ــ

اسی لئے تو حضرت بی بی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرعون سے کہا تھا۔

قُرَّةُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ۔

کہ۔ یہ خوبصورت بچہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

لَا تَقْتُلُوهُ۔

اسے قتل نہ کر۔

اس کی پیشانی پر چمکنے والے انوار و تجلیات سے پتہ چلتا ہے کہ حسین و جمیل بچہ عنقریب ہمیں فائدہ و نفع پہنچائے گا۔

اور یا اسے ہم اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں! ——

سیّد افتخار الحسن ۔ کہتا ہے کہ چونکہ حضرت آسیہؓ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم و ستم سے بچایا تھا اور فرعون کی تلوار کو پکڑ لیا تھا جو موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے اٹھی تھی، اسی لئے حضرت آسیہؓ کو بھی حضرت حواؑ حضرت مریمؑ اور حضرت ہاجرہؓ کیساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی بنا دیا گیا تھا ——

نزھت المجالس —— جلد ۲ صفحہ ۲۵ —— علامہ عبدالرحمٰن صفوریؒ لکھتے ہیں ——

لَوْ قَالَ فِرْعَوْنُ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَهَدَاهُ اللّٰهُ۔

کہ —— جس طرح حضرت آسیہؓ نے محبّت و الفت کی بنا پر فرعون سے کہا تھا کہ یہ بچہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو وہ ھدایت پا گئی تھی۔ اگر فرعون بھی یہی بات آسیہؓ سے کہہ دیتا تو آسیہؓ کی طرح فرعون بھی ہدائیت پا جاتا اور وہ بھی کفر و باطل کے اندھیروں سے نکل کر حق و اسلام کی روشنی میں آ جاتا۔

سیّد افتخار الحسن ۔ کہتا ہے کہ ذرا اللہ کریم کی رحمت و بخشش

Marfat.com

کے سمندر کی طرف تو دیکھو اور نبوت کا احترام و وقار تو ملاحظہ فرماؤ کہ اگر فرعون جیسا ظالم و جابر حکمران اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کی خاطر مصر کے ستر ہزار معصوم بچوں کا قاتل اور اپنے آپ کو ربُّ العلیٰ کہلوانے والا کافر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ادب کرتے ہوئے انہیں آنکھوں کی ٹھنڈک کہہ دیتا تو وہ ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکل کر رشد و ہدایت کی ضیاء پاشیوں میں داخل ہو جاتا ——

دوسری بات —— دریائے نیل میں دو تین غوطے ہی کھانے کے بعد پکار اُٹھا اے موسیٰؑ —— مجھے معاف کر دے —— میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جھوٹا خدا تھا اور میں ستر ہزار معصوم بچوں کے قتل کی معافی چاہتا ہوں اور میں اب سچے دل سے اپنے ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں ——

مجھے نجات دے دے! ——

ربِّ کریم کی طرف سے آواز آئی ——

اے فرعون —— تو نے اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کیخاطر ستر ہزار بچے بھی قتل کروائے —— اور تو نے اپنی بیوی آسیہؓ کو بھی سخت عذاب دیکر ہلاک کر دیا —— اور تو نے میرے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کئی بار قتل کرنے کا منصوبہ بھی بنایا —— اور تو نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہزاروں فٹ اونچا محل بھی تیار کروایا ——

اور آج تو توبہ کر رہا ہے اور موسیٰؑ کے دروازہ پر دستک دے رہا ہے مگر اس نے تیری ایک نہیں سنی اور تیری طرف دیکھا تک نہیں ——

لیکن آج اگر تو میری رحمت کا دروازہ کھٹکھٹاتا —— اور میری بارگاہ میں اپنی جبین جھکا دیتا اور میرے آگے فریاد کرتا تو میں تجھے پناہ دے دیتا ——

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

ع
بازآ بازآ از ہر چہ ہستی بازآ
ہزار بار توبہ شکستی بازآ
درگہہ مادرگہہ نو امیدی نیست
کہ کافر د گبر و بُت پرستی بازآ

اور

اے میرے مولا میں تیرے ناز برداروں میں ہوں
تجھ سے اکدن پھول لوں گا اسلیئے خاروں میں ہوں
عرض کی میں نے کہ مولا میں گنہ گاروں میں ہوں
بول اٹھی رحمت نہ گھبرائیں مددگاروں میں ہوں

مشکوات شریف ص ۴۲۵ بحوالہ مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۲۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدَ دَعَا جِبْرِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ ۔

کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبّت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاکر فرماتا ہے کہ میں اپنے فلاں بندے سے محبّت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبّت کر! تو جبرائیل علیہ السلام بھی اس بندہ سے محبّت کرنے لگ جاتا ہے ۔

ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ ـــــ

پھر آسمانوں پر منادی کرادی جاتی ہے کہ اللہ کریم فلاں بندہ سے محبّت کرتا ہے ۔ اے آسمانوں کے فرشتو! تم بھی میرے اس مقبول بندہ سے محبّت کرو۔ پھر آسمانوں کے سارے فرشتے بھی اس بندہ سے محبّت کرنے لگ جاتے ہیں ۔

Marfat.com

ثُمَّ یُوضَعُ لَہُ الْقَبُولُ فِی الْاَرْضِ۔

اور پھر زمین پر بسنے والے بندوں کے دلوں میں اس بندہ کی محبّت پیدا کر دی جاتی ہے۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ اولیاء کرام ـــ بزرگانِ دین اور صحابۂ کرامؓ اور اہلِ بیت اطہار سے اہلِ ایمان محبّت و الفت کی دولت سے مالا مال ہو کر اور ان کے چشمۂ فیضِ محبّت سے اپنے دلوں کی ویران کھیتیوں کو سیراب کر کے نہ صرف سکونِ دل ـ اطمینانِ قلب اور تسکینِ رُوح حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت بھی سنوار لیتے ہیں اور خُداوند کریم کی رحمت و بخشش کے حقدار بھی بن جاتے ہیں ـــ جیسے کہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن ہے۔

مُرشدِ لاثانی حضرت شہبازِ لامکانی پیر سیّد جماعت علیشاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ علی پور سیّداں شریف اور پھر ان کے بعد منبع فیوض و برکات ـ مرکزِ انوار و تجلّیات حضرت پیر سیّد علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت کے بعد اب ان کے صاحبزادہ نقشۂ نقشِ لاثانی جناب پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی محبّت کی ڈوری میرے ہاتھوں میں ہے اور انکی عقیدت کا خزانہ میرے دامن میں ہے اور ان اچھی اور گرانقدر نسبت کے جلوے میری آنکھوں میں روشن ہیں اور مجھے اس نسبت پر فخر ہے ـــ

## ذوالنّون مصریؒ

نزہت المجالس جلد ۱ صفحہ ۵۱ پر ایک حکایت بیان فرماتے ہیں واضح رہے کہ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ولی کامل اور عارف باللہ تھے کہتے ہیں:۔

رَأَیْتُ صِبْیَانًا یَرْجُمُوْنَ رَجُلًا۔

کہ میں نے بچّوں کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پتھّر مار رہے ہیں! ـــ

فَقُلْتُ لَهُمْ فِی ذَالِکَ۔

میں نے بچوں سے پوچھا، اس آدمی کو پتھر مارنے کا سبب کیا ہے؟

فَقَالُوا مَجْنُونٌ ـــــ

بچوں نے جواب دیا ـــــ کہ یہ دیوانہ ہے! ـــــ

میں نے دلیل پوچھی! ـــــ

جواب ملا ـــــ یَزْعَمُ اَنَّہٗ یَرَایٰ رَبَّہٗ۔!

کہ یہ آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ رب کو دیکھتا ہے ـــــ

فَدَنَوْتُ مِنْہُ۔

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اس آدمی کے قریب گیا۔

فَاَخْبَرْتُہٗ بِذَالِكَ!۔

تو میں نے اسے سارے واقعہ کی خبر دی ـــــ

فَقَالَ لَوِاحْتَجَبَ عَنِّیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ لَھَلَکْتُ۔

اس نے جواب دیا ـــــ کہ

اگر میرا رب مجھ سے ایک لحظہ کے لئے بھی چھپ جائے تو میں جدائی کے صدمہ سے ہلاک ہو جاؤں ـــــ

پھر اس نے یہ اشعار پڑھے! ـــــ ع

طَلَبَ الْحَبِیْبُ مِنَ الْحَبِیْبِ رِضَاءَہٗ

وَمُنَی الْحَبِیْبِ مِنَ الْحَبِیْبِ لِقَاءَہٗ

کہ دوست، دوست سے ہمیشہ اس کی رضاء اور خوشنودی چاہتا ہے!

اَبَدًا اُبْلَاحِظُہٗ بِاَعْیُنِ قَلْبِہٖ

وَالْقَلْبُ یَعْرِفُ رَبَّہٗ وَیَرَاہٗ

اور اگرچہ چشم دل سے وہ ہمیشہ اس کے پیش نظر رہتی ہے!

اور دل اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے اور اس کے دیدار میں گم رہتا ہے!

یَرضَی الحَبِیبُ مِنَ الحَبِیبِ بِقُربِہٖ

دُونَ البعادِ فَمَا یُرِیدُ سِوَاہُ

اور دوست، اپنے دوست کی دُوری سے نہیں بلکہ اس کی قرابت سے خوش رہتا ہے! ——

چنانچہ اس کے سواہ اس کی اور کوئی مراد نہیں ہوتی ——

فقلت لہ ——

مَیں نے اس سے کہا! ——

اَمَجنُونٌ اَنتَ؟ — کیا تُو دیوانہ ہے؟

اُس نے جواب دیا — عند اھل الارض نعم!

کہ زمین والوں کے نزدیک میں دیوانہ ہوں۔

وَاَمَّا عِندَ اَھلِ السَّمَاءِ فَلَا۔

لیکن آسمان والوں کے نزدیک میں دیوانہ نہیں ہوں —— ا

سیّد افتخار الحسن۔ کہتا ہے!

اسلئے کہ زمین والے اسے جانتے نہیں۔ اور آسمان والے اس کے فقر و درویشی کے مقام اور مرتبہ کو جانتے تھے —— کہ یہ اللہ تعالیٰ کا محبّ۔ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور ولیِ کامل ہے۔

قارئینِ کرام! —— ملاحظہ فرمائیں کہ ایک آدمی عبادت۔ ریاضت اور یادِ الٰہی کے ذریعہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ کریم کو اپنی ولایت کی نظر سے دیکھتا ہے تو بچے ایسے ولی کامل —— زاھد و عابد اور اللہ و رسُولؐ کی یاد میں محو رہنے والے مردِ مومن کو بستی کے نادان بچے —— بے سمجھ بچے اور بے عقل بچے دیوانہ

Marfat.com

کہتے ہیں —— ہمارے اولیاءِ کرام —— پر تنقید کرنے والے بدعقیدہ لوگ بھی نادان اور بے عقل بچے ہی ہیں ——

فَقُلْتُ لَہٗ —— پھر میں نے اس مردِ درویش سے پوچھا۔!

کَیْفَ اَنْتَ مَعَ اللّٰہِ ۔

کہ۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسے ہے؟

اس نے جواب دیا —— مَا جَفَوْتُہٗ مُنْذُ عَرَفْتُہٗ ۔

کہ جب سے میں نے اسے یعنی اپنے ربّ کو پہچانا ہے، کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی اور کبھی اس کے حکم سے منہ نہیں موڑا ——

فَقُلْتُ مَتٰی عَرَفْتَہٗ ۔

میں نے پھر سوال کیا —— کہ تو نے اسے یعنی ربّ کو کب سے پہچانا ہے؟

قَالَ لَمَّا جَعَلَ اِسْمِیْ فِی الْمَجَانِیْنَ ۔

جواب دیا کہ جب سے اس نے میرا نام اپنے دیوانوں میں لکھا ہے ۔

نزھت المجالس جلد ا ص ۲۲۳ —— خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی —— تفسیر روح البیان

اِنَّ لِیْ وَلِیًّا فِیْ اَرْضٍ کَذَا وَکَذَا مَاتَ

کہ فلاں بستی میں میرا ایک دوست مرگیا ہے، اسے اپنے ہاتھوں سے غسل دیکر کفن پہنا کر اور جنازہ پڑھ کر دفن کرو۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اس بستی میں گئے اور لوگوں سے اس فوت ہونے والے آدمی کے متعلق پوچھا! کہ کیسا تھا۔

لوگوں نے جواب دیا! ——

گنہ گار —— اور —— نافرمان تھا —— !

Marfat.com

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کی ـــــ یا اللہ! اتنے بڑے گنہگار اور نافرمان بندہ پر اتنی رحمت ۔ اتنی بخشش اور اتنی مہربانی کیوں ؟

اللہ کریم کی طرف سے جواب ملا ـــــ

کہ یہ ہے تو گنہگار اور نافرمان مگر ہر روز مجھے کہا کرتا تھا

یَا رَبِّ اَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ ۔

کہ اے میرے ربّ تو جانتا ہے کہ میں خود تو صالح نہیں ہوں لیکن تیرے اور صالح بندوں سے محبّت کرتا ہوں ـــــ

سیّد افتخار الحسن زیدی ۔ کہتا ہے کہ معلوم ہُوا کہ صرف اللہ و رسُول کی محبّت ہی ذریعۂ نجات نہیں ہے بلکہ اولیائے کرام اور صالحین و متّقین بندوں کی محبّت بھی باعث بخشش ہے ـــــ

نزہت المجالس ۔ جلد ۲ ص ۵۲ ۔ علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اللہ و رسول کی محبّت میں سرمست تھے اور اسی کیف و مستی کے عالم میں ہر روز کوئی نیا روپ بدل کر لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے تھے !

فرماتے ہیں کہ میں نے چند بچّوں کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پتھر مار رہے ہیں

حضراتِ محترم ! ـــــ یاد رہے کہ یہی دلکش اور ایمان افروز قصّہ حضرت ذوالنّون رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں بھی الفاظ کے اختلاف کے ساتھ بھی گزر چکا ہے ۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کے قریب گیا ـــــ

فَاِذَا هُوَ یَرْمِقُ بِبَصَرِهٖ نَحْوَ السَّمَآءِ ۔

تو میں نے دیکھا کہ وہ ٹکٹکی لگائے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ۔

وَیَقُوْلُ یَا مَوْلَائِیْ اَجْمِیْلٌ مِنْكَ تُسَلِّطُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصِّبْیَانِ !

Marfat.com

اور کہہ رہا تھا کہ اے میرے مولا کیا یہ تیری شان کے لائق ہے کہ تو نے مجھ پر یہ بچے مسلط کر دیئے ہیں!

میں نے کہا ——

تَزْعُمُ اَنَّكَ تَرٰى رَبَّہٗ ۔

کہ کیا تو خدا کو دیکھتا ہے؟ ——

تو اس نے جواب دیا —— کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے اس کی محبّت نے مدہوش کر رکھا ہے اور جس کے قرب نے مجھے سرگرداں بنا رکھا ہے ——

لَوِ احْتَجَبَ عَنِّیْ طَرْفَةً لَتَقَطَّعَتْ مِنْ اَلَمِ الْبَیْنِ ——

کہ — اگر وہ یعنی میرا ربّ ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے پوشیدہ ہو جائے —— تو اس کے ہجر کے غم میں — فراق کے صدمہ میں اور دوری کے دکھ میں میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ——

اور پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔

جَمَالُكَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِكْرُكَ فِیْ فَمِیْ

وَحُبُّكَ فِیْ قَلْبِیْ فَاَیْنَ تَغِیْبُ

کہ — اے اللہ تیرا جمال میری آنکھوں میں ہے اور تیرا ذکر میرے لبوں پر ہے۔ اور تیری محبّت میرے دل میں پھر تو مجھ سے کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے اور مجھ سے کیسے چھپ سکتا ہے اور کیسے غائب رہ سکتا ہے ——

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ذوالنون مصری اور شبلی یہ دونوں مست اور دیوانے علیحدہ علیحدہ ہیں مگر ان کی اللہ سے محبّت کے سبب دونوں کی رسائی — وارفتگی اور فقر و درویشی کی منزل ایک جیسی تھی اور دونوں ہی اللہ کی محبّت کے نشہ میں مدہوش

تھے کہ جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی شے دکھائی ہی نہ دیتی تھی ــــ

اور درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم بھی یہی کہتا ہے کہ جب کوئی مرد مومن محبت کی پرخار وادی میں قدم رکھتا ہے، تو اس وادی کی جھاڑیوں کا ہر کانٹا اس کے دامن سے اُلجھ کر اس کی جذب و مستی کی منزل تک پہنچنے میں کئی قسم دشواریاں اور مشکلات پیدا کر کے راستہ کو روکنے کی کوشش کرتا ہے، مگر محبت کے پرخطر سفر کا راہی ان کانٹوں سے اپنے دامن کو بچا بچا کر اور سوائے اپنے راستہ کے ادھر ادھر دیکھے بغیر اپنی دُھن میں اور اپنے محبوبِ حقیقی سے لو لگائے ہر وادی سے نکل جاتا ہے ــــ تو پھر

محبت کے شرر سے دِل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طور ہوتا ہے

اور

شرابِ روح پرور ہے محبت نوعِ انساں کی
سکھایا اس نے مجھ کو مست بے جام و سبو رہنا

اور

محبت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بختِ خفتہ کو بیدار قوموں نے

اور

بیابانِ محبت دشتِ غربت بھی وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی ! آشیانہ بھی چمن بھی ہے
محبت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے صحرا بھی
اور بھی ہے ابرِ باراں قطرہ بھی ہے اور دریا بھی

Marfat.com

حضرت آسیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ــــ

پارہ ۲۸، ــــ سورۃ التحریم ــــ آیت ــ ۱۱

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ــــ

اور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کی مثال بیان فرمایا ہے ــــ یعنی فرعون کی بیوی کی ــــ

جب اس نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کی۔ کہ اے میرے ربّ اپنے پاس سے میرے لئے جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے اور ظالم لوگوں سے نجات دے ــــ

تفسیر کبیر ــ جلد ۸ ــ صـ ۱۶۸ ترجمہ اعلحضرت صـ ۸۰۵

نزھت المجالس ۔ جلد ۱ صـ ۵۸ ۔ باب المحبتہ ــ قرآن حکیم کے کئی پاروں اور متعدد سورتوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ــ فرعون اور اسکی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر اللہ کریم نے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان فرماکر اپنے بندوں کو بتا دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبّت کرنے والا مرد مومن پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے ۔ سمندروں کی طوفانی موجوں میں کود پڑتا ہے ۔ خوفناک ندیوں کو چیر جاتا ہے ۔ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں چھلانگ لگا دیتا ہے اور فرعون کی بیوی آسیہ کی طرح دردناک عذاب میں مبتلاء تو ہو جاتا ہے مگر ایمان کی رسّی اور اللہ کی محبت کی زنجیر کو ٹوٹنے نہیں دیتا ــــ

وَقِيْلَ هِيَ عَمَّةُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ــ

اور حضرت آسیہؓ کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چچی تھی

وَاٰمَنَتْ حِيْنَ سَمِعَتْ قِصَّةَ اَلْقَا مُوْسٰى عَصَا ــ

اور جب اس نے یہ سنا کہ فرعون کے جادوگروں کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا رمبارک غالب آگیا ہے اور وہ جادوگروں کے بنائے ہوئے رسوں کے سانپوں کو کھا گیا ہے تو وہ ایمان لے آئی تھی ۔۔۔

اور صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی ۔ کہتا ہے کہ حضرت بی بی آسیہؓ کو ایمان کی دولت عطا ہو جانے کا ایک یہ بھی سبب تھا ۔ کہ اس نے فرعون کے دست ظلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دلوائی تھی اور اس نے فرعون کی اس تلوار کو پکڑ لیا تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کیلئے اٹھائی تھی ۔

اور پکار اٹھی تھی کر ۔۔۔ یہ بچّہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔۔۔

فَعذَّبَهَا فِرعَونُ عَذَابًا شَدِیدًا بِسَبَبِ الْاِیمَانِ ۔

اور پھر جب فرعون کو حضرت آسیہؓ کے ایمان کی خبر ہوئی تو اس ظالم نے اسے اس کے ایمان لانے کے سبب سخت عذاب میں مبتلا کر دیا ۔۔۔

اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

اِنَّهٗ وَتَدَ بِهَا بِاَرْبَعَةِ اَوْتَادٍ وَاستَقْبَلَ بِهَا الشَّمْسَ وَاَلقٰی عَلَیْهَا صَخْرَةً عَظِیمَةً ۔

کہ ظالم فرعون نے حضرت آسیہؓ کے ہاتھوں اور پاؤں میں چار نوکدار کیل ٹھوک دیئے تھے اور اسے جھلسا دینے والی دھوپ میں پھینک کر ایک بہت وزنی چکی اس کے سینہ پر رکھ دی تھی ۔۔۔

اور پھر آسیہؓ نے یہ دعا کی تھی کہ اے میرے ربّ مجھے اس ظالم فرعون اور اس کے ماننے والوں کے ظلم و ستم سے نجات دے ۔۔۔

بس پھر کیا تھا ۔۔۔ آسیہؓ کی دعا قبول ہوئی ۔ فرشتوں نے اس سے چکی اٹھا دی وَرَفَعُوهَا اِلَی الْجَنَّةِ ۔۔۔ اور اسے جنّت کی طرف اٹھا لیا ۔۔۔

Marfat.com

## وَرَأَتْ بَيْتَهَا فِي الْجَنَّةِ ـــــ

### اور اس نے جنت میں اپنا مکان دیکھ لیا ـــــ

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نزہت المجالس میں قرآن پاک کے اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ فرعون کو جب حضرت آسیہؓ کے ایمان کی خبر ہوئی تو فرعون نے ایمان سے پھر جانے کو کہا اور اسے قتل کرنے لگا تو۔

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا قَدْ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْاِمْرَأَةُ فِي بَلَاءِ فِرْعَوْنَ

کہ اے ہمارے ربّ یہ عورت یعنی آسیہؓ فرعون کے ہاتھوں سخت مصیبت، مشکل اور عذاب میں مبتلا ہو چکی ہے ـــــ

تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ـــــ

اِنَّهَا قَدِ اشْتَاقَتْ اِلٰى لِقَائِنَا ـ

کہ یہ ہماری ملاقات اور ہمارے دیدار کا شوق رکھتی ہے ـــــ

اس لئے کہ ہماری محبت میں گرفتار ہو کر ہماری ملاقات چاہتی ہے ـ

اور پھر آسیہؓ پر نزع کا وقت طاری ہوا اور اس کی زبان حرکت میں آئی تو اللہ کریم نے فرمایا: ـــــ

يَا جِبْرِيْلُ اِنَّهَا تُحَرِّكُ شَفَتَيْهَا فَاسْمَعْ مَا تَقُوْلُ ـ

کہ اے جبرئیل علیہ السلام، آسیہؓ کے ہونٹ ہل رہے ہیں ـــــ سن تو سہی یہ کیا کہہ رہی ہے؟ ـ

يَارَبِّ اِنَّهَا تَطْلُبُ بَيْتًا ـ

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی ـــــ کہ آسیہؓ جنت میں ایک گھر چاہتی ہے! ـ

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَلَاءُهَا شَدِيْدٌ وَصَبْرُهَا كَثِيْرٌ وَسُؤَالُهَا

حقیرؒ ـــــ فرشتوں کی جماعت بول اٹھی ـــــ یا اللہ

آسیہؓ کا امتحان سخت ہے ـــــ اس کا صبر زیادہ ہے اور سوال حقیر ہے۔

کیا مطلب کہ جو کچھ تجھ سے یہ آسیہؓ طلب کر رہی ہے اسے عطا کر دے ـــ

تیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے ـــــ

جنّت تیری ہے ـــ اس میں مکان بھی تیرے ہیں ـــ کوئی خالی ہے تو

آسیہؓ کو عطا کر دے! ـــــ

فرمایا ـــــ

اس سے پوچھو کہ یہ گھر کہاں چاہتی ہے؟ ـــــ

جواب ملا ـــــ

تَقُولُ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔

کہ یہ جنّت میں تیرے پاس گھر چاہتی ہے! ـــ

ارشاد باری تعالیٰ ہوا!

کہ میں نے اس کے امتحان اور عذاب کو دیکھ کر۔ اس کے سوال کرنے

سے پہلے ہی اس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیا ہوا ہے ـــ

ھِیَ تَاْکُلُ وَتَشْرَبُ ۔

وہ جنّت میں خوشی و مسرّت اور اطمینان قلب کے ساتھ چلتی پھرتی اور جہاں

سے چاہے اور جو شے چاہے کھاتی پیتی رہتی ہے ـــــ

قیل ـــــ

وَقَالَتْ بَیْتًا وَمَا قَالَتْ دَارًا

کہ آسیہ نے بَیْتًا یعنی گھر کہا اور دار یعنی مکان نہیں کہا۔

اسلئے کہ بیت بہت ہی چھوٹے سے کمرہ کو کہتے ہیں ـــــ

Marfat.com

اور یعنی دارا بہت بڑے مکان کو کہتے ہیں جس میں کئی لوگ رہتے ہوں۔

فَارَادَتِ الْخَلْوَةَ مَعَ الْحَبِیْبِ

تاکہ وہ جنّت کے ایک چھوٹے سے حجرہ میں اپنے محبوب حقیقی کے دیدار سے لطف اندوز ہوتی رہے ——

جہاں —— اور کوئی نہ ہو ——

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# فرعون کی بیٹی کی مشاطہ

الخصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۶۰ - امام و علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ -

نزہت المجالس جلد ۱ ص ۱۹۴ باب فضل الجہاد علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرعون کی بیٹی کی ایک مشاطہ یعنی کنگھی کرنے والی ایک لڑکی تھی ——— حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی طرح وہ بھی حلقہ اسلام میں داخل ہو چکی تھی اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہو چکی تھی اور پھر ساتھ ہی اللہ کی محبت کی زنجیر اپنے پاؤں پہن چکی تھی ———

ایک دن وہ فرعون کی بیٹی کے سر پر کنگھی کر رہی تھی ——— تو

سَقَطَ المُشْطُ ———

کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی ———

فَقَالَتْ تَعِسَ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ ———

تو اس کی زبان سے نکل گیا ———

کہ ستیاناس اور بیڑہ غرق ہو اس انسان کا جو اللہ تعالےٰ کا انکار کرے -

اپنی مشاطہ کی زبان سے یہ حیران کن اور تعجب خیز الفاظ سنکر فرعون کی بیٹی بول اٹھی ——— اَلَکَ اِلٰہٌ غَیْرُ اَبِیْ -

کہ کیا میرے باپ فرعون کے سوا تیرا کوئی اور خدا ہے ؟

مشاطہ نے انجام سے بے خبر ہو کر اور فرعون کے ظلم و ستم سے بے نیاز ہو کر جواب دیا -

نَعَمْ ——— ہاں !

Marfat.com

اِلٰهِیْ وَاِلٰهُ اَبِیْكَ وَاِلٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔

کہ میرا اور تیرے باپ کا اور زمین آسمانوں کا خدا ایک ہی ہے ـــــ

فرعون کی بیٹی نے اس بات کی خبر اپنے باپ کو دی ـــــ

فَطَلَبَهَا وَدَعَاهَا ـــــ

فرعون نے مشاطہ کو دربار میں بلایا اور اس سے پوچھا! ـــــ

کہ جو کچھ میری بیٹی تیرے متعلق بتلا رہی ہے، کیا یہ سچ ہے؟ ـــــ

قَالَتْ نَعَمْ ـــــ

اس نے جواب دیا ـــــ ہاں!

سچ ہے! ـــــ

فَعَذَّبَهَا بِالْاَوْتَادِ ـــــ

فرعون نے اسے لمبے لمبے کیلوں کے عذاب میں مبتلاء کر دیا، مگر چونکہ وہ اللہ کی محبت کے نشہ میں مخمور تھی اس لئے اس نے صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور ثابت قدم رہی ـــــ

ثُمَّ ذُبِحَ بِنْتُهَا الْکَبِیْرَۃُ ـــــ

پھر فرعون نے مشاطہ کی بڑی لڑکی کو ذبحہ کروا دیا لیکن وہ پھر بھی بڑے ہی سکونِ قلب کے ساتھ اپنی بیٹی کو ذبحہ ہوتے دیکھتی رہی اور فرعون کے ظلم کو بڑے ہی حوصلہ سے برداشت کرتی رہی ـــــ

اور پھر جب فرعون نے مشاطہ کی چھوٹی اور کمسن لڑکی کو بھی قتل کرنا چاہا، تو ماں کی ممتا نے فریاد کی ـــــ

تو لڑکی پکار اٹھی پنگھوڑے میں سے! ـــــ

لَا تَجْزَعِیْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ابْنٰی لَکِ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔

Marfat.com

کہ اے اماں! —— فریاد نہ کر اور جزع فزع نہ کر اور آنسو نہ بہا کیونکہ اللہ کریم نے تیرے لئے جنّت میں ایک گھر بنا رکھا ہے ! ——

اور جب حضرت آسیہؓ نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بھی اللہ کی محبّت میں محو ہو گئی ۔

فرعون نے سمجھا کہ اپنی بیٹی کی طرح یہ بھی دیوانی ہو گئی ہے ——

بی بی آسیہؓ نے جواب دیا! ——

ہاں —— ظالم ہاں —— !

میں اللہ تعالیٰ کی محبّت میں دیوانی ہو گئی ہوں اور ایمان کی شمع میرے سینہ میں روشن ہو چکی ہے اور ہمارا وہی ایک خدا ہے جو زمین و آسمان ، فرش و عرش اور لوح و قلم کا ربّ ہے ! ——

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو قاب قوسین کی پُر نور وادی میں پہنچے تو

مَرَّتْ بِہٖ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ ——

ایک پاک و صاف اور دل و جگر کو معطّر کر دینے والی خوشبو سامنے سے گزری ۔

نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پُوچھا ——

مَا ھٰذِہِ الرَّائِحَۃُ ۔

کہ یہ خوشبو کیسی ہے اور کس شے کی ہے ؟ ——

جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ یا رسُول اللہ ! ——

قَالُوْا مَاشِطَۃُ بِنْتُ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِہٖ ۔

یہ فرعون کی بیٹی کی مشاطہ اور اس کی لڑکیوں کی جنت کے باغ سے خوشبو آ رہی ہے ! ——

نزہت المجالس جلد ۱ صہ ۵۲ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ اصحاب کشف کہتے ہیں کہ جب حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو قبر میں رکھا گیا تو منکر نکیر فرشتے حساب لینے کے لئے ان کے پاس قبر میں آئے ۔ فرشتوں نے سوال کیا۔

مَنْ رَبُّكَ ۔

کہ تیرا رب کون ہے؟

حضرت بایزید نے جواب دیا کہ میں اگر ہزار بار کہوں کہ میرا رب اللہ ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وَلٰكِن سَأَلَاهُ هَلْ اَنَا عَبْدُهُ ۔

لیکن خدا سے تو پوچھو کہ میں اس کا بندہ ہوں یا نہیں! ـــــ اور اگر اللہ نے فرمایا کہ ہاں ـــــ یعنی بایزید میرا بندہ ہے ـــــ تو

فَلِيَ الْكَرَامَةُ ۔

یہ میری کرامت اور بزرگی ہوگی ـــــ

فَقَالَا هٰذَا كَلَامٌ عَجِيبٌ ـــــ

فرشتوں نے کہا کہ یہ عجیب کلام ہے ۔

حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بھی عجیب تر بات بتاتا ہوں کہ جب حضرت آدم کی پُشت سے مجھے نکالا گیا اور ارشاد ہوا ـــــ

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ـــــ

کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ـــــ

تو میں نے تمام ارواح کے ساتھ مِل کر جواب دیا تھا کہ ـــــ ہاں!۔

یعنی تو میرا رب ہے ـــــ

هَلْ كُنْتُمَا حَاضِرَتَيْنِ ـــــ

کیا تم بھی اس وقت حاضر تھے؟ ـــــ

Marfat.com

فرشتوں نے جواب دیا ——— نہیں —

یعنی ہم اس وقت حاضر نہیں تھے!

حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ اب یہ میرا معاملہ میرے اور میرے ربّ کے درمیان چھوڑ دو۔

فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ هٰذَا اَبُوْيَزِيْد عَاشَّ سُكْرَانٌ مِنَ الْمَحَبَّةِ

وَمَاتَ كَذَالِكَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ كَذَالِكَ ـ وَيُبْعَثُ كَذَالِكَ ـ

ایک فرشتہ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ ابُو یزیدؒ ہے جو اللہ کی محبّت کی مستی میں زندہ رہا اور اسی مستی میں فوت ہُوا ہے اور اسی مستی میں قبر میں مسرور ہے اور قیامت کے دن بھی اسی محبّت کی سرمستی ——— چاشنی اور دیوانگی میں اٹھایا جائے گا۔

نزہت المجالس جلد ا صـ۵۷ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ ———

ایک بیوی کے خاوند نے قسم اٹھائی کہ اسکی بیوی صدقہ و خیرات نہیں دے گی، مگر ایک دن اس بیوی نے خاوند کی عدم موجودگی میں صدقہ و خیرات کر دیا۔

اس نیک و پارسا عورت کے خاوند کو پتہ چلا، تو خاوند نے بیوی سے کہا:—

كَيْفَ خَالَفْتِ اَمْرِيْ ———

کہ تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی؟ ———

تو اللہ تعالےٰ سے محبّت کرنے والی بیوی نے جواب دیا ———

فَعَلْتُ شَيْئًا لِلّٰهِ ———

کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیخاطر خیرات کی ہے! ———

اور بخیل خاوند نے بیوی کو سزا دینے کے لیئے تنور میں آگ جلا دی اور جب آگ کے شعلے پوری طرح بھڑکنے لگے تو اس نے بیوی سے کہا:—

اُدْخُلِيْ فِيْهَا لِاَجْلِ اللّٰهِ! ———

کہ جس اللہ کو راضی کرنے کے لیئے تو نے خیرات کی ہے۔ اب اسی اللہ کی خوشنودی کی

Marfat.com

خاطر اس تندور میں چھلانگ لگا دے!

وہ اللہ کریم کی نیک بندی تیار ہو گئی ۔ اور پھر اس نے غسل کیا اور نیا لباس پہنا۔ خاوند نے پوچھا کہ تو ایسا کیوں کر رہی ہے تو بیوی نے جواب دیا ——

اِنَّ الْمُحِبَّ اِذَا زَارَ حَبِیْبَہٗ تَتَزَیَّنُ لَہٗ ——

کہ اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والا کوئی انسان جب اپنے محبوب کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو بن سنور کر ہی جاتا ہے۔

پھر اس نیک نیّت ——سخی —— اور اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والی عورت نے آگ میں چھلانگ لگا دی! ——

ظالم و سنگدل خاوند نے اوپر ڈھکنا دے دیا اور تین دن تک تندور کو بند رکھا اور پھر جب اس نے تین دن کے بعد ڈھکنا اٹھایا ——

فَرَاٰھَا تَبَسَّمُ۔

تو وہ مسکرا رہی تھی!

خاوند حیران رہ گیا! —— کہ یہ کیا ماجرا ہے؟

غیب سے آواز آئی ——

اِنَّ النَّارَ لَاتَحْرِقُ اَحِبَّائَنَا ——

کہ ہم سے محبّت کرنے والوں کو آگ نہیں جلایا کرتی ——

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# آخری انعام

قارئین کرام! —— اللہ تعالےٰ سے محبّت کرنے والوں کی شان صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی نے اپنی کم علمی کم فہمی اور کم آگاہی کے باوجود پوری تفصیل سے بیان کردی ہے اور بارگاہِ ربوبیّت میں ان کا جو وقار اور منصب ہے اسے بھی پوری وضاحت سے لکھ دیا ہے اور اب اس مقدس مضمون کا آخری حصّہ اور محبّت کرنے والوں کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے جو انعام واکرام عطا ہوگا اس کا مختصر سا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس ضلالت و گمراہی کے زمانہ میں محبّتِ خدا کی شمع کی روشنی پیدا ہو جائے اور اس عیاشی و فحاشی کے اندھیروں میں مسلمانوں کے دلوں میں عشقِ رسولؐ کے چراغ جل اٹھیں اور درد ناآشنا لوگوں کے سینوں میں درد دسوز کی دولت پیدا ہو جائے اور دنیا کی بے حسی — بے وفائی اور بے ضمیری کی تاریکیوں میں اللہ کی محبت کی معرفت، ایمان والوں میں وفا و مروّت کا جذبہ کا نور آجائے اور پھر اسی جذبہ کو اخوّت کی بنیاد اور محبّت کا محل تیار کرکے پاکستان پر چھائی ہوئی رنگ و نسل کی تاریکی — پنجابی، سندھی کی ظلمت اور بلوچی پٹھان کی وحشت کو مٹا کر مسلمان آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہیں۔ اور ایک دوسرے کا خون خرابہ قتل و غارت اور تباہی و بربادی کی دیواروں کو محبّت کے ہتھیـ[illegible]ـے پاش پاش کرکے درویشِ لاہوری علامہ اقبال مرحوم کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ [illegible] سکے

کہ

Marfat.com

یہی مقصودِ فطرت ہے یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

اور

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

اور سید افتخار الحسن کہتا ہے ——— کہ

نہ سندھی ۔ نہ بلوچی — نہ پٹھان اور نہ ہی پنجابی رہے باقی ———
اور نہ ہی مقامی اور مہاجر کا جھگڑا اور نہ ہی سندھی اور اردو کا لسانی تنازعہ اور
نہ ہی مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں نفرت رہے باقی ——— بلکہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر

——— اور ———

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

——— اور ———

اے مسلمان !

ہوس نے کر دیا ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

Marfat.com

# رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

حضرات محترم! ـــــ جس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اہل ایمان کی علامت ہے، اسی طرح اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی مرد مومن کے لیے عین ایمان ہے۔ اور

جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ کریم کی اطاعت ہے اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی اللہ جل جلالہٗ کی محبت ہے ۔ اور یہی نہیں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی ہی خداوند دو عالم کی محبت ہے جیساکہ قرآن پاک میں ہے ـــــ

پارہ ۳ ـــ سورت آل عمران ـــ آیت ۳۱-۳۲

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔

کہ اے میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین مکہ کو فرما دو کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری ـــــ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لو اور اس کی فرمانبرداری کی سونے کی زنجیر اپنے پاؤں میں پہن لو اور اسکی پیروی کی تسبیح اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے نام کا وظیفہ اور اس پر درود سلام کے پھول نچھاور کرتے رہو۔

اور اگر تم نے ایسا کر لیا تو پھر اللہ تعالےٰ خود تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

اور یہی نہیں بلکہ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ـــ تمہارے تمام گناہ بھی معاف فرما دے گا۔

Marfat.com

اس آیت پاک کا شان نزول یہ ہے کہ پتھروں کے تراشیدہ خداؤں کی پرستش کرنے والے مشرکین مکہ کا عقیدہ و نظریہ یہ تھا کہ ان بتوں کی پوجا کرنے سے ہم اللہ کے دوست بن جائیں گے اور لات و منات ہمارے اور اللہ کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وسیلہ بن جائیں گے۔ مگر اللہ کریم نے مشرکین مکہ کے اس واہیات نظریہ اور باطل عقیدہ کا اس آیت میں کھل کر رد فرمایا کہ میری محبت پیدا کرنے کیلئے ان پتھروں کی پرستش کو وسیلہ نہ سمجھو بلکہ میرے محبوب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کو وسیلہ بناؤ۔

پارہ ۳ ــــ سورۃ آل عمران ــــ آیت ۳۲

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ۔

پارہ ۲۶ ــــ سورۃ محمد ــــ آیت ۳۳

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ ــــ

کہ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل اور ضائع نہ کرو!

پہلی آیت میں اللہ اور رسول کی اطاعت نہ کرنے والوں سے صاف فرما دیا گیا کہ اللہ و رسول کی پیروی نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کبھی دوستی و محبت کا دم نہیں بھرتا ــــ

بلکہ ــــ کافرین کے لفظ نے تو اور بھی وضاحت کر دی ہے کہ اطاعت رسولؐ اور مخالفت رسولؐ کو ایمان و کفر کا دار و مدار قرار دے دیا ہے!۔

پارہ ۲۲ ــــ سورۃ احزاب ــــ آیت ۶۳

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ۔

Marfat.com

کہ جب ہم ان کفار و مشرکین مکہ کو قیامت کے دن منہ کے بل جہنم کی آگ میں ڈالیں گے تو یہ لوگ کہیں گے کہ ـــــ

کاش ہم بھی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے۔ ان آیات قرآنی نے اس حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا ہے کہ اللہ کی محبت اور دوستی پتھروں کی پوجا۔ بتوں کی پرستش اور چاند و سورج اور ستاروں کی عبادت کرنے میں نہیں ہے ـــــ

بلکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اطاعت کرنے میں ہے ـــ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ قرآن و حدیث کے پیش نظر اور کتاب و سنت کی روشنی میں اللہ و رسولؐ سے اور دل و جان سے والہانہ محبت کرنے والے اور خصوصاً ناموس رسالتؐ کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والے مسلمان ہر گستاخ رسول کو واجب القتل ہی سمجھتے ہیں ـــــ

اور وہ اللہ و رسولؐ کی محبت میں سرشار ہو کر اور اپنے دل و دماغ میں کیف و مستی کا نشہ بھر کر اور دامن میں اللہ و رسولؐ کی اُلفت کے لعل و جواہرات سمیٹ کر یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی گستاخ نبوت اس دنیا میں زندہ رہے، چاہے وہ کعب بن اشرف ہو یا ابو رافع اور چاہے وہ راجپال ہو یا سلمان رشدی اور یا کوئی لاہوری مرزائی ہو یا قادیانی ـــــ

Marfat.com

# اطاعتِ رسُولؐ ہی اللہ کی اطاعت ہے!

حضرات گرامی! ___ قرآن مجید کے اس حقیقت افروز نظریہ کی تائید کرتے ہوئے صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی یوں بیان کرتا ہے کہ ایمان والوں کو اللہ تعالٰے کی طرف سے ایک ایمان افروز آواز آئی ___

اے ایمان والو!

ہم نے عرض کی ___ مولا حکم!

ارشاد ہُوا ___ میری اطاعت کرو!

گذارش کی ___ اے ربِّ دو جہاں ہم تیرے کمزور، مسکین اور عاجز بندے ہیں ہم سے تیری اطاعت نہیں ہوتی! ___

فرمان آیا ___ میری نہیں تو نہ سہی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کرلو۔

ہم نے پھر التجاء کی: ___

اے رحیم و کریم اللہ ___

اگر ہم نے تیرے رسُول کی اطاعت کرلی تو پھر تیری اطاعت کہاں گئی ___

جواب آیا ___ کہ اس کی اطاعت ہی میری اطاعت ہے۔

ہم ڈر گئے کہ کہیں ہمارا ربّ ناراض نہ ہو جائے اور کہیں جہنم کی آگ کی سزا ہی نہ سنا دے۔

ہم نے پھر عرض کی ___ اے اللہ!

ہم تیری اطاعت و عبادت کرنے کو تیار ہیں۔ ہمیں بتا دے ہم کیا کریں۔

جواب آیا ___ نماز پڑھو۔

عبادت خدا کی ہے اور اطاعت رسول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور حکم رب کا ہے
مگر پیروی و اتباع نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ۔

پارہ ۱۰ ۔ سورۃ التوبہ ۔ آیت ۲۴

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ترجمہ ۔ اے میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیں کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ ۔ تمہارے بیٹے ۔ تمہارے بھائی ۔ تمہاری بیویاں ۔ تمہارا کنبہ ۔ تمہاری کمائی کے مال اور سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں سے کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو پھر تم اللہ کے عذاب کا انتظار کرو ـــــــ

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا ـــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کی وضاحت و تشریح کرتے ہوئے اور اس آیت کی روشنی پھیلانے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی تاکید و تائید کرتے ہوئے فرمایا : ـــ

بخاری شریف جلد ا صے ، مشکوٰت شریف صد ۱۲ اور مسلم شریف جلد ا صہ ۴۹
حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ـــــ

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ
وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ـ

Marfat.com

پوچھا گیا ——— کہ کیسے پڑھیں۔

نماز کی نیت و ترتیب کیا ہے — رکوع و سجود کب کریں — اور ان میں کیا پڑھیں۔
قیام و قعدہ کیسے ادا کریں اور قرأت و فاتحہ پڑھنے کا انداز اور طریقہ کیا ہے؟

جواب ملا ——— میرے رسول ﷺ سے پوچھ لو۔

ہم اہل ایمان اکٹھے ہو کر دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔

فرمایا ——— کیوں آئے ہو؟

عرض کی ——— خدا تعالٰی نے بھیجا ہے۔

ارشاد ہوا ——— کیوں؟

گذارش کی ہم نے خداوندِ کریم سے نماز کی نیت اور ترتیب پوچھی تھی، تو اس نے آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا ہے۔

فرمایا ——— تو پھر کھڑے ہو جاؤ ——— نماز کے لئے!

**قارئین کرام!** ہمارے مختارِ کل نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے نہیں آتی حالانکہ نماز بھی پہلی تھی ——— نہیں

بلکہ فرمایا ——— نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ایمان والوں نے پھر پوچھا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھیں ———

ارشاد ہوا ———

بخاری شریف جلد ۱ صـ ۸۸ ۔ مشکوٰۃ شریف صـ ۶۶۔

صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔

کہ جس طرح تم مجھے پڑھتا دیکھو اسی طرح تم بھی پڑھتے جانا ———
فیصلہ ان آیات و روایات کا یہ ہوا کہ نماز اللہ کی ہے، مگر ادائیں رسولؐ کی ہیں۔

Marfat.com

کہ ــــ تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے باپ ۔ اپنی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبّت نہ رکھے گا!
مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

کہ ــــ جبتک اپنے مال و دولت ــــ خویش و اقارب اور اہل و عیال اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبّت نہ کرے گا ــــ

حفیظ جالندھری مرحوم نے قرآن کی آیت اور حدیث نبوی کا ترجمہ کرتے ہوئے کیا ہی اچھا کہا ہے کہ ع

محمدؐ کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اگر ہو اس میں کچھ خامی تو ایماں نہ مکمل ہے

اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۲۸ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ــــ نشانِ ایمانِ مومن کامل آنست کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تر و معظم تر از ہمہ و از ہر کس باشد کہ مردِ مومن کے ایمانِ کامل کی نشانی یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہر چیز سے اور دُنیا کے ہر انسان سے زیادہ محبوب اور زیادہ محترم و معظم سمجھے ــــــــــــ آگے لکھتے ہیں :۔

کہ محبّت دو قسم است جبلّی و اختیاری ــــ کہ محبّت کی دو قسمیں ہیں!
جبلّی ــــ یعنی پیدائشی یعنی فطرتی اور دوسری ــــ اختیاری
ماں کو اپنے بچّوں سے محبّت جبلّی یعنی فطری ہوتی ہے ۔ اور یہ کمال نہیں ہے بلکہ کسی کی محبّت اپنے دل میں اپنے اختیار اور اپنے ارادہ سے پیدا کرنی ــــــ یہ کمال ہے!

Marfat.com

جیساکہ ـــــــ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

از عمرؓ پرسید کہ حالِ تو چیست ؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ؟

مارا دوست داری وبس ـــــــ

کہ مجھ سے ہی محبت رکھتا ہے یا اس دوستی میں کسی اور کو بھی شریک ٹھہرا رکھا ہے !

گفت کہ محبت مشترک است !

حضرت عمرؓ نے عرض کی ـــــــ

کہ محبت مشترک ہے ! ـــــــ

شمارا دوست میدارم و نفس را و فرزاندن و مال و منال را نیز دوست میدارم ۔

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی دوست رکھتا ہوں ، یعنی آپؐ سے بھی محبت ہے اور آپؐ کے علاوہ اپنی جان ۔ اپنی اولاد اور اپنے مال و متاع سے بھی محبت رکھتا ہوں ـــــــ

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دستے بر سینہ عمرؓ زد و تصرف کرد ۔

پس پھر کیا تھا ـــــــ

نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کی زبان سے یہ الفاظ سنکر اپنا دستِ کرم حضرت عمرؓ کے سینہ پر رکھا اور تصرف فرمایا ـــــــ

مطلب یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت کے سلسلہ میں تقدیر بدلنے کیلئے رسولِ خدا کا دستِ شفقت کام کر گیا ـــــــ صلی اللہ علیہ وسلم

پس پرسید کہ اکنوں حال چیست ـــــــ

اور پھر پوچھا کہ اب تمہارا حال کیا ہے ؟ ـــــــ

گفت ساقط شد محبت اہل و مال واما محبتِ نفس ہنوز باقیست ۔

Marfat.com

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے محبوبِ اللہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اہل و عیال اور مال و منال کی محبّت تو دِل سے نکل چکی ہے مگر جان کی محبّت ابھی باقی ہے ۔

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار اپنے دستِ کرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر پھیرا اور پھر پوچھا ! ۔

عمرؓ ـــــــ اب تمہارا حال کیا ہے ؟

عرض کی

ـــــــ

ہمہ ساقط شُد و نماند الا محبّتِ تو ـــــ

کہ اب آپؐ سوا ہر چیز کی محبّت ساقط اور فنا ہو گئی ہے اور اب آپکی محبّت کے سوا میرے دِل میں کسی اور چیز کی محبّت ـــ اپنے اہل و عیال اور اپنے مال و منال کی محبّت اور اپنی جان کی محبّت بھی نہیں سما سکتی ـــــــ

سوال ـ سیّد افتخار الحسن کی طرف سے ـــــ

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی کیوں نہ کہدیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے صرف آپؐ سے محبّت ہے اور کسی چیز سے نہیں ـــ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں پہلے نبیؐ کی محبّت نہ تھی اور ان کا ایمان کامل نہ تھا ۔

جواب بھی سیّد افتخار الحسن کی طرف سے ـــــ

کہ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمانِ کامل کی نفی کی دلیل نہیں ہے بلکہ ان کی شان و عظمت کی دلیل ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینۂ پر اپنا دستِ رحمت رکھکر ان کے دل میں اپنی محبّت پیدا فرمائی ۔

گویا کہ دوسروں کے دلوں میں رسولِ معظمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت خود بخود پیدا ہو گئی تھی مگر حضرت عمرؓ کے دل میں اللہ کے محبوبؐ نے اپنے دستِ کرم سے اپنی محبّت کے سچّے موتیوں کا خزانہ بھر دیا ۔ اپنی محبّت کی شمع ان کے سینہ میں روشن کر دی اور اپنی

محبّت کا نہ بجھنے والا چراغ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جان و جگر میں جلا دیا۔

شیخ و محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ محبّت پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں : ـــــ

بدانکہ منشائے محبّت و باعثِ مؤدت حسن است یا احسان۔

کہ جاننا چاہیئے کہ محبّت کی قندیل اور مؤدت کی شمع روشن کرنیکے دو اسباب ہیں ا۔

پہلا ـــــ حسن ـــــ اور

دوسرا ـــــ احسان ـــــ

دریں ہر دو صفات از مخلوقات بکمال و تمام منحصر ست در ذاتِ سیّد کائنات ـــــ

اور یہ دونوں صفات یعنی حسن اور احسان سیّد دو جہاں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں موجود تھیں ـــــ

کیونکہ ـــــ وہ اجمل و اکمل خلق است ، یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ حسین و جمیل اور کامل و مکمل ہیں ـــــ

و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراۃ جمال و کمال اوست۔

اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے نورِ نظر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ ہیں ـــــ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جیساکہ علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

تفسیر روح المعانی جزء ۴ صفحہ ۲۰۰ ۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا کے تحت

ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِرْاۃُ الْحَقِّ یَتَجَلّٰی مِنْہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا شیشہ ہیں اور خدا تعالےٰ سے براہ راست تجلیات لے کر ایمان والوں میں تقسیم کرتے ہیں !-

وَلَوْ تَجَلّٰی لَھُمْ صِرْفًا لَاحْتَرَقُوْا بِاَوَّلِ سَطْوَۃٍ ۔

اور اگر ان تجلیات میں سے ایک تجلی بھی ظاہر ہو جائے تو پہلی تجلی ہی سے ہر چیز جل جائے ۔

جزء ۵ ــ صفحہ ۱۶۰ ــــ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ کے تحت لکھتے ہیں ــ

لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِرْاۃُ الْحَقِّ یَتَجَلّٰی مِنْہُ لِلْخَلْقِ ۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذات حق تعالیٰ کا آئینہ ہیں اور تمام مخلوقات پر تجلیوں کی بارش کرتے رہتے ہیں ــ

Marfat.com

اور پھر حُسنِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے عقیدہ اور اپنے ایمان کا یوں اظہار فرمایا کرتے تھے۔

ترمذی شریف جلد ۲ صـ۲۰۵ ۔ مشکوات شریف صـ۵۱۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ـــ

مَا رَاَیتُ اَحسَنَ مِنْ رسول اللہ کان الشمس تجری فی وجہہٖ۔

کہ مَیں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کسی کو حسین نہیں دیکھا ـــ گویا کہ سورج آپ کے چہرہُ مبارک سے طلوع ہوتا ہے یا ان کے رُخِ انور پر کھیلتا رہتا ہے۔

شمائل ترمذی صـ۲ ـــ مشکوات شریف صـ۵۱۸ ـ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

کہ ایک رات چودھویں رات کا چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا ـــ

فَجَعَلتُ اَنظُرُ الیہِ وَالیَ القَمَرِ فَاِذَا ھُوَ اَحسَنُ عِندِی

تو مَیں کبھی محبُوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ تاباں کو دیکھتا تھا اور کبھی چاند کو۔ لیکن میرے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہِ انور چاند سے زیادہ خوبصورت تھا۔

بخاری شریف جلد ۱ صـ۵۰۲ ـــ ترمذی شریف شمائل صـ۲ میں ہے کہ کسی نے حضرت برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا !

کَانَ وَجہُہُ النَّبِی مِثلَ السَّیفِ ـ

کہ کیا نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہُ مبارک تلوار کی طرح صاف تھا۔

جواب دیا ـــ لا ـــ نہیں ـــ

بَل مِثلَ القَمَرِ ـ قِطعَۃُ قَمَرٍ ـ

بلکہ ـــ چاند کی مثل تھا ـ

چاند کا ٹکڑا تھا ـ

اس لیئے کہ تلوار میں گولائی نہیں ہوتی اور چاند میں گولائی ہوتی ہے جو حسن اور خوبصورتی کی طرف اشارہ کرتی ہے ۔

ع۔ میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں انکے چہرے کو
میں ان کے نقشِ پا پہ چاند کو قربان کرتا ہوں

المواهب اللدنیہ ۔ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ بیروت علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۹۴ قال القرطبی ۔ امام و علاّمہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :۔

لَمْ يُظْهِرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ لَمَا اَطَاقَتْ اَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

کہ امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلم کا پورا حسن ہمارے ۔ لیئے ظاہر نہیں کیا گیا ۔ کیونکہ اگر محبوبِ خدا کا پورا حسن ہمارے لیئے ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھوں میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ کُل ۔ حسنِ تمام اور حسنِ بے مثال کو دیکھ سکتیں ۔

اس ایمان افروز حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے ملا علی قاری محدث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ شرح ترمذی شریف جلد ا ص ۹ :۔

اَكْثَرُ النَّاسِ عَرَفُوا اللّٰهَ وَمَا عَرَفُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

کہ بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو تو پہچان لیا لیکن رسول اللہ کو نہ پہچان سکے

لِاَنَّ حِجَابَ الْبَشَرِيَّةِ غَطّٰى اَبْصَارَهُمْ ۔

کیونکہ بشریت کے پردوں نے ان کے حسن کو چھپا رکھا ہے ۔ یا ان کے حسن لازوال پر بشرّیت کے پردوں نے ہماری آنکھوں کو ڈھانپ رکھا ہے ۔

اور حیران کن بات تو یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند نے بھی لیئے

Marfat.com

قصائدِ قاسمی میں بھی اسی حقیقت کو بیان اس طرح کیا ہے ـــــ کہ

ع ـ رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت
نہ جانا کسی نے کہ تو کیا ہے بجز ستار

کہ اے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آپؐ کے حسن و جمال پر بشریت کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس لئے سوائے خدا کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا کہ آپؐ کیا ہیں۔

اور پھر اسی روح پرور حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ہمارے امام اہل سنت اعلحضرات الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسطرح ارشاد فرماتے ہیں ـــــ کہ

ع ـ تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہی بات جو ہمارے اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کریم کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہی تو بدعقیدہ دیوبندیوں کے نزدیک وہ بدعتی اور نعوذ باللہ مشرک ہو گئے۔ مگر وہی بات دیوبندی حضرات کے امام کہتے ہیں تو وہ مسلمان کے مسلمان ـــــ

مولینا احمد رضا : ـــــ

اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

مولینا قاسم : ـــــ

نہ جانا کسی نے کہ کیا ہو جز ستار

سید افتخار الحسن پھر کہتا ہے کہ جب ان دونوں مصرعوں میں کوئی فرق نہیں ہے تو پھر اگر مولینا محمد قاسم صاحب مسلمان ہی رہتے ہیں تو پھر مشرک احمد رضا بھی نہیں ہیں۔ اور اگر مولینا احمد رضا مشرک ہو جاتے ہیں تو پھر مولینا قاسمی بھی مسلمان نہیں رہتے۔ مزید تشریح کے لئے مولینا اشرف علی تھانوی کا بیان ملاحظہ ہو۔

نشر الطیب ص۱۳۳ ـــــ
حتّٰی لم یظہر جمالہ کما ھو ـــــ
کہ یہانتک کہ نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا جیسا حُسن وجمال تھا ویسا ظاہر نہیں کیا گیا تھا ـــــ
علیٰ غیرہٖ ـــــ
کہ غیروں پر ـــــ
کما انّہ لم یظہر جمال یوسف کما ھو الّا یعقوب اوزُلیخا۔
جس طرح کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حُسن وجمال جیسا تھا ویسا سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام یا بی بی زلیخا کے ظاہر نہیں کیا گیا تھا ـــــ
فاضلِ بریلوی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نرالے انداز اور دلکش پیرایہ میں حُسنِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔
حدائق بخشش ـــــ ع

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

درویشِ لاہوری علامہ اقبال مرحوم بھی رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کے نشہ میں سرشار ہو کر حسنِ تمام صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں والہانہ مدح وثنا کرتا ہے ـــ کہ

یا رسُول اللہ ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم
یا حبیب اللہ ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا جوھر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو
تیرے صیدِ زبوں افرشتہ و حور
کہ شاھینِ شہِ لولاک ہے تو

حضرت خواجہ غلام فریدؒ رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول کی دولت سے سرفراز ہو کر اور وحدت الوجود کے خزانہ سے بھرپور ہو کر اور عشق و محبت کی شراب کے نشہ میں چور ہو کر اور کیف و مستی کی بہار سے آشنا ہو کر اور درد و سوز کی آگ میں جل کر حسنِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں تعریف کرتے ہیں :—

کہ ؏ حسنِ ازل دا تھیا اظہار
احدوں ویس وٹا تھی احمدؐ

—— اور ——

اے حُسنِ حقیقی نورِ ازل
تینوں واجب تے امکان کھوں
تینوں ہر دل دا دلدار کھوں
تینوں احمدؐ عالی شان کھوں

اور جہاں تک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کائینات پر احسانات کا تعلق ہے ان کے متعلق اتنا ہی کافی ہے —— کہ اللہ کریم نے ہم پر یہ احسان فرمایا کہ ہمیں اپنا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عطا کر دیا اور پھر اس محبوبؐ خدا کے اپنی اُمت پر بے بہا۔ بے انتہا اور گرانقدر احسانات کی تعداد کوئی شمار نہیں کر سکتا ہمیں کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر حق و اسلام کی روشنی میں لے آئے ۔ ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں کو مٹا کر ہمیں رشد و ہدایت کی شمع عطا کر دی —— وحشت و بربریت کی ظلمتوں کے جال کو توڑ کر ہمیں انسانیت و شرافت کے گہوارہ میں لے آئے ——

اور پھر ہمارے گناہوں پر اپنی رحمت کی چادر کا سایہ کر کے پردہ پوشی کر دی۔ دوزخ کی آگ سے اپنی شفاعت کے ذریعہ نجات دلوا کر باغ بہشت کا ہم پر دروازہ کھول دیا —————— اور پھر اپنی ولادت پاک سے لیکر

سرزمین عرب کے پہاڑوں کی تنگ و تاریک غاروں تک اور مکّہ مکرّمہ کی مقدس گلیوں سے لیکر کوہِ فاران کی چوٹیوں تک اور بچپن سے لیکر شبِ معراج کی رعنائیوں تک اور مسجدِ اقصیٰ سے لیکر عرشِ عظیم تک اور حرم کعبہ کی دیواروں کو بوسہ زنی سے لیکر اللہ کریم سے بے حجاب و بے نقاب دیدار سے مشرّف ہو کر رَبِّ هَبْ لِی اُمّتی کی زبان مبارک سے خدا تعالےٰ سے اپنی اُمّت کے گنہگاروں کی نجات و بخشش کا وعدہ لے لینا کوئی معمولی احسان تو نہیں ہے ۔

اور پھر امام اہلِ سنّت اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم احسان کا ذکر بہت ہی پیارے انداز میں یوں بیان کیا ہے ——— کہ

ع — نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِٔ رحمت کا قلم دان گیا
اور تو تم پہ میرے آقا کی عنائت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حضراتِ محترم ——— کلمہ پڑھا کر ہمیں حریم اسلام میں داخل کر لینا کتنا بڑا احسان ہے اور اگر رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان اللہ کے بندوں پر نہ ہوتا ۔ اور اگر وہ کلمہ شریف کی تسبیح ہمارے گلے میں پہنا کر ہمیں حق و صداقت کی چار دیواری میں نہ لے آتے تو خدا جانے ہم کفر و شرک کے اندھیروں میں اندھوں کی طرح کہاں کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ۔ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے سچّ فرمایا ہے کہ محبّت یا تو کسی کا حسن دیکھ کر پیدا ہوتی ہے اور یا کسی کا احسان دیکھ کر ۔

حضرات گرامی ! — اپنے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں اوصافِ حمیدہ دیکھ لیئے یعنی ——— حُسن اور احسان ——— تو پھر مسلمان آپؐ کے حُسنِ ازلی کو دیکھ کر اور آپؐ کے احسانات کا صبح و شام ملاحظہ کر کے

Marfat.com

آپؐ کی محبّت کی عنبریں زلفوں کے اسیر کیوں نہ ہو۔

# حضرت بلالؓ اور محبّتِ رسُولؐ

جیسا کہ ــــــ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن وجمال کا شہرہ سنا تو آپ کی والیل کی سیاہ زلفوں کا اسیر بن کر حبش کے سیاہ فام قبیلے سے رُخصت ہو کر اور محبُوب خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تڑپ اپنے قلبِ حزیں میں لے کر اپنے وطنِ مالوف اور گھر بار کو چھوڑ کر دیارِ محبوبؐ کی طرف روانہ ہو گیا ــــــ

مکہ پہنچا تو اہل مکہ سے پوچھا! ــــــ

یہاں کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامی رسُول ہے جس کے حسن وجمال پر شمس وقمر بھی رشک کرتے ہیں ــ

جواب ملا ــــــ ہاں ــــ ہے۔

تو پھر اسے کہاں تلاش کروں ــ

لوگوں نے بتایا کہ انہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مکّہ مکرّمہ کی مقدس گلیوں میں ایک چکر لگاؤ جس گلی سے عطر وعنبر کی روح پرور خوشبو آئے سمجھ لینا کہ وہ حُسن وجمال کا پیکر اپنی عنبریں زلفوں سے عطر وگلاب کی دل لبھانے والی اور جان وجگر کو تازگی بخشنے والی خوشبو بکھیرتا ہُوا ادھر سے ہی گزرا ہے۔

چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہرِ محبوب کی ایک دیوار سے ٹیک لگا کر حُسنِ ازل کے حُسین شاہکار کے انتظار میں کھڑے ہو گئے!

تھوڑی دیر کے بعد ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا اور ساتھ ہی مکّہ پاک کی پوری فضا عنبر وکستوری کی خوشبو سے مہک اُٹھی ــــــ

مشکوٰۃ شریف ص۱۷ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ــــــ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقاً۔

کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ گزرتے تو آپؐ کے غلام بھی راستہ میں پھیلی ہوئی آپؐ کے پاک پسینہ کی خوشبو سونگھ کر معلوم کر لیتے تھے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے گزرے ہیں ۔

مِنْ طِیْبِ عِرْقِہٖ اَوْمِنْ رِیْحِ عِرْقِہٖ ۔

اور پھر اچانک جو نگاہِ جستجو اٹھی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پیکرِ حُسنِ ازل یعنی سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خراماں خراماں صحابہ کرامؓ کے جھرمٹ میں چلے آ رہے ہیں گویا کہ آسمان سے شمس و قمر زمین پر اتر کر مدینہ منوّرہ کی سرزمین کو روشن کر رہے ہیں ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک ساتھی سے پوچھا ۔۔۔

یہ حُسن و جمال کا قدرتی شاہکار کون ہے ؟

جواب ملا ۔۔۔

یہی ہیں تیری مراد ۔۔۔۔

یعنی پیغمبرِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔

حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔

بلال حبشیؓ یہ سوچ کر کھڑے رہے کہ اس ماہتابِ نبوّت کے اردگرد خوبصورت تاروں کا حلقہ ہے اور یہ نبوّت کا سرچشمہ انہیں روشن تاروں کے جھرمٹ میں چلا آ رہا ہے اور میں حبش کا رہنے والا حبشی ہوں ۔ رنگ میرا کالا ہے ۔ ہونٹ میرے موٹے ہیں ۔ ناک میری چپٹی ہے اور لباس میرا پھٹا پُرانا ہے شاید اس کی نگاہ ناز میں ، میں آ سکوں کہ نہیں ۔۔۔۔

اور شاید یہ کالے رنگ والے کو اپنی غلامی میں قبول کرے کہ نہیں ۔۔۔۔

بلالؓ کے اُداس دل میں یہ خیالات اُبھرنے لگے تو رحمتِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی لطف و کرم کی نگاہِ پاک بھی اٹھی، بلال پر پڑی ——
نظر سے نظر ملی تو حُسنِ ازلی کے ترکش سے محبّت کا تیر نکل کر بلالؓ کے دل میں پیوست ہوگیا اور پھر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دامنِ شفقت پھیلا دیا اور حبشی کو سینے سے لگالیا —— اور کالی کملی والے آقا نے کالے رنگ والے بلالؓ حبشی کو اپنی کالی کملی میں چھپالیا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنے دل کی جی بھر کے دیکھنے کی حسرت پوری بھی نہ ہوئی تھی اور محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لذّت سے پوری طرح اپنے قلب و جگر کو گرما نہ سکے تھے اور حُسنِ ازل کے نظارا سے ابھی آنکھیں اچھی طرح کیف و سرور میں بھی نہ ڈوبی تھیں کہ مشرکینِ مکّہ کے سب سے بڑے ظالم انسان اُمیّہ کے ہتھے چڑھ گئے۔
اور پھر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ظلم و ستم کی انتہا کردی کہ کسی طرح اللہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا چھوڑ دے ——

تفسیر روح البیان - جلد ۴ صہ ۶۶۱ - سورۃ والیل - آیت: اَلَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی -

روزے صدیق دید کہ ویرا بر خاکِ گرم افگندہ بود و سنگہائے تپیدہ بر سینۂ وے نہادہ واو دریں حال احد احد می گفت ——

کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ظالم اُمیّہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکّہ مکرمہ کی گرم ریت پر لٹایا ہُوا ہے اور اس کے سینہ پر تپتے ہوئے پتھر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس دردناک حالات میں احد احد کی صدائیں بلند کر رہے ہیں ——

وَیَقُوۡلُ اُمَیَّۃُ لَاتَزَالُ ھٰکَذَا حَتّٰی تَمُوۡتَ اَوۡ تَکۡفُرَ بِمُحَمَّدٍ -
اور اُمیّہ بار بار یہی کہتا تھا کہ ایسا دردناک عذاب تجھے اس وقت تک دیتا رہوں گا جب تک تو مر نہ جائے یا محمدؐ کا نام لینا نہ چھوڑ دے!

Marfat.com

مگر بلالؓ کے حوصلہ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ثابت قدمی کے نثار
کہ امیہ کی ہر ظلم کی ضرب پر کہتے ــــــــ کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ دل کو فدا کر چکا ہوں
جو فرض خدا تھا ادا کر چکا ہوں

اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار دینار کے عوض حضرت
بلال حبشی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خرید لیا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
چند دیناروں کا حصہ دیا۔

اور پھر دربارِ رسالتؐ سے بلالؓ کی اسلام پہ ثابت قدمی۔ ایمان میں پختگی
اور محبت میں وارفتگی کے باعث اسلام میں پہلی اذان زمین پر کہنے کا شرف و
انعام عطا ہوا ــــ

ص ۶۶۲ :ــ وکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ بِلَالٌ سَیِّدُنَا
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بلالؓ ہمارے سردار ہیں
درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم نے بھی اپنی مشہور زمانہ کتاب "بانگ درا"
میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے حضور یوں گلدستہ عقیدت پیش کیا ہے!
کہ اے بلال حبشی اور اے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں درد
ناک ظلم و ستم برداشت کرنے والے بلالؓ ــــــــ ع

چمک اٹھا جو ستارہ تیرے مقدر کا
حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے تیرے غمکدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

Marfat.com

وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کیلئے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کیلئے

کہ تو نے محبّت رسولؐ کے نشہ میں امیہ کے ظلم و ستم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ تو تپتی ہوئی ریت پر بھی لیٹا اور تیرے سینہ پر گرم پتھر بھی رکھے گئے اور جس زبان سے تو محمدؐ کا نام لیتا تھا اس زبان پر آگ کے انگارے بھی رکھے گئے تاکہ محمدؐ کا نام لینے والی تیری زبان جل جائے اور پھر تیری زبان میں لکنت تو آگئی مگر پھر بھی محمدؐ کا نام لینا نہ چھوڑا کہ جس کے شوق میں تو نے مزے ستم کیلئے

حضرت بلالؓ جواب دیتے ہیں ——— کہ

؎ جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبّت میں کچھ مزا ہی نہیں

اور

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
نبیؐ کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

نزہت المجالس جلد ا صہ ۱۱۰۔ مدارج النبوّت جلد ۲ صہ ۵۸۲۔ تفسیر روح البیان۔ جلد ۳ صہ ۵۰۰۔ سورۃ حم السجدہ۔

آیت ——— وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کے تحت!

اَوَّلُ مَنْ اَذَّنَ فِی السَّمَآءِ جِبْرَئِیْلُ وَاَمَّ مِیْکَائِیْلُ عِنْدَ بَیْتِ الْمَعْمُوْرِ۔ کہ آسمانوں پر سب سے پہلے آذان حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہی اور بیت المعمور میں پہلی امامت حضرت میکائیل علیہ السلام نے کرائی۔

وَاَوَّلُ مَنْ اَذَّنَ فِی الْاِسْلَامِ بِلَالُ الْحَبْشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اور اسلام میں سب سے

پہلی آذان دینے والے حضرت بلال حبشیؓ ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مدارج النبوّت فارسی جلد ۲ ص ۲۹۱ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح

فتح مکّہ کے بعد ———

وچوں وقت نماز پیشین ظہر در آمد بلال را فرمود کہ بالائے بام کعبہ رفتہ آذان گوئید ——— کہ جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر آذان پڑھو۔ اور پھر بلالؓ کی آذان میں ایک محبّت بھرا انداز ہوتا تھا۔ عشقِ رسولؐ میں ڈوبی ہوئی اور آبِ زمزم سے دھلی زبان سے جب اشہدان محمد رسول اللہ کی صدا بلند ہوتی تو مسجدِ نبوی کے محراب میں رونق افروز ہونے والے ھادیٔ دو جہاںؐ کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے لطف اندوز ہوتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

زبان میں لکنت تھی، اسلئے اشہد کی بجائے "اسہد" کہتے تھے یعنی شین کی بجائے سین ادا کرتے تھے۔ چند صحابہ کرام نے دربارِ نبوّت میں گذارش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کفارِ مکّہ اعتراض کرتے ہیں کہ محمدؐ کے موذن کو آذان بھی صحیح نہیں آتی شین کو سین کہتا ہے۔ اسلئے بلال کی جگہ کسی اور کو موذنی کیلئے مقرر فرما دیا جائے ———

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

سِیْنُ بِلَالٍ عِنْدَ اللّٰہِ شِیْنٌ

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلالؓ کا سین بھی شین ہے۔

انسان العیون یعنی سیرت حلبیہ میں بھی ہے!

ایک روائیت یہ بھی ہے کہ زبان میں لکنت آجانے کی وجہ سے بلالؓ "حی" کی بجائے "ھی" کہتے تھے یعنی حی علی الفلاح کی بجائے ھی علی الفلاح پڑھتے تھے۔

Marfat.com

آں بلالِ صدق در بانگِ نماز
حی را ھی ھی ھمی خواند از نیاز

تا بگفتند ای کہ نیست راست
ایں خطا اکنوں کہ آغازِ بناست

اے نبیؐ والے رسُولِ کردگار
یک موذن کو بورا فصیح بسیار

کہ بلال کی جگہ کوئی اور فصیح اللسان موذن رکھا جائے کیونکہ بلال رضؓ حی علی الفلاح کی بجائے ھی ھی علی الفلاح پڑھتا ہے ۔ اور یہ غلطی ابتدائے دینِ اسلام میں اچھی نہیں ——

پیغمبرِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور بلال رضؓ کے متعلق یہ سنکر غصہ میں آگئے اور فرمایا ——

کا ای صحابہ نزدِ خدائے ھی بلال
بہتر از صد حی حی قیل و قال

کہ اے میرے غلاموں اور بلال کی آذان پر اعتراض کرنے والوں خداوند کریم کے نزدیک ہزار حی سے بلال کی ھی بہتر ہے ——

بخاری شریف جلد ا صہ ۵۳۰ ۔ مشکوات شریف صہ ۱۱۶ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ——

یَا بِلَالُ حَدِّثْنِی بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ الْجَنَّةِ ۔

کہ اے بلال تونے اسلام میں کون سا اچھا عمل کیا ہے کہ میں نے جنت کے دروازہ

Marfat.com

پر معراج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سنی ـــــ
وہ عمل بیان کر ـــ اس نیک عمل کی مجھے خبر دے عرض کی
اے میرے محبوب پاک میں وضو کر کے دو نفل پڑھ لیا کرتا ہوں ـ
ترمذی شریف جلد ۲ صـ ۲۰۹ ـــ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا ـــ
کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت بلال حبشی کو بلایا ـ اور فرمایا ـ
یَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِی اِلَی الْجَنَّۃِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ
خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ ـــ
کہ اے بلال ـــ مجھے بتا کہ کس نیک عمل نے تجھے جنت کی طرف لیجانے میں مدد کی ـ
اور کون سا عمل تیرے کام آیا کہ میں جب بھی جنت میں داخل ہوتا تھا تیری جوتیوں
کی آوازیں اپنے آگے آگے سنتا جاتا تھا ـــــ
اور پھر میں نے جنت میں ایک بلند و بالا سونے کا خوبصورت محل دیکھا تو میں نے جنت
کے دربان اور ساکنانِ جنت سے پوچھا: ـــ
لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ ـ
کہ یہ محل کس کے لیئے ہے ؟
فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ـ
جواب ملا ـــ عرب کے ایک آدمی کے لیئے ہے ـــ
فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ ـ
تو میں نے پھر کہا ـــــ کہ میں عربی ہوں !
لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ ـ
اب بتاؤ ـــــ یہ محل کس کا ہے ؟ اور کس کے لئے ہے ؟

Marfat.com

قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ!

جنت میں رہنے والوں نے بتایا کہ ایک قریشی آدمی کے لیئے ہے۔

فَقُلْتُ اَنَا قُرَیْشِیٌّ!

اب بتاؤ — یہ محل کس کے لیئے ہیں؟

جواب ملا —

لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ!

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اُمتی کے لئے —

فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ!

مَیں نے کہا — کہ مَیں ہی محمد ہوں!

بتاؤ یہ محل کس کے لیئے ہے؟

بتایا گیا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ!

کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہے۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی —

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قطعاً اذان نہیں دیتا مگر پہلے دو رکعات نماز پڑھ لیتا ہوں اور ایک وضو ٹوٹنے سے پہلے تازہ وضو کرلیتا ہوں —

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بِہِمَا

کہ ہاں! ان دو اعمال کے سبب تجھے جنت میں خوبصورت۔ بلند اور سونے سے بنا ہوا محل مل گیا ہے۔

المواہب اللدنیہ۔ صہ ۶۱۴۔ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ — کہ حادی الارواح والے نے ایک حدیث نقل کی ہے: —

Marfat.com

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَبِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْہِ یُنَادِیْ بِالْاَذَانِ۔

کہ قیامت کے دن سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے روضۂ جنت نشان سے اٹھ کر میدانِ حشر کی طرف تشریف لیجائیں گے تو آپؐ کے آگے آگے حضرت بلال رضؓ اذانیں دیتے جائیں گے! ——

وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَالطَّبْرَانِیُّ ——

اور محدث حاکم اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث پاک نقل کی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ——

تُبْعَثُ الْاَنْبِیَاءُ عَلَی الدَّوَابِّ وَاُبْعَثُ عَلَی الْبُرَاقِ وَیُبْعَثُ بِلَالٌ عَلٰی نَاقَتِہٖ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ یُنَادِیْ بِالْاَذَانِ مَحْضًا۔

کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت قیامت کے دن اپنی اپنی سواریوں پر اٹھائے جائیں گے اور میدانِ حشر کی طرف جاتے ہوں گے مگر میں اپنے معراج شریف والے براق پر سوار ہو کر عرصۂ محشر کی طرف روانہ ہوں گا ——

اور میرے آگے آگے بلالِ حبشی رضؓ جنت کی مُہار والی اونٹنی پر سوار ہوں گے اور اذانیں دیتے جائیں گے، اگر یہ اذان کسی نماز کے لیئے نہ ہو گی۔ بلکہ —— محض اذان ہو گی۔

اے صاحبِ ایمان قارئینِ کرام —— دیکھو ذرا

ع دیکھو ذرا کس شان سے سرکار آ رہے ہیں
محشر میں دھوم مچ گئی مخمور آ رہے ہیں

آگے فرمایا: ——

ع جب میں اس شان و عظمت کے ساتھ
بارگاہِ ربّ العزّت میں پہنچوں —— گا

Marfat.com

تو ـــــ فَیَسْتَقْبِلُنِی الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّۃِ۔

ربّ العزّت خود میرا استقبال کرے گا۔ اور یہاں تک کہ جب بلال رضؓ آذان دیتے ہوئے، اشہدان محمد رسول اللہ کہیں گے تو

شَہِدَ لَہُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ـ

تمام اہل ایمان پہلے والے اور آخر والے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں گے ـــــ اور

اِذَا سَمِعَتِ الْاَنْبِیَاءُ وَ اُمَمُہَا ـــ

کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی اُمتیں بلال رضؓ کی زبان سے اشہدان محمد رسول اللہ سنیں گے تو سب پکار اٹھیں گے کہ ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں ـــــ

الشفا شریف جلد ۱ ص ۱۳۸ القاضی العیاض ـــ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ـــــ

یُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ یَجْلِسُوْنَ عَلَیْہَا ـــــ

کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کے لئے منبر رکھے جائیں گے اور وہ منبروں پر بیٹھ جائیں گے ـــــ

وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ ـــــ اور میرا منبر باقی رہ جائے گا ـــ

لَا اَجْلِسُ عَلَیْہِ ـــــ میں اس پر نہ بیٹھوں گا ـــ

بلکہ اپنے ربّ کے سامنے کھڑا رہوں گا ـــــ

پھر اللہ کریم فرمائے گا!

مَا تُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِکَ

کہ اے میرے محبوبؐ پاک ـــــ آپؐ کیا چاہتے ہیں؟ کہ آپکا ارادہ کیا ہے۔

جو تُو چاہتا ہے آج میں تیری اُمّت کے ساتھ وہی کروں گا ـــــ

تو میں عرض کروں گا ـــــ

عَجِّل حِسَابَهُمْ

کہ سب سے پہلے اور بہت جلدی میری اُمّت کا حساب لے لے ـــــ

پھر ان کا حساب لیا جائے گا ـــــ

فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي ـ

اور پھر ان میں سے لاکھوں میرے اُمّتی اللہ کریم کی رحمت کے سبب جنت میں داخل ہوں اور کروڑوں میری شفاعت کے سبب جنّت میں جائیں گے ـــــ

معارج النبوّت ـ حصہ ۳ فارسی صہ ۱۵۹ ـ مُلّا معین الدّین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اس شفاعت کے متعلق یہ بھی فرماتے ہیں: ـــــ

کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی آئی ـــــ

بطلب تا بدہم ـــــ

کہ ـــ اے گنہگاروں کے مددگار اور شافع روزِ محشر اور اے اُمّت کے غمخوار محمد ـــ صلی اللہ علیہ وسلم ـــ مجھ سے کچھ طلب کرو تاکہ میں آپؐ دوں ـــــ

سوال ـــ کیا گیا ـ ! ـــــ

اُمّت ـــ گنہ گار ہے ! ـــــ

جواب آیا ـــــ

محبوبؐ ـــــ گھبراؤ نہیں ـ

اَنْتَ شَفِيعُهُمْ فِيمَا يَقْصُرُونَ فَرَائِضَ وَانَا اَكُونُ شَفِيعًا لَّهُمْ فِيمَا يَقْصُرُونَ فِي سُنَّتِكَ ـــــ

Marfat.com

کہ جنھوں نے میرے فرائض چھوڑے ان کی شفاعت تم کر دینا میں مان لوں گا۔ اور انہیں بخش دوں گا اور جنھوں نے تمہاری سنتیں ترک کی ہیں، ان کی شفاعت میں کر دوں گا۔ تو تم مان کر انہیں معاف کر دینا ——

حضرات محترم —— آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی رسول سے محبت اور پھر اس محبت میں دردناک عذاب پر صبر و سکون کا مظاہرہ کرنا اور پھر خدا و رسول کی طرف سے انعامات و کرامات کا عطا ہونا کے ساتھ ساتھ شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر سا حصہ اور مقامِ محمود کا ایمان افروز خاکہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ——

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ پاک کے بعد جب انہوں نے مسجدِ نبوی میں پہلی آذان دی اور اشہد ان محمد رسول اللہ پر جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب انگلی کا اشارہ کیا اور قدرت کے حسین شاہکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہ آئے تو انگلی وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔ آہ و فغاں نے مدینہ منورہ کے در و دیوار ہلا دیئے — پورے مدینہ میں کہرام مچ گیا — اہل ایمان کے محبوبِ عاشقاں کے ہجر و فراق نے سکونِ قلب چھین لیا۔ اور ہر ایک کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا ——

یہاں تک کہ ——

المواھب ص۱۳۱ علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زید جو آذان والے مشہور ہیں ——

كَانَ يَعْمَلُ فِي جَنَّةٍ لَهُ ——

وہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔

فَاَتَاهُ ابْنُهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ — کہ ان کا بیٹا ان کے پاس آیا اور اس نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصالِ پاک ہو گیا ہے

Marfat.com

اور سارے شہرِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اندھیرا چھا گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی ——

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ بَصَرِیْ حَتّٰی لَااَرٰی بَعْدَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ اَحَدًا فَکُفَّ بَصَرُہٗ —— کہ اے اللہ کریم میری آنکھوں کی بینائی چھین لے اور مجھے اندھا نابینا کر دے تاکہ میں اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نہ دیکھ سکوں ——

تو ان کی دُعا قبول ہوئی اور ان کی آنکھیں ضائع ہو گئیں اور بینائی جاتی رہی — اور یہی نہیں بلکہ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میان سے تلوار نکال لی اور یہ اعلان کر دیا کہ خبردار میں نے جس زبان سے سُنا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے — اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

تفسیر کبیر جلد ۵ صـ ۴۶۵ — خصائص کبریٰ جلد ۲ صـ ۲۸۰ —— امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حجۃ اللہ علی العالمین صـ ۷۰۸، ۷۰۹ علامہ و شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ — جمال الاولیاء صـ ۲۹ مولانا اشرف علی تھانوی ——

ان تمام محدثین و مفسرین اور علمائے دین نے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان نقل کیا ہے!

فَاَمَّا عُمَرُ فَکَذَّبَ بِمَوْتِہٖ —— کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو سچ نہ سمجھا ——

فَقَالَ — اَیُّھَا النَّاسُ کُفُّوْا اَلْسِنَتَکُمْ عَنْ نَبِیِّ اللّٰہِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ —— اور اعلان کر دیا کہ اے لوگو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق موت کے لفظ پر اپنی زبانیں بند رکھو کیونکہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں

Marfat.com

ہوئے بلکہ اللہ تعالٰی کا وعدہ نبھانے گئے ہیں ـــــــ

وَهُوَ اٰتِيْكُمْ

وہ یعنی محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر تمہارے پاس تشریف لائیں گے ـ

وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ تُوُفِّيَ اِلَّا اَقْتُلُ بِسَيْفِيْ هٰذَا

اور اللہ کی قسم اب میں کسی کی زبان سے یہ نہ سنوں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور اگر کسی نے آپ کی موت کا ذکر کیا تو میں اس تلوار سے اسے قتل کر دوں گا ـ

جمالِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صـ ۵۲۳ حکیم محمد صادق سیالکوٹی ـ پاکستان

اہلِ حدیث جماعت کا ترجمان اور ممتاز عالمِ دین ہیں لکھتے ہیں : ـــــــ

کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ پاک کی خبر سنکر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ میں چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی !

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ پر سکتہ کی سی حالت طاری ہو گئی اور حضرت عمرؓ کی عقل نے حضرت رسولِ خدا کی موت کو قبول نہ کیا ـــــــ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وصالِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی یہ حالت کیوں ہو گئی اور وہ صبر و حوصلہ کے دامن کو کیوں چھوڑ بیٹھے اور انہوں نے سکون و قرار کی چادر کو کیوں تار تار کر دیا ـــــ حالانکہ وہ جلیل القدر صحابہ کرام تھے ـ رشد و ہدایت کے ستارے تھے اور صبر و حوصلہ کے پیکر تھے اور پوری نسلِ انسانی کے راہنما و پیشوا تھے ـ

تو اس سوال کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ محبت کرنے والا ایک انسان کسی معمولی سے محبوب کی جدائی میں تڑپنے لگ جاتا ہے، تو ان کے محبوب تو صرف ان کے ہی محبوب نہیں تھے بلکہ محبوبِ خدا تھے ـــــ اور حسن و جمال میں بھی قدرت کا حسین شاہکار بھی تھے ـــ اور باعثِ تخلیقِ کائنات بھی تھے تو پھر ایسے محبوب کا ہمیشہ کے لیے جدا ہو جانا صحابہ کرام کے لئے ناقابلِ برداشت صدمہ نہ ہوتا ـــــ تو اور کیا ہوتا؟ ـــــــ

Marfat.com

اور دوسری بات یہ تھی کہ صحابۂ کرام جانتے تھے کہ اب قیامت تک محبوب کا نورانی چہرہ نظر نہیں آئے گا ــــــ حشر تک والضحیٰ کا حسین مکھڑا دکھائی نہیں دے گا۔ طٰہٰ کا تاج نگاہوں سے اوجھل ہو جائیگا اور حٰم ویٰسین کے خوبصورت دائرے رخِ انور پر اب چھپ جائیں گے ــــــ

تو حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ تو حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔ جمالِ محمدؐ کے دیوانے تھے اور محبوبِ خدا کی محبت میں سرفراز ہو کر فنافی الرسولؐ ہو چکے تھے پھر وہ ہجر و فراق کے روح فرسا صدمہ کو کیسے برداشت کر سکتے تھے ــــــ

آذان کہی محبوب نظر نہ آیا اور انگلی سے اشارہ کا شوق ۔ شمعِ حسنِ ازلی کا پروانہ نہ بن سکا اور رسول پاکؐ کی محبت کی پینگ کا ہلارا پورا نہ ہو سکا تو شہرِ محبوب کے در و دیوار کو غمگین اور اداس اور اشکبار آنکھوں سے تر کرتے ہوئے اور بے قرار نگاہوں سے سلام کرتے ہوئے اور درود و سلام کا وظیفہ پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل گئے ۔

انسان العیون یعنی سیرت حلبیہ۔ علی بن برھان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ جزو ۲ صفحہ ۳۱۸ میں اس دردناک اور پُرسوز واقعہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں :۔

وَلَمَّا مَاتَ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ بِلَالُ الْاَذَانَ وَلَحِقَ بِالشَّامِ ــــــ کہ

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پاک ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آذان دینی ترک کر دی اور پھر شہرِ محبوب یعنی مدینہ منورہ کی پُربہار اور کیف و سُرور میں ڈوبی ہوئی فضاؤں کو چھوڑ کر شام کے اداس اور غمگین جنگلوں میں چلے گئے اور پھر محبوب کی عنبریں زلفوں کا قیدی آنکھیں بند رکھتا کہ شاید حسنِ یار کی جھلک اسی انداز میں دکھائی دے دے ۔

خمکث زمانا ۔ یعنی ایک زمانہ تک شام کے صحراؤں میں اپنے آقا و مولا صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہجر و فراق میں تڑپتے — رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں آنسو بہاتے اور محبوب کے حسن و جمال کے نظارا کی امید میں گزار دیئے —

یعنی چھ ماہ —

صوفی عظمت شاعر نے حضرت بلالؓ کی بے قراری و بے چینی کو پنجابی زبان میں اس طرح لکھا ہے —

ع — کہ پلک نہ چین آوندا سی اوہنوں سرکار دے باہجھوں
ایہہ زندگی موت جاپے یار دے دیدار دے باہجھوں

فَرَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لَہٗ مَا جَفْوَتُنَا یَا بِلَالُؓ —

بس پھر ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز مشفق و شفیق آقا نے فرمایا: —

کہ — اے بلالؓ!

ہمارے ساتھ اتنی بے وفائی کیوں؟

ع — کیہا سرکار نے لگیاں پریتاں توڑ آیاں اے
توں میرے بعد کیوں میرا مدینہ چھوڑ آیاں اے

اور اے میرے عاشقِ صادق بلالؓ میری مسجدِ نبوی کے خوش الحان مؤذن بلال اور اے مسلمانوں کے سردار بلال تیری آذان تو میں اپنے مزارِ گنبدِ خضرا پاک میں بھی سنتا رہتا ہوں!

اور اب ہمارے جوارِ رحمت سے نکل کر شام کے اُداس و غمگین جنگلوں میں تڑپتے پھرتے ہو! —

واپس آجاؤ!

Marfat.com

نیند سے بیدار ہوئے اور خواب سے اُٹھے تو جدائی کے اداس بادل چھٹ چکے تھے اور ہجر و فراق کے غمگین اندھیرے مٹ چکے تھے۔

چہرہ پر رونق تھی اور لبوں پہ تبسم تھا۔ آنکھوں میں مستی تھی اور دل و جگر سے فرقت و جدائی کی آگ ٹھنڈی ہو چکی تھی!

بس پھر کیا تھا۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کی تعمیل کیلئے شام کی شامِ سیاہ سے نکل کر مدینہ کی صبحِ خنداں کی طرف روانہ ہو گئے ——

زمین کی طنابیں کھینچ لی گئیں۔ راستہ سمیٹ لیا گیا اور منزل قریب سے قریب تر کر دی گئی ——

شہرِ محبوبؐ میں پہنچے تو سرزمینِ مدینہ کو بوسہ دیا۔ خاکِ طیبّ آنکھوں پہ ملی اور سرِ نیاز سلامی کے لئے جھکا دیا۔ مدینہ منوّرہ میں پردۂ غیب سے اعلان ہونے لگا۔ مسلمانوں اٹھو —— مسجدِ نبویؐ کا مؤذّن اور اللہ کے محبوبؐ کا محبوب بلالؓ آگیا۔ اُٹھو اور اس کا استقبال کرو ——

وہ دیکھو تربتِ رسُولِ اکرم حرکت میں آگئی ہے محمدؐ اپنے مؤذّن اور سچے عاشق کے انتظار میں اپنا دامنِ رحمت کھولے قبرِ انور سے دیکھ رہے ہیں ——!

غرضیکہ —— حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ چھ ماہ کی غیر حاضری کے بعد جب واپس مدینہ آئے تو لوگوں کے دلوں میں خوشی و مسرّت کی لہر دوڑ گئی —— عید کے چاند جیسی خوشی ہوئی اور پورا مدینہ بلالؓ کو دیکھنے کے لئے اُمڈ آیا ——

محبوبِ پاکؐ کی قبر شریف کیجانب قدم بڑھاتے تو رک جاتے۔ پھر قدم اٹھاتے تو ٹھہر جاتے۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی کہ جس محبوبؐ کے رُخِ انور کا دیدار میری زندگی کا سرمایہ تھا اور جس کے حسن و جمال کا نظارا میرے دل و جان کی دولت تھی اور جس محبوبؐ کی جبینِ تصویر

Marfat.com

میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھی آج اس محبوب کو ظاہری طور پر دیکھنے کی بجائے اسکی قبر مبارک کی خاک پاک اپنے لئے بوسہ گاہ کیسے بناؤں ـــــــ

وَاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجعل یبکی ۔

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے تو رو رو کر دریا بہا دیئے !۔ مدینہ منورہ کے اپنے رسول کی جدائی کے غم میں تڑپنے والے مسلمانوں نے حضرت بلالؓ سے آذان دینے کا مطالبہ کر دیا ۔

ع۔ لگے رل کے کہن سارے کہ اکو عرض ہے ساڈی
سنا دے بانگ اگے وانگ بس ایہو غرض ہے ساڈی

تو حضرت بلالؓ نے جواب دیا ـــ

ع۔ بلالؓ آکھے کرو مجبور نہ قربان جاواں میں
اگے محبوبؐ ہے نئیں بانگ آج کسنوں سناواں میں

لوگوں نے بہت ہی اصرار کیا مگر بلالؓ نہ مانے ۔ آخر کار اہل مدینہ نے اور اہل ایمان نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس گئے اور عرض کی کہ ہمارے کہنے پر تو حضرت بلالؓ اذان نہیں کہتے ، اگر آپ انہیں حکم دیں گے، تو وہ آپ کے حکم کو رد نہیں کریں گے ، اس لئے کہ بلالؓ جانتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی ہر خواہش کو پورا کیا کرتے تھے ۔

وَاقبل الحسنؓ والحسینؓ یقبلھما ویضمھما ـــــ

اور پھر دونوں شہزادے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نظر ۔ علیؓ کے لخت جگر فاطمہؓ کی جان راحت حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام بلال حبشیؓ کے پاس گئے ۔ بلالؓ تعظیم کے لیئے کھڑے ہو گئے ۔ آداب بجا لائے اور قدموں کو بوسہ دیا ۔ پیشانیوں کو چوما اور سینہ لگا لیا ـــــــ

شہزادوں نے آذان کے لئے حکم دیا —

فلما صعد لیوذن اجتمع اهل المدنیة رجالهم ونساؤهم —

توجب حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادوں کی یہ خواہش پوری کرنے اور ان کے حکم کی تکمیل کرنے کے لئے آذان دینے والے منبرِ پاک پر کھڑے ہوئے تو شہر مدینہ منوّرہ کے تمام مرد و خواتین بچّے اور بوڑھے حرم کعبہ میں ہو گئے اور سیّد افتخار الحسن تو کہتا ہے کہ فرشتوں نے بھی بلالؓ کی آذان سے لطف اندوز ہونے کے لئے اپنے کان مدینہ کی طرف لگا لیے ہوں گے اور جنّت کی حوروں نے بھی بارگاہ ربّ العزّت میں سجدہ ریز ہونے کے لئے حضرت بلال کی آذان کی آواز سُننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو کر انتہائی شوق میں انتظار کیا ہوگا —

فَلَمَّا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ صَاحُوْ وبَکَرا —

مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگے ——

اور جوں جوں بلالؓ آذان دیتے جاتے تھے توں توں ان کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی اور صبر و سکون کا دامن چھٹتا جا رہا تھا ——

مدارج النبوّت جلد ۲ صـ ۵۸۲ ——

و چوں گفت اشہدان محمدؐ رسول اللہ زلزلہ در شہر افتاد ——

اور جب بلالؓ نے اشہد محمدؐ رسول اللہ کہا تو مدینہ منوّرہ میں زلزلہ آ گیا —

سیرت حلبیہ جز ۲ صـ ۳۰۸ : ——ارتجت المدینة —

کہ سرزمین مدینہ تھرّا اُٹھی ——

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ گویا کہ سرزمین مدینہ بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ پاک کے صدمہ اور حضرت بلال کی جدائی کے غم کا اظہار کرنے کے لئے تھرّا اُٹھی تھی ——

Marfat.com

اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اور محمدؐ کے نام پر اپنی پرانی عادت کے پیش نظر یہ سمجھ کر کہ محمدؐ مسجد نبوی میں آج بھی جلوہ افروز ہیں، شہادت کی انگلی کا اشارہ کیا اور جب بلالؓ کو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے مصلّی پر دکھائی نہ دیئے تو محبت رسولؐ کے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور آذان بھی پوری نہ کر سکے کر بے ہو کر حرم پاک میں گر گئے ——— حضرت حسنؓ و حسینؓ نے آپ کو جھولی میں اٹھالیا۔ اپنے دامن کی ٹھنڈی ہوا حضرت بلالؓ کے بدن مبارک پر بکھیر دی، اور آب زمزم چہرہ پر چھڑک دیا۔ بلالؓ کو ہوش آیا تو ———

وہ ہیں محمدؐ ——— وہ ہیں محمدؐ ——— وہ ہیں محمدؐ کی ایمان افروز صدائیں بلند کرتے ہوئے پھر سرزمین مدینہ سے نکل گئے۔

دمشق پہنچے ! ——— اور وہیں وفات پاگئے۔

مدارج النبوّت ——— جلد ۲ ـ ص ۵۸۴ ——— شیخ عبد الحق دھلوی رحمۃ اللہ علیہ ——— وفات یافت و بدمشق دفن کردہ شد کہ دمشق میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے ———

نزھت المجالس جلد ۱ ص ۱۱ علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ۔

وفات بدِمشق ——— اور وہ یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت دمشق میں ہوئی ———

اوّلُ مَنْ اَذَّنَ فِی السَّمَاءِ جِبْرِیْلُ وَ اَمَّ مِیْکَائِیْلُ عِنْدَ بَیْتِ الْمَعْمُوْرِ۔ کہ آسمانوں پر سب سے پہلی آذان حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہی اور امامت بیت المعمور میں حضرت میکائیل علیہ السّلام نے کرائی ———

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے ـ

اَوَّلُ مَنْ اَذَّنَ فِی السَّلَامِ بِلَالٌ رَضِیَ وَ اَمَّ مُحَمَّدٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

Marfat.com

کہ سب سے پہلے اسلام میں آذان حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہی اور امامت محمد مصطفےٰ ؐ نے مسجد حرام میں کرائی ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ بھی درست ہے ـــ کہ

ع۔ اذان دے گئی حضرت بلالؓ کی ہستی
اور نماز پڑھ گئے کربلا والے

قارئین محترم! ـــــ بات محبّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو رہی تھی جو کئی خوبصورت وادیوں اور کئی پرکیف فضاؤں اور مدینہ منورہ کی حسین گلیوں سے نکل کر حضرت بلال حبشیؓ کی ایمان افروز محبّت کی داستان شام کے صحراؤں تک جا پہنچی اور شہر محبوب سے دور ہوتی ہوئی دمشق کی سرزمین میں ختم ہو گئی ـــــ

جامع صغیر ـــــ جلد ۱ ـــ صـ ۱۴ ـــــ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــــ

اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ ـــــ کہ

اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دیا کرو اور ادب سکھلایا کرو ـــــ

حُبُّ نَبِیِّکُمْ ـ وَحُبُّ اَھْلِ بَیْتِیْ وَقِرَاۃُ الْقُرْاٰنِ ـ

پہلی ـ اپنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کی تعلیم ـ

دوسری ـ میری اہل بیت سے محبّت کی تعلیم اور ـ تیسری قرآن پاک کی تلاوت کی تعلیم ـــــ

مشکوٰات شریف صـ ۳۰ ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــــ

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ـ کہ

جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت

Marfat.com

کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا ـــــــ

درویش لاہوری مرحوم نے محبّت کی خوب ترجمانی کی ہے۔

ع۔ محبّت کی رسمیں نہ ترکی نہ تازی
شہیدِ محبّت نہ کافر نہ غازی

بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۱۱ ـــــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ـــ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ـــــ

کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟

فقال ما اعددت لہا۔

آپ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے ـــــ

فَقَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَہَا مِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ وَّلَاصَوْمٍ وَّلَاصَدَقَۃٍ وَّلٰکِنْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ـــــ

اس نے جواب دیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کی تیاری کے لئے میرے پاس بہت سی نمازیں نہیں ہیں ـــــ بہت سے روزے نہیں ہیں اور بہت سے صدقات نہیں ہیں، البتہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبّت کرتا ہوں ـــــ

تو سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

کہ تو قیامت میں انہی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبّت کرتا ہے۔

مشکوٰت شریف صفحہ ۴۴۸۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۵۷ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ـــــ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ۔

Marfat.com

کہ ایک آدمی نے نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں آپؐ سے محبّت کرتا ہوں۔

فَقَالَ اُنْظُرْ ——

تو نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوش اور اپنے کہنے پر نظرِ ثانی کر کیونکہ محبّت کی منزل بڑی کٹھن اور اس کا راستہ بڑا ہی دشوار ہے۔

اس لئے

فَانْظُرْ مَا تَقُوْلُ ——

کہ جو تو کہتا ہے۔ اس پر غور کر ——

قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ——

پھر اس آدمی نے تین بار یہی کہا کہ میں آپؐ سے محبّت کرتا ہوں!

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ——

اِنْ کُنْتَ صَادِقًا —— اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ الْفَقْرَ - تِجْفَافًا

کہ اگر تو اپنے قول میں سچّا ہے اور میری محبّت میں پکّا ہے —— تو پھر اپنے آپ کو فقر کے لیئے تیار کر ——

تِجْفَافًا —— اس اسلحہ کو کہتے ہیں جو جنگ کے موقع پر گھوڑے پر رکھا جاتا ہے تاکہ دشمن کے وار سے محفوظ رہ سکے!

مطلب یہ کہ —— محبّت کی راہ میں ہر مشکل اور ہر دُکھ اور ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے —— اور ہر بلا و آفت کو بڑے ہی صبر و تحمل سے نظر انداز کرکے محبّت کی حقیقی منزل کو پالینا چاہیئے!

حضرات محترم! —— محبّتِ رسولؐ صرف انسانوں اور پھر مسلمانوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ کائنات کی ہر شئے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت

میں گرفتار ہے — پہاڑوں کی بلندی — دریاؤں کی روانی — گلشن کی بہاروں اور جنت کی فضاؤں میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشنی موجود ہے اور اگر کسی وقت بھی اس کائنات سے محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس رشتہ ٹوٹ جائے تو اسی کا نام قیامت ہوگا، جیساکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—
بخاری شریف جلد ۲ ص ۵۸۵ — مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:—

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ —

کہ نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا — یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور کائنات کی ہر شئے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی چاشنی ہونی ایک قدرتی امر ہے۔ اسلیئے کہ جب اللہ کریم نے ساری کائنات بنائی ہے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیخاطر ہے اور پھر جب کائنات کی ہر شئے جانتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہر چیز میں آپؐ کی محبت کی شمع کی روشنی کا پیدا ہونا قدرت کی ایک ادنیٰ سی کرشمہ سازی ہے

## دُنیا کی ہر شئے کی حضورؐ سے محبت

اور جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رب العالمین ہیں تو یہ بھی ضروری ہے کہ عالمین کی ہر شئے میں رب العالمین کے محبوب کی محبت کا نشہ بھی موجود ہو —

اور اگر ایسا نہ ہوتا تو شجر و حجر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ نہ پکارتے

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے اور ایمان افروز مضمون کے آخر میں

Marfat.com

اس کتاب کے مصنّف صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ جب کسی مردِ مومن کے دل میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہو جاتی ہے تو پھر اس کے دل سے نہ صرف کسی معصیّت کا خیال کا دروازہ بند ہو جاتا ہے بلکہ حسد و بغض کا اندھیرا حرص و ہوا کی ظلمت — کذب و افتراء کی تاریکی اور عیاشی و فحاشی کی سیاہی بھی دُھل جاتی ہے اور پھر وہ مردِ مومن ہر لغزش سے پاک — ہر معصیّت سے صاف اور ہر قسم کی ضلالت و گمراہی کے عیب سے بری ہو کر بارگاہ ربّ العزت میں مقبول ہو جاتا ہے اور اس کے دفترِ عمل میں اس کا نام درویشی و فقر کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

اور پھر وہ مردِ مومن اقبال کا مردِ مومن بنکر دنیا پر چھا جاتا ہے۔

کہ — ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہّاری و غفّاری و قدّوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اور یہ چار عناصر صفاتِ خداوندی ہیں — گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کی معرفت اور رسولؐ خدا کی اُلفت کے وسیلہ سے مردِ مومن نہ صرف فقر و درویشی کے لباس میں اور ولی کامل کے لبادہ میں حریم قدس تک رسائی کر لیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بھی بن جاتا ہے۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبّت و الفت کو اپنے دین و ایمان کا سبب سمجھنے والے مسلمان پھر گستاخِ رسولؐ کو واجب القتل نہ سمجھیں تو اور کیا سمجھیں ————

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# وارداتِ عشق

حضراتِ محترم ——— صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی اور بھی تفصیل کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ جب کوئی انسان یا اور کوئی مردِ مومن آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وادی کے آخری کنارے پر پہنچتا ہے تو پھر عشق کے میدان میں قدم رکھتا ہے اور پھر اس مردِ مومن پر وارداتِ عشق کا غلبہ ہوتا جاتا ہے اور پھر وہ اسرارِ الٰہیہ کا رازدان بن جاتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ محبّت عام ہے اور عشق خاص ———

محبّت ہزاروں سے ہو سکتی ہے مگر عشق صرف دو کے درمیان ———

اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ محبّت کی دلکش اور عشق کی واردات کی ابتداء فطرتِ خداوندی سے شروع ہوئی ہے! ———

چنانچہ ایک مشہور حدیثِ قدسی ہے ———

کُنْتُ کَنْزاً مُخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس مجھ میں محبّت پیدا ہوئی اور میں نے چاہا کہ میں اس محبّت کے ذریعہ پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور پھر ہر مخلوق میں محبّت کے گرانقدر جذبات اور اُلفت کا بھرپور خزانہ سے مالا مال کر دیا ———

انفاسِ رحیمیہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک کو

Marfat.com

پیدا کر کے فرمایا: ــــــــــ

اَنْتَ عِشْقِیْ وَاَنَا عِشْقُكَ۔

کہ اے میرے حُسنِ ازلی کے مظہر اور میری قدرت کے حسین شاہکار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ میرے عشق ہیں اور میں آپ کا عشق ہوں ــــــــــ

تو ان دو مستند روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کریم نے اس کائنات کی بنیاد اور مخلوقات کی تخلیق محبّت و عشق پر ہی رکھی ہے ــــــــــ

اور پھر آجتک نہ کسی سے محبّت کے دلکش لفظ کی تشریح ہو سکی ہے اور نہ ہی عشق مقدس واردات کی تفسیر ہو سکی ہے مگر پھر بھی محبّت کے راستہ پر چلنے والے مسافروں اور عشق کے میدان میں قدم رکھنے والے راہیوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق ان دونوں پاکیزہ الفاظ کے معانی و مطالب بیان کر کے نسلِ انسانی کو اخوّت کا درس دیا ہے! اور محبّت و عشق کا پیغام اور ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں عشق کا ظہور ہے اور اگر کسی وقت کائنات سے عشق کا تعلق ٹوٹ جائے تو دونوں جہاں پر قیامت کا زلزلہ طاری ہو جائے۔

مثلاً مولینا جلال الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ــــــــــ

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیبِ جملہ ہائے ما

کہ عشق تو خوش رہے۔ تو شاد رہے اور تو زندہ و تابندہ رہے اسلیئے کہ تو ہی ہماری بیماریوں کا علاج ہے۔ ہماری مشکلات کا حل ہے۔ ہمارے دکھوں کا مداوا ہے اور ہمارے مصائب کو مٹانے والا ہے ــــ

ہماری وہ بیماری اقتصادی ہو یا معاشی۔ ہماری وہ مشکل سیاسی بحران کی صورت میں ہو یا ہمارے وہ دکھ جو عیّاشی و فحاشی کے لباس میں ظاہر ہوں یا ہمارے وہ مصائب جو

Marfat.com

جو مسلمانوں کی آپس میں عداوت ـــــ اہل ایمان کی آپس میں نفرت ـــ پاکستان کے مسلمانوں کا آپس میں خون خرابہ اور قتل و غارت کے بھیانک مظاہرہ کرنے میں ہو ـــــ

درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم اسی لئے کہتا ہے ـــــ کہ

ع ـــ محبّت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج دِل پریشاں سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

کہ یہ عداوت و نفرت کا مظاہرہ ـــ یہ قتل و غارت کی وارداتیں ـــ یہ خون خرابہ کا طوفان ، یہ لسانی جھگڑا ـــ یہ صوبائی تعصّب اور یہ پنجابی ـ بلوچی ـ سندھی اور پٹھان کی لعنت اور یہ مقامی و مہاجر کی جنگ ـــــ اقبال مرحوم کے نزدیک ان تمام بیماریوں کا سبب ـــــ یہ ہے ـــــ کہ

محبّت کا جنوں باقی نہیں ہے

اور ان تمام فسادات کا باعث ـــــــــ یہ ہے کہ ،

جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

## جذبِ اندروں ـ

یعنی ہم مسلمانوں اور پاکستانی مسلمان عشق کے گرانقدر اور سچے موتیوں کی خوبصورت مالا توڑ بیٹھے ہیں اور محبّت کا قیمتی خزانہ ہم لُٹا چکے ہیں ـ گویا کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کی معرفت اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے مردِ مومن نہ صرف فقر و درویشی کے مقدس لباس میں اور ولیِ کامل کے خوبصورت لبادہ میں حریم قدس تک رسائی حاصل کرلیتا ہے ، بلکہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا بھی مظہر بن جاتا ہے ـ

مثلاً ـــــ قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

Marfat.com

اور قرآن پاک میں ہے ——

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ —— وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ

اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ تَرٰاھُمْ

رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل اور رحم دل ہیں ——

اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کو دیکھے گا کہ رکوع اور سجدہ کرتے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں ——

اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ —— قہّاری

رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ —— غفّاری

رُکَّعًا سُجَّدًا —— قدّوسی

فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ رِضْوَانًا —— جبروتی

اور اقبال مرحوم اس آیت پاک کی تفسیر اس شعر میں بھی کرتا ہے۔

ہو صحبتِ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

اور —— رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اور یہ بھی یاد رہے کہ ساری کائنات کے ذرہ ذرہ میں عشق کا ظہور ماننے والوں میں اسلام کے ممتاز اولیائے کرام۔ صوفیائے عظام۔ جلیل القدر علمائے ذالاحترام اور محدثین و مفسرین ذالاحتشام شامل ہیں ——

اور پھر اس مقدس جماعت کے دو اعلیٰ ممبران نے تو اس پوشیدہ حقیقت سے اپنی روحانی ایمانی —— الہامی اور غیر فانی شاعری کے ذریعہ پردہ اٹھا کر انسانیت کو بیدار کر دیا ہے ——

Marfat.com

اور ان دونوں نے ہر شے کی حقیقت کی تشریح عشق سے کی ہے اور عشق ہی کو مردِ مومن کا خزانہ اور انسانِ کامل کا سرمایۂ حیات قرار دیا ہے ۔۔۔

چنانچہ ۔۔۔ عارفِ رومی پھر کہتا ہے :۔۔۔

ہر کرا جامہ زعشقِ چاک شد
او ز حرص و عیب کلی پاک شد

کہ۔ جو مسلمان بھی عشق کی قینچی سے اپنے دامن کو تار تار کر دیتا ہے اور عشق کی آگ سے اپنے لباس کو جلا دیتا ہے تو پھر وہ دنیا کے حرص و طمع کے جال کو توڑ کر اور ہر قسم کے عیب اور ہر طرح کے گناہ سے کلی طور پر پاک ہو کر بارگاہِ ربّ العزّت میں مقبول و محترم بن جاتا ہے ۔۔۔

پھر آگے فرماتے ہیں :۔۔۔

عشق زاوصافِ خدائے بے نیاز
عاشقی بر غیر او باشد مجاز

کہ عشق کی دلکش و رُوح پرور واردات خدائے دو عالم کی صفاتِ حمیدہ کی تفسیر ہوتی ہیں اور اس ذاتِ باری تعالیٰ کے علاوہ جو بھی عشق کی داستان ہو گی وہ مجازی ہو گی ۔۔۔

مطلب یہ کہ حقیقی عشق کی واردات وہ ہوتی ہیں جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو یا نبئ پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔۔۔

مولانا جلال الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی عشق کی واردات کی تفسیر کے بعد اب درویشِ لاہوری اقبالؔ مرحوم کی تشریح بھی سُنیئے۔

مومن از عشق است و عشق از مومن است
عشق را ناممکن ما ممکن است

Marfat.com

کہ مومن کا دوسرا نام عشق ہے اور عشق کا دوسرا نام مومن ہے ـــــ اور عشق ہی ایک ایسا جذبہ و ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہر ناممکن چیز احاطۂ امکان میں آجاتی ہے ـــــ

عشق باناں جویں خیبر کشاد
عشق در اندام ماہ چاکے نہاد

کہ جو کی روٹی کھا کر خیبر کے قلعہ کو توڑنے والا بھی عشق تھا ـــــ اور آسمان پر چاند کو ٹکڑے کرنے والا بھی عشق تھا ـــــ

یعنی مولا علیؓ ـــــ اور آقا نبی علیہ السلام

اور ـــــ بالِ جبریل میں کہتا ہے!

کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق
کبھی سوز و سرور و انجمن عشق!

کبھی سرمایۂ محراب و منبر
کبھی مولا علیؓ خیبر شکن عشق

کہ حضرت علی علیہ السلام عشق کی لذّت سے آشنا ہو کر اور اپنے دل پر عشق کی واردات کو سمیٹ کر کبھی تو مصلیٰ رسولؐ پر امامت کراتے نظر آتے ہیں اور کبھی منبر مصطفےٰؐ پر وعظ و خطبہ دیتے دکھائی دیتے ہیں اور پھر کبھی عشق کی قوت سے خیبر کے قلعہ کو توڑتے ہوئے نگاہوں میں آتے ہیں ـــــ

حضراتِ گرامی! ـــــ یاد رہے کہ خیبر کی خوفناک جنگ میں عرب کے مشہور پہلوان اور معروف شمشیر زن "مرحب" کے مقابلہ میں جب حضرت علیؓ کی ڈھال ٹوٹ گئی تو انہوں نے خیبر کے قلعہ کے دروازہ کو اکھاڑ کر ہاتھوں میں اٹھا لیا ـ

موضوعاتِ کبیر ـ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ صد ۳۶ ـ دحمل علیؓ باب خیبر ـ

Marfat.com

کہ حضرت علی علیہ السلام نے جنگ خیبر میں لڑتے ہوئے قلعہ خیبر کے دروازہ کو اٹھالیا۔
فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ بَعْدَهُ سِتُّوْنَ رَجُلاً فَاجْتَهَدُ وَهُمْ أَنْ أَعَادَ الْبَابَ۔
اور بعد میں ساٹھ آدمیوں نے درِ خیبر کو اٹھا کر واپس اپنی جگہ پر لانے کی کوشش کی مگر اسے نہ اٹھا سکے ۔۔۔۔۔

لیکن علی نے اتنے بڑے وزنی دروازہ کو اٹھالیا تھا، اسلئے کہ ان میں عشق کی قوت و طاقت تھی ۔۔۔ اور ہوتی بھی کیوں نہ ۔۔۔

جبکہ ۔۔۔۔۔ وہ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوت پروردگار
لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار ۔۔۔۔ ہیں۔

اور یہ لقب حضرت علیؓ کو اُحد کے حق و باطل کے تصادم اور اسلام و کفر کے معرکہ میں جنت کے دربان کی طرف عطا ہوا تھا۔ [1]

اور پھر اقبال ہی اپنی مشہور نظم "شکوہ" میں اپنے خدا سے کہتا ہے۔
کہ ۔۔۔ تو ہی کہہ دے کہ اکھاڑا درِ خیبر کس نے ؟ یہاں بھی مولا علیؓ کی طرف اشارہ ہے ۔۔۔۔۔

اور ۔۔۔۔ آج بھی اسلام کے بہادر لشکر اور پاکستان کی جانثار فوج کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر ہے جو حیدرِ کرار یعنی حضرت علیؓ کی خدائی طاقت کی نسبت سے رکھا گیا ہے ۔۔۔۔۔

آ بتاؤں تجھے نادان میں شانِ حیدرؓ
اس جہان سے اونچا ہے جہانِ حیدرؓ

---

[1] :۔ مدارج النبوّت۔

آج بھی جنگ میں اعزازِ کمالِ جرأت
مردِ میدان کو ملتا ہے نشانِ حیدر

اور پھر مردِ درویش بالِ جبریل میں عشق کی واردات کی یوں تفسیر کرتے ہیں —

کہ — جمالِ عشق و مستی نے نوازی
جلالِ عشق و مستی بے نیازی
کمالِ عشق و مستی ظرفِ حیدر
زوالِ عشق و مستی حرفِ رازی

اور یہی اقبال مرحوم عشق کی قلبی واردات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بالِ جبریل میں یوں کہتا ہے — فرشتے بارگاہِ خداوندی میں نغمہ سرا ہوتے ہیں —

کہ — عقل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی
نقش گرِ ازل ترا نقش ہے ناتمام ابھی

کہ — ابھی تک انسان کی عقل بے لگام ہے، جدھر کو چاہتی ہے مڑ جاتی ہے اور اسی بے لگامی کے باعث ابھی تک عقلِ انسانی اپنا کوئی راستہ متعیّن نہیں کر سکی۔ اور اے ربِّ دو جہاں تو نے جو ابتدائے آفرینش سے روزِ اوّل میں جو عشق کا نقش تیار کر کے کائنات کی بنیاد رکھی تھی تیرا وہ نقش بھی ابھی نامکمل و ناپائیدار ہے —

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے — اسلیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عشق کا اولین نقش تمام و پائیدار و مکمل ہو کر اگر مسلمانوں کے دلوں میں نقش ہو جاتا اور ازل سے لکھا ہُوا محبّت کے لفظ کا جذبہ و نشان اگر انسانوں کے سینوں میں پیدا ہو جاتا تو آج انسانیّت و بربریّت آپس میں دست و گریباں نہ ہوتیں لوگوں میں نفرت و عداوت کے بیج نہ بوئے جاتے — مسلمان آپسمیں قتل و غارت کا تباہ کُن کھیل نہ کھیلتے اور پاکستانی عوام سندھی — بلوچی — پنجابی اور پٹھان ہونے کے خون

Marfat.com

خرابے کے خوفناک راستہ پر نہ چلتے —— اور

جوہرِ زندگی ہے عشق اور جوہرِ عشق ہے خودی
آہ! کہ ہے یہ تیغ تیز پردگیٔ نیام ابھی

کہ مومن کی زندگی کا وقار عشق ہے۔ مردِ مسلمان کی عزت و آبرو عشق ہے اور اس کی سربلندی کا راز عشق ہے اور جوہرِ عشق خودی یعنی ایمان ہے ——

مطلب یہ کہ ایمان عشق ہے اور عشق ایمان ہے۔

مگر افسوس کہ یہ تیز دھار والی شمشیرِ براں ابھی تک میان کے پردہ میں چھپی ہوئی ہے!
سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اقبال مرحوم کا یہ الہامی شعر حقیقت پر مبنی ہے کہ اسی عشق کی تیغِ براں نے تو نفرت و عداوت کی جڑیں کاٹنی تھیں —— صوبائی تعصب و لسانی جھگڑے کا خاتمہ کرنا تھا اور سندھی۔ بلوچی۔ پنجابی اور پٹھان ہونے کا پرچار کرنے والوں اور ایسے ملک دشمن عناصر کے تخریبی نعروں کا قلع قمع کر کے محبت و پیار کے گلشن کو سنوارنا اور آراستہ کرنا تھا۔

اور اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر عشق کا نقشِ اوّل بھی ناکام ہے اور عشق کا جوہر بھی نامکمل ہے اور انسان کی زندگی جو عشق و محبّت سے رقم ہوتی ہے وہ بھی ابھی تک بے آبرو۔ بے وقار اور بے مقصد ہے ——

عشق کی واردات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے پھر ہندی مسلمانوں کو فرنگیوں کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی کی پُرکیف فضاؤں شہباز و شاہین کی طرح پرواز کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں —— کہ

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ سحر گاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

کہ غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے نعرہ بازی۔ ہلڑبازی۔ جلسوں اور

جلوسوں اور تحریک چلانے کے ساتھ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی واردات اپنے دل و جان پر وارد کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے —
اور عشق کی یہ کیفیت دُنیا کے کھیل تماشوں میں مشغول ہو جانے جہانِ فانی کے لہو و لعب کے جال میں پھنس جانے اور عیاشی و فحاشی کی لعنت میں گرفتار ہو جانے سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس دولت کو حاصل کرنے کے لئے — آدابِ صبحگاہی - آئینِ سحر گاہی اور قرینۂ خود آگاہی بھی چاہیئے - آنسوؤں سے وضو — مصلّٰی کی زینت نوافل کی عبادت اور تسبیح کے دانوں کا شمار صبح کی آذان سے پہلے ہو جائے تو پھر انہیں غلاموں پر شہنشاہی کے سربستہ راز کُھل جاتے ہیں اور شہنشاہی تخت و تاج خود بخود ان کے قدم چومنے آجاتے ہیں —
اسی نظریہ کو بیان کرتے ہوئے مردِ درویش لاہوری پھر کہتا ہے ——— کہ

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یاد رہے کہ ——— ذوقِ یقین ہی ———

واردات عشق ہے

اور قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
اور دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

بالِ جبریل میں اپنی الہامی شاعری کے نکات کو بیان کرتے ہوئے اور اس حقیقت کے رموز و اسرار کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کائنات کی ہر شے میں عشق کا ظہور ہے اقبال مرحوم پھر کہتا ہے —— کہ

عشق دمِ جبرائیل ——— عشق دلِ مصطفےٰؐ
عشق خُدا کا رسولؐ ——— عشق خُدا کا کلام

عشق کے مضراب سے نغمۂ تارِ حیات
عشق سے نورِ حیات اور عشق ہے نارِ حیات

اور پھر اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "ضربِ کلیم" میں اس نظریہ کی تائید میں کہ دونوں جہان عشق کے مضبوط اور سنہری ستون کے ہی سہارے پر قائم ہیں اور افلاس کائنات ارضی و سماوی کی اصل بنیاد بھی عشق ہے درویش لاہوری مرحوم کہتا ہے —— علم و عشق کا مقابلہ ——

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا کہ علم ہے تخمین و ظن

کہ علم کے نزدیک عشق کی حقیقت کوئی پائیدار چیز نہیں ہے، بلکہ ایک دیوانگی اور پاگل پن اور سودائی کی صورت ہے - مگر عشق کے نزدیک علم محض ظن و گمان کی چار دیواری میں محدود اور غیر یقینی و غیر حقیقی منزل کا راہی ہے —— اس لئے کہ —— عشق کی گرمی سے معرکۂ کائنات

علم مقامِ صفات عشق تماشائے کائنات
عشق سکون و ثبات عشق حیات و ممات

کہ اگر آتش عشق کی گرمی کی تپش عرصۂ وجود میں پیدا نہ ہوتی تو یہ اتنا بڑا کائنات کا معرکہ بھی عالم ظہور میں نہ آتا —— اور

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں

کہ یہ دُنیا کی بادشاہتیں —— یہ جہان میں فقر و درویشی کی کرامتیں اور یہ دینِ اسلام کی برکتیں سب عشق کے نور ہی کی کرشمہ سازیاں ہیں ——
اور یہ دنیا کے بڑے بڑے فرمانروا حکمران اور تخت و تاج کے عظیم مالک و وارث

بھی اسی عشق کے ادنیٰ غلام ہیں ——— اور

عقل عیّار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے

اور ـــ عشق بیچارہ نہ زاھد ہے نہ مُلّا نہ حکیم

اور اقبال مرحوم آخری اور فیصلہ کن بات کرتا ہے کہ ———

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

اور عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

کہ انسانی عقل و دانش کو ٹھکرا کر عشق کی ابدی حقیقت کو بروئے کار لاتے ہوئے بیخوف و خطر اور بغیر سوچے سمجھے کہ اس کا انجام کیا ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آتشِ نمرود کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں کود پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی نبوّت کی عقل و دانش پر بھروسہ کر کے دیدارِ خداوندی کے لیئے منت و سماجت اور گذارش کرتے رہے جو نامنظور ہوئی ———

حالانکہ نبی کی عقل اور رسول کی دانشِ نسلِ انسانی کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہوتا ہے اور ساری نسلِ انسانی میں لاجواب۔ بے مثال اور بے نظیر ہوتی ہے اور جس کے آگے ارسطو جیسے فلسفی بات کھا جاتے ہیں۔ جالینوس جیسے حکماء گھٹنے ٹیک لیتے ہیں اور سکندر جیسے شہنشاہ اپنی بازی ہار بیٹھتے ہیں ———

عقل سوال کرتی رہی

رَبِّ اَرِنِیٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ

جواب آتا رہا

لَنْ تَرَانِیْ

مگر ـــ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے عشق کے دامن کو پکڑ کر بیخوف و خطر نمرود کی آگ کی جنت میں چھلانگ لگا کر حُسنِ ازل کا نظارہ بھی کر اور دیدارِ خداوندی سے

Marfat.com

ہمکنار بھی ہو گئے ۔۔۔۔۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی قرآن و حدیث کے اس ایمان افروز واقعہ کی تفسیر کچھ یوں بیان کرتا ہے ۔۔۔۔ کہ

اللہ تعالٰے نے جب ابراھیم علیہ السلام کو اپنا خلیل اللہ منتخب کرلیا اور ساری نسلِ انسانی کا امام بھی بنا دیا تو ایوانِ قضاء و قدر سے ایک آواز آئی ۔۔۔ !

پیارے خلیل !

عشق پکّا کہ کچا ۔۔۔

پھر صدائے غیب آئی ۔۔۔۔

خلیل ۔۔۔۔۔ سوچ لو !

عرض کی ۔۔۔۔۔ سوچ لیا

عشق ۔۔۔۔۔ پکّا کہ کچّا ۔

یا اللہ ۔۔۔۔۔ پکّا

حسن ازل پکار اُٹھا !

اگر پکّا ہے تو نمرود کی آگ میں کود پڑو ۔۔۔

خلیل علیہ السلام نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نہ سوچا نہ سمجھا ۔۔۔۔

اور نہ یہ پوچھا ۔۔۔۔۔

کیسے ۔۔۔۔۔۔

یا اللہ ! ۔۔۔۔۔ کیوں ؟

اس لئے کہ عشق میں کیوں نہیں ہے !

فرشتوں کو حکم ہوتا ہے !

آدم کو سجدہ کرو ۔۔۔۔

Marfat.com

کسی فرشتہ نے نہ سوچا ـــ نہ سمجھا اور نہ کسی نے یہ عرض کی ـــــــ

کہ ـــ یا اللہ ـــ کیوں ؟

سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ ریز ہو گئے ـــ

اِلَّا اِبلیس ـــــــ

مگر ابلیس اکڑ گیا ـــــ سجدہ سے انکار کر دیا ـــــ

پوچھا کیوں ؟

قدرت نے پہلے تو اپنی محبت و شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنی شانِ رحیمی و کریمی

کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا ـــــــــ کہ

فَاسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

اور جب شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا ـــ اور آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے

کی وجہ پوچھی !

کہ ـــــــ کیوں ؟

تو پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے جاہ و جلال کی نگاہ سے شیطان کی طرف دیکھا ـ اور

اپنے قہر و غضب کی نظر ابلیس کی طرف اٹھائی اور ـــــــــ

فرمایا ـــــ

فَاخْرُجْ ـــــ

میرے دربار سے نکل جا ـــــ

وَعَلَیْکَ لَعْنَتِیْ

اور تجھ پر قیامت تک میری پھٹکار ہے !

اور پھر جب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا خلیل ہونے کا ثبوت

دینے اور نسلِ انسانی کا امام بن جانے کا یقین دلانے کے لئے آتشِ نمرود میں چھلانگ

Marfat.com

لگادی تو پھر خداوند تعالیٰ نے آگ سے فرمایا۔

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ۔

کہ میرے پیارے خلیلؑ پر ٹھنڈی ہو جا ——

اس "حسن و عشق" کی دلکش اور روح پرور داستان کی تفصیل کچھ یوں ہے!

تفسیر کبیر۔ جلد ۶ صہ ۱۱۳ —————— کہ

نمرود جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں مبہوت اور پریشان ہو گیا اور اسکی عقل جواب دے گئی اور جھوٹی خدائی کی باطل پرستی جب مات کھا گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق و صداقت کا سورج جب پوری آب و تاب سے چمکنے لگا اور ایک نااہل ناسمجھ — بے عقل — ناسمجھ اور جھوٹا خدا جب اللہ کے خلیلؑ کے معقول سوالوں کا معقول جواب نہ دے سکا تو اپنی حماقت و جاہلیت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مکار و عیار درباریوں کو ساتھ ملا کر اپنی بادشاہت اور جھوٹی خدائی کو بچانے کی خاطر حکم دے دیا۔

حَرِّقُوْهُ —— وَانْصُرُوْا —— اٰلِهَتَكُمْ

کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دو،

اور —— اپنے خداؤں کی مدد کرو،

اور — پھر، اللہ کے خلیلؑ کو جلانے سے پہلے،

حَبَسُوْهُ فِیْ بَیْتٍ ۔

ایک مکان میں بند کر دیا ——

اور پھر چالیس ہزار آدمی چالیس دن تک لکڑیاں جمع کرنے لگے۔

یہانتک کہ ——

اِنَّ الْمَرْاَةَ لَوْ مَرِضَتْ قَالَتْ اِنْ عَافَانِیَ اللّٰهُ لَاَجْمَعَنَّ حَطَبًا لِاِبْرَاهِیْمَ —— کہ ہر عورت جو بیمار ہوتی تھی یہ کہتی تھی کہ اگر اللہ

مجھے بیماری سے نجات دے گا تو میں بھی ابراہیم (علیہ السلام) کو جلانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کروں گا ——

وَ نَقَلُوا لَهُ الْحَطَبَ عَلَى الدَّوَابِ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً ——

اور پھر وہ چالیس دن تک جانوروں پر لکڑیاں جمع کرتے رہے۔

اور پھر جب آگ بھڑک اٹھی اور شعلے بلند ہونے لگے کہ اگر پرندے بلندی پر بھی پرواز کرتے تو جل جاتے ——

فَصَاحَتِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ رَبَّنَا لَيْسَ فِي الْاَرْضِ يَعْبُدُكَ غَيْرَ اِبْرَاهِيْمَ۔

کہ اے ربّ تعالےٰ زمین پر سوائے ابراہیم علیہ السلام کے تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

ارشاد ہوا —— مَا تُرِيْدُوْنَ —— مَا شِئْتُمْ ——

کہ تمہارا ارادہ کیا ہے ا۔ اور تم کیا چاہتے ہو؟

عرض کی —— فَائْذَنْ لَنَا فِيْ نُصْرَتِهِ۔

کہ اے ربّ کریم ورحیم ہمیں اجازت دے —— تاکہ ہم ابراہیم علیہ السلام کی مدد کر سکیں! ——

فرمایا —— تمہیں اجازت ہے!

جاؤ۔ اگر میرا خلیل مانتا ہے تو ضرور اس کی مدد کرو ——

پھر —— اَتَاهُ خَازِنُ الرِّيَاحِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ طَيَّرْتُ النَّارَ فِي الْهَوَاءِ۔

ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا ——

اور عرض کی —— کہ

اے اللہ کے خلیلؑ اگر آپ چاہیں تو میں اس آتش نمرود کو ہوا میں بکھیر دوں!

تو شمعِ حسنِ حقیقی کے پروانے اور عشقِ خداوندی کے متوالے حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

نے جواب دیا

لَاحَاجَةَ لِیْ اِلَیْکُم

کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے!

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ــــــ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ــــــ

لَکَ الْحَمْدُ ــــــ لَکَ الْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ!

فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ ــــــ وَقَالَ یَا اِبْرَاھِیْمُ ھَلْ لَکَ حَاجَۃٌ ــ

پھر حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا ــــــ

اے ابراہیم (علیہ السلام) کوئی حاجت ہو تو فرماؤ ــــــ

جواب دیا ــــــ نہیں ــــ تجھ سے کوئی حاجت نہیں ہے ــــ

نزہت المجالس ــــ جلد ۲ ص ۲۴۵ علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ

انیس الجلیس کے حوالہ سے ــــــ

کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں

اُقَلِّبُ السَّمٰوٰتِ فِیْ لَحْظَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ــــــ

کہ میں پر مار کر ایک آنِ واحد میں آسمانوں کو الٹ پلٹ کر دوں؟

تو باری تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ــــــ

نہیں ــــــ اِبْرَاھِیْمُ اَقْوٰی مِنْکَ

کہ ابراہیمؑ تجھ سے زیادہ طاقت ور ہے!

اور ادھر خلیل اللہ علیہ السلام آتشِ نمرود میں کودنے کے لئے منجنیق پر تیار کھڑے تھے اور عشق اپنی جولانیوں کا بھرپور مظاہرہ کرنے والا تھا ــــــ

فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ اِلَیْہِ وَقَالَ اَلَکَ حَاجَۃٌ؟ ــــــ

Marfat.com

قَالَ نَعَمْ ـــ

کہ پھر عقلِ کل یعنی حضرت جبریل علیہ السلام مجسمۂ عشق کے پاس آئے ـــ اور عرض کی ـــ

کوئی حاجت ہے تو بتاؤ ـــ

جواب دیا ـــ

اَنْ تَکُوْنَ مَعِیَ فِی النَّارِ !

کہ آؤ ـــ ہم دونوں آگ میں چھلانگ لگائیں ـــ

فَقَالَ جِبْرِیْلُ لَا اَقْدِرُ عَلٰی ذٰالِكَ

پس جبریلؑ نے کہا ـــ

کہ میں ایسا نہیں کر سکتا ـــ میں اس پر قدرت نہیں رکھتا اور میں نمرود کی آگ میں چھلانگ نہیں لگا سکتا ـــ

فَرَجَعَ جِبْرِیْلُ عَنْ دَعْوٰہُ ـ

پھر جبریل علیہ السلام نے اپنے دعویٰ طاقت و قوّت سے رجوع کر لیا ـ

فَقَالَتِ النَّارُ اَعْمَلُ بِالطَّبْعِ اَوْ بِالشَّرْعِ ـ

پھر آگ نے عرض کی یا اللہ اپنے مزاج کے مطابق کام کروں یا تیرے حکم کے مطابق

یعنی میرا مزاج تو جلا دینا ہے مگر تیرے پیارے خلیل اور تیرے بغیر فانی حسن و جمال میں غرق ہونے والے عاشقِ صادق کے لئے تیرے حکم کی تعمیل کروں گی ـــ

تو حکم ہوا ـــ

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ـ

کہ ـــ اے آگ آج اپنے جلا دینے والے مزاج کو بدل کر میرے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پیارے ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا ـــ

اور پھر آتشِ نمرود کا آتشکدہ پر بہارِ گلستان کی صورت اختیار کر گیا اور آگ کا ہر شعلہ رنگین ـــــ تازہ گلاب کے پھولوں کا خوبصورت گلدستہ بن کر اللہ کے خلیل کیلئے سکونِ قلب اور تسکینِ روح کا سامان بن گیا ـــــ

ع ـــــ آج بھی ہو اگر ابراھیمؑ سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اور ـــــ خودی کا سرِّ نہاں ـــــ لاالٰہ الااللہ
خودی ہے تیغِ فشاں ـــــ لاالٰہ الااللہ

اور ـــــ یہ دور اپنے ابراھیمؑ کی تلاش میں ہے
صنمکدہ ہے جہاں ـــــ لاالٰہ الااللہ

مگر ـــــ وہ مردِ حق شناس و حق پرست اقبال مرحوم خود ہی کہتا ہے ـــــ کہ

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

ہاں ـــــ ہاں وہی مردِ مومن اور وہی درویشِ لاہوری جو لندن کی فضاؤں میں بیٹھ کر اپنے بیٹے جاوید اقبال کو لکھتا ہے ـــــ

کہ ـــــ دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

مگر ـــــ افسوس کہ اس مردِ حق آگاہ ۔ حق بیں اور حق گو کا لختِ جگر اپنے شفیق باپ کی کتابوں کی کمائی تو کھا رہا ہے مگر اپنے شفیق باپ کی نصیحت پر عمل پیرا نہ ہو سکا ۔ اور نہ ہی دیارِ عشق میں اپنا کوئی مقام پیدا کر سکا اور نہ ہی نئے صبح و شام کی حقیقی لذت حاصل کر سکا !

آگے چل کر ـــــ علامہ اقبال مرحوم ـــــ عشق کی واردات کے متعلق

Marfat.com

اپنا آخری فیصلہ کرتے ہوئے گوہر فشانی یوں کرتا ہے۔

کہ — معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
اور — صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق اور صبرِ حسینؓ بھی ہے عشق

تفصیل اس شعر کی یہ ہے کہ اسلام و کفر کبھی میدانِ بدر میں نبرد آزما ہوا اور حق و باطل کبھی عرصۂ حنین میں باہم دست و گریبان ہوا۔ رشد و ہدایت کے مقابلہ میں ضلالت و گمراہی کبھی سرزمینِ بدر میں آئی اور نیکی و شرافت کے نور کو مٹانے کیلئے فسق و فجور کے اندھیرے کبھی ارضِ حنین پر چھائے —

لیکن جب کبھی کسی میدان میں یہ دونوں قوّتیں پرے باندھکر عظیم لشکروں کیصورت میں آپس میں ٹکرائیں تو فتح ہمیشہ حق و اسلام کو ہوئی — غالب ہمیشہ رشد و ہدایت کی طاقت رہی اور برتری ہمیشہ نیکی و شرافت کے دامن میں آئی —

"صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق"!

سورۃ مریم میں ہے —

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا۔

کہ اے میرے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کتاب میں اپنے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یاد کرلیا کرو — وہ اللہ تعالیٰ کا ایک سچّا نبی تھا —

اور پھر انھوں نے رضائے الٰہی کیخاطر اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری بھی پھیری — اور پھر کعبۃ اللہ کی تعمیر بھی کی اور پھر آذر کے بُت خانہ میں اذان بھی کہی اور بیوی بچّہ کی بے آب و گیاہ خطّہ میں چھوڑ بھی دیا اور پھر خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دعا بھی فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیل اللہ ہونے کا اعزاز بھی پایا اور پھر آخر میں ساری نسلِ انسانی کی امامت کا تمغۂ عزّ و شرف بھی حاصل کیا! اور ان کمالات و صفات کی بنا پر اقبال مرحوم ان کے ہاں نذرانۂ عقیدت پیش کرتا ہے — "صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# عشق اور حسینؑ

یعنی ـــــ "صبرِ حسینؑ بھی ہے عشق"

غمِ حسینؑ میں آنسو بہانے والے جناب صادق نسیم نے امام حسینؑ علیہ السلام کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے۔

کہ اے کربلا کی صدف تجھ میں وہ موتی ہے
کہ جس کو دیکھنے کے لئے سورج بھی نگاہیں مانگے
اور ــــ عشق سے لوگ پناہ مانگتے ہیں اکثر
مگر ــــ یا حسینؑ تجھ سے تو عشق بھی پناہیں مانگے

حضراتِ گرامی
ـــــــــ

صبرِ حسینؑ بھی ہے عشق ـــــ کی تفسیر کچھ اس طرح ہے کہ کچھ مسلمانوں کی نادانی کی وجہ سے خلافتِ اسلامیہ کا قلمدان اور امانتِ الٰہیہ کا چمنستانِ عرب کے ایک انسان کے سپرد کر دیا گیا جو شام میں ایک خطرناک غنڈہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور نام اس کا "یزید" تھا ــــ

اور پھر اس آئینِ اسلام سے ناواقف اور جاہل یزید نے تختِ شام پر بیٹھ کر اس عیاش شہزادہ نے اعلان کر دیا کہ میں امیر المومنین ہوں اور خلیفۃ المسلمین ہوں ــــ بس پھر کیا تھا ــــ اسلام کانپ اٹھا ــــ کہ میں اللہ تعالےٰ کی مقدس امانت ہوں ــــ ان الدین عند اللہ الاسلام ــــ اور کہاں یہ شام

Marfat.com

کا بازاری عندڈہ ـــــ

گویا کہ اسلام کو بزیدیت کی بیماری لگ گئی ـ تو اسلام نے اپنے پرستاروں کو پکارا۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں کو آواز اور کلمہ پڑھنے والوں کو جھنجھوڑا ـــ

کہ آؤ مجھے یزیدیت کی بیماری لگ گئی ہے اور میں قریب المرگ ہوگیا ہوں ـــــ

مسلمانو! ـــ مجھے بچالو ـــــ

ایمان والو ـــــ میرا علاج کرو ـــــ

اور محمدؐ کے اُمتیو! مجھے مَوت کے پنجہ سے نجات دلواؤ! ـــ

اسلام کی یہ آواز عرب کے بڑے بڑے سرمایہ داروں نے سُنی ـ مکّہ کے بڑے بڑے دولت مندوں نے سُنی اور مدینہ کے بڑے بڑے جاگیرداروں نے بھی سُنی ـ

لیکن! سُن کر خاموش رہے ـــ اور زبان کھولی ـــ تو چوروں اور ڈاکوؤں نے ـــــ

کہ اگر اسلام مرتا ہے تو مرنے دو ـــــــ

کیونکہ اگر یہ بچ گیا تو ہمارے ہاتھ کاٹے جائیں گے ـــــــ

زانیوں نے کہا ـــ کہ اسلام بیمار ہے تو اسے بیمار ہی رہنے دو ـــــ

کیونکہ اگر یہ صحت یاب ہوگیا تو ہمیں سنگسار کیا جائیگا ـــــ

شرابی بولے! ـــ کہ اسلام جاتا ہے تو جائے ـــــ

کیونکہ ـــ اگر یہ رہ گیا تو ہمیں دُرّے لگیں گے! ـــــ

مگر جب حُسین علیہ السلام کے کانوں میں اسلام کی یہ آواز پہنچی تو جواب دیا ـ

کہ ـــ اے اللہ کے دین ـــــ اسلام ـ

اور میرے نانا محمدؐ کے لائے ہوئے اسلام ـ اور اے ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کے پھیلائے ہوئے اسلام ـــ اور اے بلال حبشیؓ کی زبان پر آنے والے اسلام گھبراؤ

نہیں — میں تیری بیماری کا علاج کروں گا — میں تیری مرض سے تجھے نجات دلواؤں گا۔ اور میں یزیدیت کے منحوس اور اسلام دشمن جال کو توڑ کر تجھے رہا کراؤں گا۔ اسلیئے کہ میرے پاس خون ہے اور خون بھی کوئی گندا خون نہیں پاک و طاہر خون ہے۔ اسلیئے کہ اس خون میں نانے مصطفٰے ﷺ کے خون کا بھی دخل ہے۔ باپ علی رضؓ کے خون کی بھی خوشبو ہے اور اماں فاطمہ رضؓ کے خون کی بھی آمیزش ہے۔

آؤ —— مسلمانو اور محبان حسین آؤ کہ تمہیں بتاؤں میں ——

کہ —— حسینؑ کیسے وہ شاہِ مشرقین بنا
خدا کا حسن محمد ﷺ کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون لعابِ رسول اور شیرِ بتولؑ
ملے یہ تین عناصر تو پھر حسینؑ بنا

اور حسینؑ نے پھر اسلام کو سلامی دی اور کہا کہ اگر تجھے خون دے کر بھی بچانا پڑا تو دوں گا خون ——

اور میرے پاس صرف خون کی ایک بوتل ہی نہیں ہے۔ بہتر ۷۲ خون کی بوتلیں رکھتا ہوں۔ ایک ایک کر کے تیرے بیمار جسم میں چڑھاتا رہوں گا اور تو آہستہ آہستہ تندرست ہوتا جائیگا۔ علی اصغر کا خون —— علی اکبر کا خون —— عون و محمد کا خون ۔ اور عباس کے بعد میرا خون تجھے یزیدیت کی بیماری سے نجات دلوانے کیلئے کافی ہے۔ درویش لاہوری اقبال مرحوم اس اداس اور غمگین داستانِ الم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے —— کہ

چوں خلافت رشتہ از قرآن گریخت
حریت را زهر اندر کام ریخت

کہ جب خلافتِ اسلامیہ نے قرآنِ پاک سے رشتہ توڑ لیا۔ اور حریت و آزادی

Marfat.com

کے حلق میں زہر چلا گیا۔

بہرِ حق در خاک و خوں غلطیدہ است

پس بنائے لا الٰہ گردیدہ است

تو پھر اس طرح حق و صداقت کیخاطر اور رشد و ہدائیت کے پرچم کو بلند رکھنے اسلام کی عظمت کو زندہ جاوید بنانے اور اسلام کو لگی ہوئی یزیدیّت کی بیماری سے نجات دلوانے کے لیئے وہ ـــــ یعنی ـــــ حسین علیہ السلام کربلا کے خونیں میدان میں خاک و خون میں ڈوبے اور پھر اس طرح حسین لا الٰہ کی بنیاد بن گئے۔

حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں :ـــــ

کہ ـــــ شاہ ہست حسینؑ پادشاہ ہست حسینؑ

دیں ہست حسینؑ دیں پناہ ہست حسینؑ

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید

حقّا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسینؑ

اور پھر اقبال مرحوم ہی کی تائید کرتے ہوئے کسی درد مند شاعر ـــــ صاحب ضمیر لکھاری اور محبِّ حسین علیہ السلام نکتہ داں مسلمان نے اس بصیرت افروز حقیقت کو نہائیت ہی خوبصورت انداز میں کہا ہے ـــــ کہ

جب خلافت رشتۂ ایماں سے کٹنے لگ گئی

اور جب رُخِ اسلام کی رنگت بدلنے لگ گئی

آسماں حیرت میں تھا اور سکتے میں زمیں

بن گیا جب دشمنِ اسلام امیر المومنین

اور ـــــ جب ایک ننگ دین و ایماں کو خلافت مِل گئی

اور ـــــ فاسق و فاجر کو میزانِ عدالت مِل گئی

Marfat.com

اور — منکرِ محراب و منبر کو امامت مل گئی
اور — جب ایک ظالم حکمران کو بادشاہت مل گئی
تو — آ گیا میدان میں پھر مصطفٰےؐ کا نورِ عین
فاطمہؓ کا لاڈلا شیرِ خدا کا وہ حسینؓ
کفر کی تاریکیوں میں با تجلّی فراغ
آ گیا میدان میں لے کر محمدؐ کا چراغ

اور پھر نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے جانثار ساتھیوں کے مقدس خون کی ۷۲ بوتلیں دے کر اسلام کے گلشن کی آبیاری کی اور یزیدیت کی آمریّت — غنڈہ گردی اور اسلام دشمن قوّت کو تہس نہس کر کے مسلمانوں کو بتا دیا — کہ

قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

مگر آج پاکستان کے عوام اور لیڈر خوبصورت بنگلوں میں بیٹھ کر — رنگین و مزیّن کوٹھیوں کے ریشمی پردوں کو پکڑ اور فلموں کے فحش اور گندے گانے سن کر ملک میں اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں اور نظامِ مصطفٰےؐ کی امید لگائے بیٹھے ہیں — بھلا جو اسلام چالیسؔ سال کے بعد بھی نافذ نہ ہو سکا وہ اب اور آئندہ کب ہوگا۔
اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے سیاسی راہنماؤں نے ہر قدم پر قوم کو دھوکے اور فریب میں رکھا — اور ہر الیکشن میں اسلام کا نام لے کر کامیاب ہوتے رہے ہیں، مگر افسوس کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کا ممبر بن جانے کے بعد رسولؐ کے منبر کو بھول جاتے ہیں — سیّد افتخار الحسن سچ کہتا ہے — کہ اسلام ہر ایک کے کام آتا ہے مگر اسلام کے کام کوئی بھی سیاسی لیڈر اور کوئی عوامی راہنما نہ آسکا —

Marfat.com

بلکہ ان عیّاش اور عیّار لیڈروں نے تو اسلام کے مقابلہ میں کمیونزم اور سوشلزم جیسی لعنت کو قبول کر کے اسلامی اقدار اور قرآنی احکام بھی ٹھکرا دیا اور روٹی۔ کپڑا اور مکان کے عوض ـــ اسلام، شرافت اور قرآن کا سودا کر لیا اور پھر آج تو ان لیڈروں کی جہالت اور اسلام دشمنی پر رونا آتا ہے کہ انہوں نے ملک و ملّت اور دینِ اسلام کی باگ ڈور ایک ایسی عورت کے سپرد کر دی ہے۔ جو مذہبی راہنماؤں اور علماءِ حق اور مولویوں کو بھوٹا کہتی ہے ـــــــ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اسکا سبب کیا ہے؟ ـــ تو سیّد افتخار الحسن کے نزدیک اس غنڈہ گردی عیاشی و فحاشی اور دینِ اسلام سے بغاوت کے دو اسباب ہیں ـــــــ

پہلا ـــــــ کہ ان لیڈروں نے اسلام کے دامن کو چھوڑ دیا ہے اور ملک کی قیادت میں ان لوگوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے ۔

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!
جو نہیں جانتے حیا کیا ہے!
جو نہیں جانتے خدا کا پیغام کیا ہے
اور ـــــــ جو نہیں جانتے آئینِ اسلام کیا ہے

دوسرا ـــــــ سبب یہ ہے کہ:۔

پاکستان بن جانے کے بعد ہمیں ضرورت تو تھی محمد بن قاسم کی ـ سلطان ٹیپو کی ـ محمود غزنوی کی اور شہاب الدین غوری کی ـــــــ
مگر بد قسمتی سے ہمیں مل گئے محمد شاہ رنگیلے!

اور پھر ـــــــ

Marfat.com

رقص گاہوں میں اس انداز سے چھنکی پائل
جس کی آواز میں آوازِ اذاں ڈوب گئی
اور اس قدر شور مچاتی رہیں عشرت گاہیں
جس میں مظلوم کی آہ و فغاں ڈوب گئی

اور پھر ——

ہم نے عیّار لٹیروں کا سہارا ڈھونڈا
ہم نے عیّاش امیروں کی طرفداری کی

اور —— ہم نے خود اپنی صداقت کا گلا گھونٹ دیا
ہم نے ہر فرض کے احساس سے غدّاری کی

اور اگر آج بھی اتفاق و اتحاد کی دولت دامن میں لپیٹ کر اور صوبائی تعصب کے جال کو توڑ کر —— لسانی جھگڑے کی زنجیریں پاؤں سے اتار کر سندھی —— بلوچی۔ پنجابی اور پٹھان کی چار قومیتوں کی ولدل سے نکل کر ایک قوم بن کر دُنیا کے سامنے کھڑے ہو جائیں ——

تو پھر ——

اب —— جو گردابِ بلا میں پھنسی ہے کشتی
دین و ایمان کی قوّت سے نکل سکتی ہے

اور —— ہم اگر آج بھی اللہ کو راضی کرلیں —— !
تو —— آج بھی قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے !

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ ——

"صبرِ حسینؑ بھی ہے عشق"

کیونکہ مدینہ منوّرہ کی پُرکیف ہواؤں اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرسرور

فضاؤں سے میدانِ کربلا تک اور پھر ابنِ زیاد کے دربار تک اور پھر شام کے قید خانہ تک ہر قدم پر — ہر موڑ پر اور راستہ پر عشق ہی کارفرما تھا —

اور پھر حضرت حُرّ کی قربانی سے لیکر امام حسینؓ کی شہادت تک عشق ہی کی جلوہ گری تھی — مدینہ منوّرہ کے رُوح پرور نظاروں اور نانا جان کے روضۂ اقدس کو آخری سلام کرنے کے بعد جب نواسۂ رسولؐ اور مظلومِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رخصت ہُوئے —— تو

لوکاں روکیا عقل نے ہتھ بدّھے پر عشق نے پیش نہ جان دِتّی
جتھے جتھے حسینؑ دا خون ڈُھلیا ذرّے ذرّے نے اوتھے اذان دِتّی

اسلیئے کہ ہر قدم پر عشق کا سودا تھا —— ہر موڑ پہ عشق کا ظہور تھا اور ہر گھڑی عشق کی جلوہ نمائی تھی ——

عشق را از تیغ و خنجر باک نیست
جسم او از آب و بار و خاک نیست

کہ عشق شمشیر و سناں سے نہیں ڈرتا اور تیغ و خنجر سے خوفزدہ نہیں ہوتا ——

اسلیئے کہ اس کا جسم پانی — مٹی — ہوا اور آگ سے مرکب نہیں ہے ——

اربعہ عناصر یعنی آگ — مٹی — ہوا اور پانی کے اجزا سے جو جسم بھی تیار ہو گا اسے ہر زخم کا درد ہو گا ——

تلوار چلے گی تو تکلیف ہو گی — شمشیر کا وار ہو گا تو خون جاری ہو گا اور گولی لگے گی — تو انسان تڑپے گا — جسم کے ٹکڑے ہوں گے اور بدن لہو لہان ہو گا ——

لیکن عشق جب آگ — مٹی — ہوا اور پانی سے مرکب ہی نہیں ہے تو پھر تلوار کس پر چلے گی — خنجر کا وار کس پر ہو گا اور تیروں کا مینہہ کس پر برسے گا ——

اسلیئے کہ نہ کوئی بدن — نہ کوئی جسم اور نہ کوئی وجود ——

Marfat.com

اور اقبال مرحوم کے نزدیک عشق کو تلواروں۔ نیزوں اور نیزروں کا خوف اسلیئے بھی نہیں ہوتا ——— کہ

عشق زا اوصافِ خدائے بے نیاز
عاشقی بر غیرِ او باشد مجاز

کہ جب عشق ایک صفتِ خداوندی ہے اور وہ نظر بھی نہیں آتا اور اسکا بدن ہے نہ جسم اور جب وہ اعضاء سے منزّہ جوارح سے پاک اور عوارضِ انسانی مبرّاہ ہے تو پھر کوئی تیر انداز اپنا نشانہ کس کو بنائے گا۔ تلوار کا دھنی کس پر تلوار کا وار کرے گا۔ اور خنجر چلانے کا ماہر کون سے جسم پر زخم لگائے گا۔

حضرت سُلطان العارفین سُلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ عشق کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ کہ

ایمان سلامت ہر کوئی منگدا
عشق سلامت کوئی ھُو
جس منزل تے عشق پہنچاوے
ایمان نوں خبر نہ کائی ھُو
میرا عشق سلامت رکھیں یا باھُو
میں ایماناں دیاں دھروئی ھُو

یعنی عشق رسُول ؐ ہی ایمان ہے اور ایمانِ مومن ہی عشق ہے ——
اقبال مرحوم ———

مومن از عشق است عشق از مومن است
عشق را ناممکن ما ممکن است

کہ مردِ مومن عشق سے زندہ ہے اور عشق مردِ مومن کی پہچان ہے ——
اور عشق غیر فانی ہے اور عشق کے آگے ہر ناممکن بات بھی ممکن ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت باہوؒ ـــــ پھر فرماتے ہیں۔

غوث قطب سب اُرے اُربرے
عاشق جان اگیرے ھُو
جس منزل تے عشق پہنچاوے
اوتھے غوث نہ پاندے پھیرے ھُو

اقبال مرحوم :ـــــــ

عشق سُلطاں است و برھان مبیں
ہر دو عالم عشق را زیر نگیں

کہ عشق ہی ایک ایسا فرمانروا اور حکمران ہے اور توحید باری تعالیٰ اور رسالتِ مصطفےٰ پر ایک ایسی کھُلی ہوئی اور روشن دلیل ہے۔ کہ دونوں جہان اس کے زیر سایہ ہوتے ہیں۔ فرش و عرش اس کے تابع اور زمین و آسمان اسکے مطیع ہوتے ہیں

حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ

مُرشد مکّہ تے طالب حاجی
کعبہ عشق بنایا ھُو
وچہ حضورُ سدا ہر ویلے
کرئیے حج سوایا ھُو

اقبال مرحوم :ـــــــ

اگر ہو عشق تو ہے کُفر بھی مسُلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلمان بھی کافر و زندیق

میاں محمدؒ بخش رحمۃ اللہ علیہ عارفِ کڑھی شریف عشق کے مقدسؐ لفظ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ـــــــ کہ

Marfat.com

سدا سوکھا لے اوہو بھائی عشق جنہاں گھٹ آیا
مریم پھٹے اونہاں دے بھانے اِکو جیسا سوکھا یا
تاج تخت سلطانی چھڈ کے ٹھوٹھا پھڑن گدائی
رکھ امید سجن دے دردی کٹن جو بن آئی
وچوں آتش باہروں خاکی دسدے حالوں خستوں
جے اک نعرہ کرن محمدؐ ڈھن پہاڑ شکستوں

اقبال مرحوم بھی کہتا ہے: ——

الٰہی یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

میاں محمدؐ مرحوم —— کہ

جنہاں عشق خرید نہ کیتا اینویں گئے وگتے
عشقے باجھ محمدؐ بخشا کیا آدم کیا کُتے

اقبال مرحوم —— کہ

عقل و دل و نگاہ کا مُرشدِ اوّلین ہے عشق
عشق نہ ہو شرع و دیں بُت کدۂ تصوّرات

مولوی غلام رسُول رحمۃ اللہ علیہ احسن القصص والے عشق کے متعلق اپنا عقیدہ و نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں —— کہ

عشق اجیہی بہار قدیمی گلوں نہ رنگت ڈولے
بے عشقاں دیاں وچہ گلزاراں دگن خزاں دے بھولے

Marfat.com

اقبال مرحوم ———— کہ

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصلِ حیات موت ہے اس پر حرام

مولوی صاحب مرحوم ———— کہ

عشقوں باہجھ حیاتی ناہیں دردغماں دی کاتی
عشقاں والے مردے ناہیں بھاویں تیغ وجے وچہ چھاتی

رفیقؔ ———— عشق کی واردات کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے ———— کہ

عشق دی ریت سارے جہاں توں جدا
نہ ایہہ راہ ویکھدا نہ کراہ ویکھدا
جتھے چاہندا جھکا دیندا عاشق دا سر
نہ ایہہ کعبہ نہ کربلا دیکھدا

اقبال مرحوم ———— کہ

عشق دمِ جبرائیل — عشق دلِ مصطفےٰ
عشق خدا کا رسول — عشق خدا کا کلام

مطلب یہ کہ جدھر دیکھو عشق ہی کی جلوہ نمائی ہے — جدھر نگاہ اٹھاؤ عشق ہی کا ظہور ہے اور جدھر نظر کرو عشق ہی کارفرما ہے — اور یہ عشق رنگ بدل بدل کر آتا ہے — لباس تبدیل کرکے آتا ہے اور کئی صورتوں میں دکھائی دیتا ہے — کبھی جبرئیل بن کر فرش پر آتا ہے اور کبھی غارِ حرا میں جلوہ گر ہوتا ہے — کبھی کنعان کے اندھیرے کنوئیں میں اترتا ہے اور کبھی جنگ بدر میں مردِ مجاہد کے لباس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی قبولیت بن کر مسلمانوں کی مدد کرتے ہوئے پورے میدان

Marfat.com

پر ہزاروں فرشتے سمیت چھا جاتا ہے ! اور یہی عشق کبھی دلِ مصطفٰے بن کر مکان و لا مکان کی حدیں توڑ کر وادیٔ قاب قوسین تک پہنچتا ہے ۔ اور کبھی شیخ منصور کے لباس میں آکر تختۂ دار پر انا الحق کے نعرے لگاتا ہے ۔ اور کبھی محمدؐ کے کندھوں پر سوار ہو کر رقص کرتا ہے اور کبھی میدانِ کربلا میں شہادتِ عظمٰے سے سرفراز ہو کر نیزے پر قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے ۔ اسی لئے اقبال مرحوم مردِ مسلمان کو دُکھ بھری آواز میں پیغام دیتا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری زندگی کے چمنستان میں سدا بہار اور اگر تو چاہتا ہے کہ دُنیا کے بڑے بڑے تاجدار تیرے قدموں پر سجدہ ریز ہوں ۔ اور اگر تو چاہتا ہے کہ ساری دُنیا میں تیری حکمرانی ہو اور اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ و رسولؐ کی خوشنودی و رضا کا خزانہ تیرے ہاتھ آجائے اور اگر تو چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد تیری قبر چراغ جلتے رہیں تو ـــــــــــ

سوزِ صدیقؓ و علیؓ از حق طلب
اور ـــــ ذرّۂ عشقِ نبیؐ از حق طلب

اور آخر میں صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی ، اقبال مرحوم کے اس الہامی وجدانی شعر کی کھُلی تائید کرتا ہے کہ ـــــــ

معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
اور ـــــ صدقِ خلیل بھی عشق اور صبرِ حسین بھی ہے عشق

اسلئے کہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن تو گُستاخِ حسین علیہ السلام کو بھی واجب القتل سمجھتا ہے ، چہ جائیکہ کوئی بدنہاد ـ بدمذہب اور بدفطرت انسان گُستاخِ نبوّت ہو ـــ !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# ختمِ نبوت اور میرا جنون

حضرات محترم ــــ بات سے بات نکلتی گئی تو ایک طبی داستان گستاخِ رسولؐ کی سزا، کتاب کی شکل میں تیار ہو گئی ــ جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مستند روایات اور دلائل قاطعہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گستاخِ رسولؐ کا مرتکب واجب القتل ہے ــ جیساکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کعب بن اشرف اور دوسرے گستاخانِ رسول کو قتل کر دیا تھا اور پھر غازی علم دین شہیدؒ نے ایک ہندو راجپال کو قتل کر دیا تھا جس نے اپنی کتاب "رنگیلا رسول" میں شانِ نبوت میں گستاخی کی تھی ــــ اور پھر "غازی علم الدین شہید" میانوالی جیل میں سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارتِ پاک سے مشرف ہو کر تختۂ دار پر چڑھ گیا ــــ

آج پھر ایک گستاخِ رسول ظاہر ہوا ہے جس کا نام "سلیمان رشدی" ہے۔ جس نے اپنی کتاب "شیطانی آیات" میں شانِ نبوت میں گستاخی کر کے اپنے کافرانہ ذہن کی اختراع اور گستاخِ رسول ہونے پر ایران کے ایک انقلابی رہنما اور مذہبی پیشوا امام خمینی مرحوم نے اسے واجب القتل قرار دیا ہے ــ اور یہ فتویٰ حقیقت پر مبنی ہے اور پھر پورے عالمِ اسلام نے امام خمینی صاحب مرحوم کے اس فتویٰ کی تائید و حمایت کر کے احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کا مسلمان مظاہرہ کر رہے ہیں ــــ اور اس وقت تک کرتے رہیں گے جبتک کہ کسی عاشقِ رسول کا فولادی خنجر اس بدفطرت اور بدمذہب سلیمان رشدی کے سینہ میں پیوست نہیں ہو جاتا اور یا پھر توبہ کر کے ملتِ اسلامیہ سے معافی نہیں مانگتا۔

Marfat.com

دوستو ــــــــ میں نے اپنی کتاب گستاخِ رسول میں جھوٹا ۔ کذّاب اور انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی واجب القتل لوگوں میں شامل کرلیا ہے ۔ کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مدعی نبوّت مسیلمہ کذّاب کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ یارِ غار اور صاحبِ مزار اور شناس رسولؐ حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جاری ہوُا تھا جو اسلام کے خلیفۂ اوّل بھی ہیں ! ــــــــ

اور پھر اس کذّاب نے تو اپنی ہر کتاب میں ہزاروں گستاخیاں لکھدی ہیں جن سے نہ الوہیّت کی شان محفوظ رہ سکی اور نہ ہی مقامِ نبوّت کی عظمت ہی بچ سکی ۔

اور ان گستاخیوں کی نشاندہی پچھلے صفحات میں کردی گئی ہے ۔ اس انسانیّت یعنی مرزا قادیانی کی گستاخیاں نمبر ۱۲ تک شمار کی گئی ہیں، اب ان ہزاروں میں سے نمبر ۱۳ ملاحظہ ہو : ــــــــ تحفۂ گولڑویہ صفحہ ۴۰ میں بکواس کرتا ہے کہ "میں حضور علیہ السلام والتسلیم سے افضل ہوں، کیونکہ حضور علیہ السلام کے معجزات تین ہزار تھے اور میرے دس لاکھ ہیں ۔

گستاخی نمبر ۱۴ ــــــــ براہینِ احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۵۶ میں لکھتا ہے کہ میں خدا کی بیوی ہوں ــــــــ

گستاخی نمبر ۱۵ ۔ تذکرہ صفحہ ۳۷۷ میں نطفۂ خدا ہوں ۔ اَنْتَ مِنْ مَاءِ نَا ۔ تو پھر ایسے گستاخِ رسُول کی سزا پھانسی کا تختہ نہیں تو اور کیا ہے ؟

گستاخی نمبر ۱۳ ــــــــ ملاحظہ فرمائیں ۔ تحفۂ گولڑویہ صفحہ ۱۰ میں بکواس کرتا ہے کہ میں حضور علیہ السلام سے افضل ہوں کیونکہ حضور علیہ السلام کے معجزات تین ہزار تھے اور میرے دس لاکھ ــــــــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام کو تو مجسمۂ معجزہ بنا کر بھیجا گیا تھا جس کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے

لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ کریم کی طرف سے معجزات عطا ہوتے رہے ایک لیکر ۱۳ تک - ۱۳ سے زیادہ کسی نبی کو معجزات عطا نہیں ہوئے ——

اب ان کی اوسط نکال کر دیکھیں کہ ہر نبی کو چھ معجزات عطا ہوئے اور کم و بیش ۱۲۴۰۰۰ — ایک لاکھ اور چوبیس ہزار نبی ہیں —— اب ۱۲۴۰۰۰ کو ۶ سے ضرب دیں تو دیکھیں — ۱۲۴۰۰۰ × ۶ = ۷۴۴۰۰۰ بنتے ہیں اور یہ جاہل دس ہزار کہہ رہا ہے ——

اور پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- بخاری شریف جلد ۱ صـ۶۲ مشکوٰۃ شریف صـ۵۱۲ - حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :- فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ —— کہ دوسرے تمام انبیاء پر مجھ کو چھ کمالات سے فضیلت دی گئی ہے -

۱: —— جوامع الکلم عطا کیۓ گئے -

۲: —— مجھے رعب و دبدبہ عطا کیا گیا -

۳: —— مجھ پر مالِ غنیمت حلال کیا گیا -

۴: —— میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا -

۵: —— اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً - میں تمام مخلوق کیلئے بھیجا گیا ہوں -

۶: —— وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ - اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا - اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ——

انگریزی اور کذاب نبی کی جھوٹی نبوت کہاں گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا کس دریا میں ڈوب گیا —— کیونکہ اسکے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

گستاخی ۱۴ تذکرہ صـ۳۷۷ کہ میں نطفۂ خدا ہوں - اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا۔

تو پھر ایسے گستاخ - بے ادب اور بازاری انسان کی سزا پھانسی کا تختہ نہیں تو اور کیا ہے؟

Marfat.com

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم — کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ——

**ایک ایمان افروز نکتہ** — مسلم شریف جلد ا ص ۱۱۱ ؛۔ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام کی ٹھوکریں کھانے کے بعد جب خدا کی مخلوق عاصیوں کے حامی — گناہ گاروں کے شافعی اور انبیاء کے بھی خطیب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیگی تو — تو یوں فریاد کرے گی — یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء — کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ اللہ کے سچے رسول اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں ہماری شفاعت کیجئے۔ تو ثابت ہوا کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہوگا — کہ والی دو جہاں کو خاتم الانبیاء تسلیم کرلیا جائے۔

اور میں بھی انہیں روشن حقائق اور الٰہی دینی فتاوی کے پیشِ نظر ختم نبوت کے باغیوں اور گستاخانِ رسول کے خلاف عرصہ ۲۵ سال سے برسرِ پیکار اور جہاد میں مصروف ہوں جس کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے دیوبندی اور اہلِ حدیث حضرات کی انجمن شبانِ اہلسنت فیصل آباد کی طرف سے جناح باغ میں ایک عظیم الشان اجتماع میں مجھے سپاسنامہ پیش کیا گیا جسے میں اپنے لئے ذریعۂ نجات سمجھتا ہوں —

اب میں دو سال سے بسترِ علالت پر پڑا کروٹیں بدل بدل کر دن رات گزار رہا ہوں، یہانتک کہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکا ہوں مگر اس بیماری کے باوجود جہاں بھی ختمِ نبوت کی شمع روشن ہوتی ہے تو پروانہ وار وہاں پہنچ جاتا ہوں اور میری اس جانثاری کا سہرا ابھی موجودہ مجلسِ تحفظ ختم نبوت کے میدان کے ان بہادر غازیوں کے سر پر ہے، مولانا عزیز الرحمن صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب۔ صاحبزادہ طارق محمود صاحب اور مولوی فقیر محمد صاحب جو ایک نڈر۔ بیباک اور پُرعزم سماجی کارکن ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی دکان بلال سنٹر پر بیٹھے کوئی نہ کوئی کھڑاک کرتے ہی رہتے ہیں۔ ۱۱/۱۰ دسمبر ۱۹۹۰ء

Marfat.com

کو نور جہاں شو بند کروانا ان کا ایک عظیم کھڑاک ہے جیسا کہ اس سال ۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء کی ختمِ نبوّت کانفرنس ربوہ میں گیا۔

یارو ——— ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت میں ایک سال کی سزا میانوالی جیل میں کاٹنے کے علاوہ اور بھی کئی بار اسلامی حکومتوں کے زیرِ عتاب رہا ہوں ——— مثلاً۔ دو دفعہ دو دو مہینوں کے لئے اپنے مکان میں نظر بند رہا ہوں ——— اور دو دفعہ دو دو مہینوں کے لئے کیمبلپور حدود میں پابند رہا ہوں اور تین ماہ کے لئے گوجرانوالہ جیل میں گزارے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عزت و آبرو کی حفاظت کیخاطر ———

اور پھر آخری مقابلہ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں سے ہوا۔ اور تین مہینوں کے لئے شاہی قلعہ لاہور کی آہنی دیواروں میں قید گزاری ——— تقریر کا جملہ یہ تھا ——— کہ ملک امیر خاں کی مونچھوں سے تو بغاوت ہو سکتی ہے لیکن محمدؐ کی زلفوں سے بغاوت نہیں ہو سکتی ———

حضراتِ محترم! ——— میرے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن ایسے خطرناک حالات میں بھی میرے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی اسلئے کہ میں تحریکِ استقلال کا اصغر خاں نہیں ہوں!۔ یا چوہدری غلام مصطفٰے باجوہ کی طرح بکاؤ مال نہیں ہوں۔ جو جماعت سے بے وفائی اور غداری کر کے دین و دنیا کی لعنت خرید ے۔

کیونکہ میرا تعلق اس جماعت ختمِ نبوّت سے ہے جس سے بے وفائی اور غداری کر کے ایک مسلمان کفر کی وادی میں پہنچ کر جہنم کی آگ کا ایندھن بن جاتا ہے۔

میرے مخلص صاحبو ——— صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن حیران ہے کہ ہندوستان میں عیسائیت کی رعب و دبدبہ والی حکومت ہو اور آزادیٔ ہند کا مطالبہ کرنے والوں پر ظلم و ستم کے کوڑے ——— قید و بند کی سزائیں چکّی کی مشقت جیسا کہ مولینا حسرت موہانی مرحوم

نے اپنی ایک نظم میں لکھا ہے ـــــ کہ

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اِک طُرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبیعت بھی
تم اَور بھی کھُل کھیلو جو چاہو ستم کرلو
مگر مجھ سے قسم لے لو کی ہو جو شکایت بھی

اور پھانسی کی کوٹھڑیوں کے آہنی تالے اور پھر جلاوطنی۔ شہر بدری۔ کالے پانی کا دیس نکالا اور ۱۹۱۹ء میں امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں آزادیِ ہند کے متوالوں پر جنرل ڈائر کی گولیوں کی بارش! ـــ اور ـــ وائسرائے ـــ گورنر ـــ ڈپٹی کمشنر تو درکنار اگر کوئی کسی سپاہی کی توہین بھی کرتا تو اس کے پاؤں میں لوہے کی زنجیریں پہنادی جاتی تھیں ـــــ

مگر تعجب ہے کہ قادیان کا جھوٹا۔ کذاب ـ بدزبان اور بدفطرت انسان مرزا غلام احمد قادیانی ـــ کبھی اپنے آپ کو مثیلِ عیسیٰ کہتا ہے اور کبھی احمدؐ و محمدؐ بنتا ہے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلط۔ گندی۔ بازاری اور رلیہ زبان اور قلم سے اپنی کتاب انجامِ آتھم میں لکھتا ہے کہ ـــ " عیسیٰ پرستی، بُت پرستی اور رام پرستی سے کم نہیں ہے اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے رام چندر سے کچھ زیادت نہیں رکھتا ـــــ

اور پھر ضمیمہ انجامِ آتھم میں یوں بکواس کرتا ہے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناپاک خیال، متکبر اور راستبازوں کے دُشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اسے نبی مان لیں" ـــــ

اور وہ بدزبان تھے ـــ اکثر گالیاں دیا کرتے تھے ـــ اور انہیں جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی ـــ اور وہ ایک بدکار کنجری سے سر پر حرام کی کمائی کا تیل لگوایا کرتے تھے

Marfat.com

اور نعوذ باللہ وہ شراب خور اور جوئے باز بھی تھے اور آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی تھیں ـــــ

حضرات گرامی ـــــ مرزا قادیانی کی یہ بازاری اور گندی زبان، خداوند کریم کے ایک برگزیدہ نبی کے متعلق ہے جو جبرائیل ؑ کی پھونک سے اور بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور جسے ہمارے قرآن نے روح اللہ اور کلمۃ اللہ جیسے عظیم اور مقدس خطابات سے نوازا ہے ـــ اور ان کی ماں کی بریت ثابت کی ـــ اور اسے پنگھوڑے میں کلام کرنے کی اہلیت عطا کی اور پھر اسے یہودی قوم کے چنگل سے نکال کر زندہ آسمان پر بلا لیا۔

اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی نبوت کی تصدیق کی اور ان کے معجزات کو اجاگر کیا ـــ اور ان کی پاکدامنی کی شہادت دیتے ہوئے اس کے دشمن یہودیوں کے مکر و فریب کو بے نقاب کیا ـــــ اور پھر دنیائے عیسائیت جس رسول کو روح اللہ کلمۃ اللہ اور اللہ کا بیٹا ماننے کے ساتھ اسے اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھتے ہیں، اپنے اس نبی کے متعلق اپنی حکومت میں ایسی بے ادبی اور ایسی گستاخی سن کر اور پڑھ کر کیوں حرکت میں نہ آئی اور اسے کیوں سزا نہ دی اور اسے کیوں قتل نہ کیا گیا ـــــ

اور ـــــ عیسائی پیشوا ـــــ عیسائی پادری اور عیسائی پوپ کیوں خاموش رہے۔ اور کیا دنیائے عیسائیت میں کوئی بھی ایسا بہادر اور غیور جوان نہیں تھا جو اس بدفطرت بدزبان اور بدمذہب مرزا قادیانی کے سینہ کو گولی کا نشانہ بناتا۔ اس بدنہاد اور گستاخ آدمی کے سینہ میں تیز دھار خنجر پیوست کر دیتا ـــــ

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا تو کبھی زندہ نہیں رہا اور پوری دنیائے اسلام تڑپ اٹھتی ہے ـــ حکومت افغانستان اور ترکیہ میں ایسا ہوا اور پھر ہندوستان کی سرزمین لاہور میں بھی غازی علم الدین شہید مرحوم نے سید الانبیاء صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا تو کبھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اسکو دن دیہاڑے برسرِ عام قتل کر کے انگریزی حکومت کو بتلا دیا کہ گستاخِ رسول کی سزا واجب القتل ہے۔ اور تم اپنے رسول کی توہین اور گستاخی سن کر اور پڑھکر خاموش ہو بلکہ اسکے ماننے والوں کو سرکاری عہدوں پر اور کلیدی آسامیوں پر ملازمتیں دے رہے ہو

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ان حالات کے پیشِ نظر یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی واقعی انگریزوں کی پیداوار اور عیسائی حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے، ورنہ حکومت بھی عیسائیوں کی ہو اور ایک بازاری آدمی اور بدفطرت انسان عیسائیوں کے ہی نبی کو گالیاں دے اور زندہ رہے ــــــــ

دنیائے عیسائیت کے مذہبی راہنماؤں اور پادریوں کو ہمارے قرآن پاک اور ہمارے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچّا مان لینا اور ہمارے مسلمان علمائے کرام کے پاؤں کو چومنا چاہیئے۔ جنہوں نے مرزائیت کی طرف سے لگائے گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے گئے کئی قسم کے الزامات کے جواب دیتے چلے آرہے ہیں اور ان پر لگائے ہر اعتراض کا جواب دیتے آئے ہیں اور ہر قسم کے اعتراض کا دروازہ اپنے علم و عرفان سے بند کرتے چلے آرہے ہیں۔

بیماری کے باعث میرا اب یہ حال ہے۔ جیسا کہ ــــــــ عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں داستانِ پیرِ چنگی کی ایک نہایت ہی دلچسپ اور پرلطف حکایت لکھ کر میری ترجمانی کی ہے ــــــــ کہ

آں شنیدستی کہ در وقتِ عمرؓ
بود چنگے مطربے با کرّ و فر

کہ سُنا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک سارنگی نواز تھا جو بڑی شان و شوکت اور بڑے رعب و دبدبہ رکھتا تھا ــــــــ

Marfat.com

بلبل از آوازِ او بے خود شدے
یک طرب ز آوازِ او از خویش صد شدے

کہ اس کی آواز اور سارنگی کے تاروں کی پرسوز سروں سے بلبل بھی مست ہو جایا کرتی تھی — حالانکہ بلبل کی اپنی آواز میں کیف و مستی موجود ہے اور اس کی سارنگی کی ایک تار سے سینکڑوں نغمات پیدا ہوتے تھے —

مجلس و مجمع دمش آراستے
وز نوائے او قیامت خاستے

کہ بڑی بڑی مجلسوں — عظیم الشان کانفرنس اور پُر وقار اجتماعات میں وہ سارنگی بجا کر اور اپنی خوش آواز سے گا کر ہر مجلس کو آراستہ و پیراستہ بنا دیا کرتا تھا کہ اسکی پرسوز اور کیف و مستی میں ڈوبی ہوئی آواز سے گویا ایک قیامت برپا ہو جایا کرتی تھی —

مصرع — چوں برآمد روزگار و پیر شد
باز جانش از عجز پشہ گیر شد

اس سارنگی نواز نے ستر سال تک سارنگی بجا کر اور پُر لطف نغمات گا کر لوگوں کو خوش کیا۔ داد و تحسین کے پھول حاصل کرتا رہا اور فلک شگاف نعروں کی گونج سنتا رہا — کہ آخر کار وہ بوڑھا ہو گیا — اس آواز میں پہلی سی لے نہ رہی اور سارنگی کے تاروں میں وہ سُر نہ رہی تو لوگوں نے اسے سننا چھوڑ دیا اور اسکی سارنگی کے پر حال کھیلنے والے اور اسکی سوز بھری آواز تحسین و آفرین کے پھول برسانے والے لے چھوڑ گئے کہ اب وہ بوڑھا ہے۔ اب اس کی آواز میں وہ مٹھاس نہیں رہی اور اب اس کی سارنگی کے تار ڈھیلے پڑ گئے ہیں — اور جب وہ سارنگی بجا کر لوگوں کو مست بنانے والا بوڑھا ہو گیا ہے اور لوگوں نے اسے سننا چھوڑ دیا — اور جب وہ ہر

Marfat.com

طرف سے مایوسی اور ناامید ہوگیا تو اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہِ ربّ العزت کے دروازہ پر دستک دیتے ہوئے کہتا ہے۔

نیست کسب امروز مہمان توام
چنگ بہر تو زنم کانِ توام

کہ اے میرے رازق و خالق دُنیا نے تو مجھکو چھوڑ دیا ہے اور اب میرا فن تو فنا ہو چکا ہے اور کوئی کسب اور دریوزہ گری کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اسلئے آج میں تیرا مہمان ہوں۔ آج سارنگی میں تیرے لئے بجاؤں گا۔ کیوں کہ تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے اور تیرا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا ——— بارگاہِ خداوندی میں یہ التجاہ و گذارش کر کے ———

چنگ را برداشت و شد اللہ جو
سوئے گورستانِ یثرب آہ گو

اور سارنگی اٹھا کر مدینہ منوّرہ کے قبرستان میں جا کر سارنگی بجانے لگا۔ درد بھری آواز میں گانے لگا اور درد و سوز سے رونے لگا ———

بس پھر کیا تھا۔ رحمتِ خداوندی جوش میں آئی۔ اللہ کریم کو اسکی یہ ادا پسند آئی، اور اسکا رونا کامیاب ہوگیا ———

کہ ———

بانگ آمد مر عمرؓ را کاے عمر
بندۂ ما را ز حاجت باز خر

کہ سوئے ہوئے حضرت عمرؓ فاروق کو آواز آئی کہ اے عمرؓ اٹھ اور ہمارے ایک حاجتمند بندہ کی حاجت پوری کر۔

بندۂ داریم خاص و محترم
سوئے گورستان تو رنجہ قدم

کیونکہ وہ بندہ ہمارا خاص اور محترم ہے اسلئے فوراً اٹھو اور ستر ہزار دینار لے کر مدینہ منوّرہ کے قبرستان میں چلے جاؤ ——

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آواز غیبی سن کر اٹھے، بیت المال سے ستر ہزار دینار لئے اور مدینہ طیبہ کے قبرستان چلے گئے ——

وہاں جا کر ادھر ادھر دیکھا تو سوائے سارنگی بجانے والے اور گانے والے کے علاوہ اور کوئی دکھائی نہ دیا۔ اور وہ سارنگی بجاتے بجاتے۔ گاتے گاتے اور روتے روتے سو چکا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ اسے دیکھ کر واپس آ گئے کہ کوئی اور ہو گا۔

پھر غائب سے آواز آئی ! ——

عمر رض واپس آ گئے ہو ؟ ——

عرض کی یا اللہ وہاں تو سوائے سارنگی بجانے والے کے اور کوئی بھی نہیں ہے۔ اور اس نے تو ۷۰ سال سارنگی بجائی ہے اور گایا ہے، وہ گناہ کرتا رہا ہے وہ تیرا خاص اور محترم بندہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

جواب آیا —— کہ اے عمر رض میرا خاص اور محترم بندہ وہی ہے۔ سارنگی بجانے والا !

عرض کی مولا وہ تیرا خاص و محترم کس طرح بن گیا ؟

فرمایا —— وہ دنیا کے دروازوں سے مایوس ہو کر میرے دروازے پر آیا ہے جو کہ کبھی بند نہیں ہوتا —— مولوی غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا —— کہ

ذمہ دار جہان دے رزق والے

اوہداں ہر نیاں جنگلیں چھڑیاں نے

اور —— دردمنداں دے درد ونڈا دے بے یاراں دا ساتھی

جنگلاں دے وچ رزق پہنچاوے، سی مرغاں نوں ہاتھی

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھر گئے تو وہ ابھی تک سو رہا تھا۔ حضرت عمر خود دست بدستہ کھڑے ہو گئے کہ خدا کا خاص محترم بندہ ہے۔

کچھ عرصہ گزرا تو حضرت عمر فاروقؓ کو کھانسی آ گئی جو کہ شیر کے گرجنے کی مانند ہوا کرتی تھی۔۔۔ سارنگی نواز کو جاگ آ گئی۔۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔ اپنے سرہانے حضرت عمر فاروقؓ کو کھڑے دیکھا کہ ایک ہاتھ میں اسلامی کوڑا ہے اور وہ یہ دیکھ کر ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہو لیے اور آوازے دیتے جا رہے تھے کہ او خدا کے خاص محترم بندے ٹھہر جا تو ڈر نہ۔ میں خدا کی طرف سے تیرے لئے دینار لے کر آیا ہوں۔

عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حکایت سے دنیا کو یہ بتانا مقصود ہے کہ دنیا کے یہ سارے سرمایہ دارو۔ دولت مندو! اور بڑے جاگیر دارو! اور کارخانے دارو! تمہارے دروازے تو حاجت مندوں کے لئے بند ہو سکتے ہیں لیکن خدا کے رزق کا دروازہ ہرگز بند نہیں ہوتا۔

حالیہ الیکشن میں دیکھا کہ امیدواروں نے اربوں روپے خرچ کر ڈالے اور کروڑوں میٹر کپڑے کے جھنڈے اور بینروں سے گلی کوچوں اور بازاروں کو سجایا مگر کسی امیدوار سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ کسی یتیم بچی کی شادی کر دے۔۔۔ کسی بیوہ عورت کے ننگے سر پہ دو گز کا دوپٹہ رکھ دے۔۔۔ اور یا کسی مفلس و نادار طالب علم کی فیس ہی ادا کر دے۔۔۔ یا کسی دکھی مریض بیمار کا علاج۔۔۔ میری خطابت جب جوبن پہ تھی تو لوگ افتخار ملت۔ شہباز خطابت اور سرمایۂ اہلسنت، محسن اہل سنت کے فلک شگاف نعرے لگایا کرتے تھے۔۔۔ دوران تقریر مستانہ وار جھومتے تھے اور کیف و مستی میں ڈوب جایا کرتے تھے۔

مگر اب۔۔۔

بجتا ہوا ساز کہاں سے لاؤں
بوڑھا ہوں آواز کہاں سے لاؤں

Marfat.com

مگر اس بڑھاپے کے اور سخت علالت کے باوجود میری خطابت عروج پر ہے اور فنِ خطابت سے آشنا لوگ آج بھی میری تقریریں جھوم اُٹھتے ہیں ۔

دو دن ہوئے شہر کے چند معزّز حضرات میری عیادت کو آئے اور رونے لگے ۔ میں نے ان سے آنسو بہانے کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ آپ کی اور صوفی غلام حسین آف گوجرہ کی علالت و بیماری اور جلسوں میں عدم موجودگی کے باعث ملک سے خطابت کا فن ختم ہوتا جا رہا ہے ۔۔۔۔۔

میں نے کہا ۔۔۔ نہیں بھائیو! اسکی وجہ ہماری بیماری نہیں ، سُنّی حضرات کی بے حسی اور بے وفائی کی وجہ سے ہو رہی ہے ۔۔۔ اور پھر ابھی تو ہم دونوں زندہ ان شاء اللہ العزیز صحت یاب ہو کر ہماری خطابت کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ کفر و باطل کے خلاف چمکے گا ۔۔۔

مولینا صوفی غلام حسین صاحب کے ایک صاحبزادہ نے تو مسجد نور کی خطابت سنبھال لی ہے جو اپنے باپ کی طرح اسی جوش و ولولہ سے اپنے فرض کو نبھا رہے ہیں ۔

اور اگرچہ میرا کوئی صاحبزادہ ابھی تک خطابت کے وسیع میدان میں نہیں آیا البتہ میرے مندرجہ ذیل شاگرد اس میدان کے شہسوار دکھائی دیتے ہیں اور ملک بھر میں ان کی خطابت کی دھوم مچی ہوئی ہے ۔۔۔۔۔

مثلاً ۔۔۔۔۔ مولینا محمد رمضان صاحب آفتاب ہیں جن کی خطابت کا آفتاب بدعقیدہ لوگوں کے سروں پر پوری طرح چمک رہا ہے ۔۔۔۔۔

دوسرے ۔۔۔ مولینا محمد اسلم صاحب جلالپوری ہیں جو کہ گورنمنٹ کالج کے پروفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ مسجد گلزار مدینہ میں خطابت کے جوہر بھی دکھا رہے ہیں ۔ اور جو میرے مخلص اور وفادار مرید بھی ہیں ۔۔۔۔۔ اور تیسرے مولانا محمد جاوید صاحب بھی ہیں جو میرے جانثار مرید ہونے کے ساتھ ایک جامع مسجد میں اپنی خطابت کے موتی بکھیر

رہے ہیں ـــــــــ اور مولانا رومی رحمۃ علیہ کی اس دلچسپ اور روح پرور حکایت کا یہ نتیجہ نکلا ـــــ

جیہڑے کہندے سن مراں گے نال تیرے
آیا وقت تے چھڈ کے یار ٹر گئے
بدلا میری وفا دا دین بدلے
میری قبر تے سٹ کے ہار ٹر گئے

ـــــــ اور ـــــــ

جیہڑے کہندے سن مراں گے نال تیرے
آیا وقت تے اوہ کمزور نکلے
پی کے دُدھ بجھ لمیاں تان سوں گئے
خون دین والے مجنوں ہور نکلے ـــــ مگر

میری خطرناک بیماری میں مجھے اخوّت و محبّت کا خون دینے والے کون تھے اور وفا و مروّت کا لہُو دینے والے کون تھے اور ایشیا کے سب سے بڑے ہسپتال ـــ سب سے بڑی علاجگاہ اور سب سے بڑے شفاخانے نشتر ہسپتال ملتان میں دن رات میری خدمت اور تیمار داری کرنے والے یہ مجنوں اور انسانیت کے جذبہ سے سرشار یہ دیوانے اور فرزانے لوگ کون تھے؟

ـــــــــــــ

بے وفا لوگو آؤ میں بتاؤں ! ـــــــــــ ان میں میرا کوئی خاندانی رشتہ نہیں اور نہ ہی کوئی خونی تعلق ہے اور نہ ہی کوئی برادری کے طور پر آشنائی ـــ اور نہ ہی کوئی اور رشتہ داری ہے ۔ اور نہ ہی یہ دیوانے لوگ میرے مقتدی ہیں ان میرے پیچھے جمعہ پڑھنے والے نمازی مگر پھر بھی ملتان کے ان دیوانوں نے میرا نہایت ہی احسن طریقہ اور پوری لگن تندہی سے میرا علاج کروایا وہ ان حسنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کا عظیم کارنامہ

ہے ـــــ جیساکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
مشکوٰۃ شریف صـ ۱۳۳ کہ قیامت کے دن ایک آدمی دربار خداوندی
میں پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا:

یَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ وَلَمْ تَعُدْنِی

کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی۔ میری خبر نہ لی اور میری
تیمارداری نہ کی ـــــ تو وہ آدمی کہیگا ـــــ یا اللہ ـــــ

کیف مرضت وانت رب العٰلمین۔

کہ اے اللہ تو رب العالمین ہوکر کیسے بیمار ہوگیا۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے
جواب آئیگا ـــ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا اور تو اسکی عیادت کے
لئے اس کے پاس چلا جاتا ـــــ لوجدتنی عندہ تو مجھے بھی اس کے پاس پالیتا۔
(مسلم شریف)

ملتان کے یہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالے لوگ مندرجہ ذیل تھے۔
حضرت علامہ پیر سید حامد سعید صاحب کاظمی ایم این اے۔ مولینا ڈاکٹر محمد صدیق
صاحب قادری ـــ مولانا محمد یعقوب صاحب رضوی جوکہ میرے شاگرد بھی ہیں اور ایک
بہت بڑی دینی درسگاہ کے مہتمم بھی اور اسلامی دنیا کے پروفیسر بھی ہیں ـــ مولینا
اللہ نواز صاحب لیلیتی ـــ مولینا مفتی ہدایت اللہ صاحب پسروری ـــ مولانا فیض بخش
صاحب ـــ مولینا حافظ محمد فاروق خاں صاحب سعیدی ـــ حاجی رشید احمد صاحب
مولانا صاحبزادہ محمد سعید احمد صاحب فاروقی ـــ مولانا صاحبزادہ عبدالرشید صاحب صدیقی
ان کے علاوہ ملتان کے جانثار مرید محمد حسین۔ مستری محمد اسلم۔ محمد اسحاق، عبدالرحمٰن اور
اس کے بھائی ـــ بھائی سعید احمد امین دری والا ہاؤس والے۔ بھائی غلام حسین۔ صوفی
عبدالواحد جو تین دن تک میرے ساتھ ہسپتال میں میری خدمت اور تیمارداری کرتا رہا۔

Marfat.com

پھر فیصل آباد کے جانثار مرید حاجی عبدالغفور صاحب اور حاجی غلام صابر صاحب بھی وہاں پہنچ لگے میاں محمد نعیم صاحب اور خلیفہ مختار بھی نشتر ہسپتال پہنچے۔

گویا کہ سارے ملک میں میری بیماری اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہونے ہونے کی خبر پھیل گئی اور یہ انتظام بھی ڈاکٹر محمد صدیق صاحب قادری نے اخباروں میں تصویری خبروں سے ساتھ کیا۔

صاحبزادہ سید افتخار الحسن اس مطلب پرست زمانہ۔ مفاد پرست دنیا اور نفس پرست دنیا اور زمانہ۔ مفاد خود غرض لوگوں میں ایسے ملتان کے مخلص دوست جانثار ساتھی اور وفادار مرید کہاں ملتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا جونہی خبر پھیلی سارا شہر الٹ پڑا۔

قارئین کرام :— آپ حیران ہوں گے کہ خونی رشتہ اور خاندان تعلق نہ ہونے کے باوجود ملتان کے ان علمائے کرام جو اپنی اپنی مسجد میں ایک ممتاز خطیب اور نامور واعظ ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں اور عوام نے ایسا حسن سلوک کیا۔ کیوں؟ — تو بات اصل یہ ہے کہ جوانی و شباب کے ایام میں یہ لوگ میری خطاب کی سارنگی کی حسین تاروں سے کیف و مستی میں ڈوبی ہوئی شان رسالت کی وجد آفرین آواز تقریباً ۲۴۵ دفعہ سن چکے تھے جس آواز کے پھر آرزو مند اور متمنی تھے۔

میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ——— کہ

سارنگیوں تک حال اساڈا خشک لکڑ کس کم دی
وچوں بھگی باہروں ڈنگی کچے جسم دی
بے سُر لیے تے بول ادبدا ہر گز شو نہ بھاوے
چپ کرادے کن مروڑے پھیر سُراں بر لیاوے

میری اس کہانی (بیماری کی) تفصیل کچھ یوں ہے! ——— کہ مولینا محمد فاروق خاں صاحب ہر سال صدیق اکبر کانفرنس بڑی دھوم دھام اور پورے تزک و احتشام

Marfat.com

سے تین روزہ ملتان میں کرواتے ہیں جس میں آخری تقریر میری ہوا کرتی ہے۔ اس دفعہ بھی، مورخہ ۱۰/۹/۱ کو اس کانفرنس کی آخری تقریر کرنے کے لئے ملتان پہنچا

قیام و طعام کا انتظام چونکہ مولانا مفتی ہدایت اللہ صاحب پسروری کے مدرسہ ہدائیت القرآن میں تھا اس لیئے آٹھ بجے رات وہاں پہنچا تو نو بجے کے قریب سانس اکھڑنے لگی اور دل کی دھڑکن بھی تیز ہو گئی ——— جناب مفتی صاحب نے فوراً دوا منگوائی مگر افاقہ نہ ہوا تو ایک ڈاکٹر صاحب کو بلوایا۔ دوائی کے لیئے مدرسہ کے ایک طالبعلم کو ساتھ لے گئے۔ مگر اتنے میں تکلیف زیادہ ہو گئی تو میں نے حضرت مفتی صاحب سے کہا کہ حضور مجھے فوراً نشتر ہسپتال پہنچایا جائے۔

مفتی صاحب، ایک ممتاز عالمِ دین اور ایک عظیم الشان مدرسہ ہدائیت القرآن کے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت کے موتیوں سے دامن بھر رکھتے ہیں اور وفا و اخلاص کے ساتھ حسنِ اخلاق کی دولت سے بھی مالا مال ہیں ——— انہوں نے فوراً ڈاکٹر محمد صدیق صاحب قادری کو ٹیلی فون کیا کہ صاحبزادہ صاحب کی حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ انہیں فوراً نشتر ہسپتال میں داخل کرنے کا انتظام کیا جائے جواب آیا کہ لے آؤ۔ ہم کوئی ساڑھے نو بجے رات نشتر ہسپتال پہنچ گئے۔

دیکھا تو مولینا ڈاکٹر محمد صدیق صاحب قادری بمعہ چھ ماہر تجربہ کار ڈاکٹروں، تین نرسوں اور پورے ساز و سامان کے ساتھ سپیشل، مخصوص اور وی۔ آئی۔ پی کے کمرہ میں موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں: ———

ڈاکٹر فاروق نذیر صاحب سربراہ شعبۂ امراضِ قلب۔ ڈاکٹر جاوید رحمانی سینئر رجسٹرار صاحب۔ ڈاکٹر شبیر حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور ڈاکٹر عارف مرزا صاحب بس پھر انہوں نے کمال ہوشمندی۔ نہائیت عقلمندی اور بڑی مہارت سے علاج شروع کر دیا۔ آخر کوئی ساڑھے گیارہ بجے ڈاکٹر صاحبان کامیاب ہوئے۔ مجھے ہوش آئی

Marfat.com

حواس درست ہو گئے اور وفادار دوستوں اور مخلص احباب اکرم نے اللہ کریم کا شکریہ ادا کیا۔ چہروں پر رونق آگئی اور میری زندگی کے گلشن پر چھائی ہوئی خطرناک خزاں جاتی رہی اور ڈاکٹروں کی کوشش سے تازہ بہار آگئی۔ تو میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ملتان میں اگر روحانی بیماریوں کی علاج گاہیں موجود ہیں تو یہاں جسمانی امراض کا بھی شفاخانہ ہے۔ روحانی بیماریوں کی علاج گاہیں حضرت شیخ غوث بہاؤالحق۔ حضرت شاہ رکن عالم حضرت موسیٰ پاک شہید۔ حضرت شاہ گردیز اور دوسرے اولیائے کرام کے مزارات اور جسمانی امراض کا شفاخانہ نشتر ہسپتال ہے!

ملتان والو! آپ کی وفا زندگی تک یاد رہے گی۔ اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:۔

میں نے دیکھا کہ ایک کتا اپنے مالک کی لاش پر رو رہا ہے۔ تو میں نے دیکھا اور کتے سے کہا۔

کیوں لاش پہ مالک کی ہے روتا؟
ہوٹل کیطرف جا کہ غذا بھی ہے کوئی چیز

تو کتے نے جواب دیا۔۔ کہ

جو تو نے کہا مجھ کو تسلیم ہے دل سے
لیکن میرے نزدیک وفا بھی ہے کوئی چیز

مشکوٰت شریف صـ ۱۳۷ بحوالہ بخاری شریف :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ يَعُودُهُ : ـــــ کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت کار تھا سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ شاید اس یہودی کے بیٹے یہودی کی خدمت گزاری

Marfat.com

یہ ہو کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے دروازہ سے اندر داخل ہوتا بھی دیکھتا ہو اور مسجد سے نکلتا بھی ——

ایک دن وہ بیمار ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سر کے قریب کھڑے ہو گئے اور اسے فرمایا —— اسلم —— کہ اسلام لے آ ——

فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ :— تو اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا ——

فقال اطع ابا القاسم — تو اس کے باپ نے کہا —— کہ ابا القاسم یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر یعنی مسلمان ہو جا —— فَاَسْلَمَ — پس وہ اسلام لے آیا —— تو رسول کریم علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا —— اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ —— کہ اللہ کا شکر ہے کہ میری عیادت کرنے ۔ اور اسلام لانے سے جہنم کی آگ سے بچ گیا ——

اور پھر فرمایا رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ——
مشکوٰت شریف ص ۱۳۵ بحوالہ ترمذی شریف و ابوداؤد شریف —— حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔ فرماتے ہیں ۔

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً —— کہ جو مسلمان کسی مسلمان بیمار کی بیماری کی عیادت کرے صبح کے وقت تو رات تک اس کے لیے فرشتے بخشش و رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جو رات کو عیادت کرے تو صبح تک دعائیں کرتے ہیں ——

وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفُ الْجَنَّۃِ ۔ اور اس کے لئے جنت میں ٹھکانہ ہو گا ۔

اور پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں ۔ چھ بھی ہیں ۔۔ ان میں ایک عیادت المریض بھی ہے ۔

Marfat.com

حضراتِ گرامی! ـــــ غور کرو اور آنکھوں سے تعصّب و عناد کی پٹی اتار کر دیکھو اور دل و دماغ سے نفرت و عداوت کے گرد و غبار کو جھاڑ کر سوچو کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کا راستہ کتنا آسان کر دیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بیمار پرسی و عیادت کے لئے جائے اور بیمار سے پوچھے کہ بھائی کیا حال ہے تیرا ـ تو اتنا کہنے سے فرشتوں کی بخشش کی دعا صبح و شام مانگنے کے ساتھ ساتھ جنت کا دروازہ بھی کھول دیا جاتا ہے ـــــ تو یہ ڈاکٹر اور حکیم لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ جو مریض کا علاج بھی کرتے ہیں اور عیادت بھی کرتے ہیں ـ اور دن میں دو تین بار بیمار کا حال بھی پوچھتے ہیں ـ

میری عیادت کو آنے والوں میں سے حضرت سیّد حامد سعید شاہ صاحب سرفہرست ہیں جو حضرت علامہ رازیٔ دوراں ـ غزالیٔ زماں اور ولیٔ کامل جناب سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے بعد ملک کی بہت بڑی اور پرانی درسگاہ انوار العلوم کے مہتمم بھی ہیں اور جمعیت العلماءِ پاکستان کے سرپرست ہونے کے ساتھ ایم ـ این ـ اے بھی ہیں گویا کہ مذہبی اور سیاسی دونوں میدانوں کے شہسوار بھی ہیں ـــــ

اور پھر دیکھ کر حیران رہ گیا کہ علمائے ملتان کے علاوہ ملک کے مشہور و معروف خطیب اور ممتاز عالم دین جناب مولینا محمد عارف صاحب نوری آف مریدکے نشتر ہسپتال ملتان، میری عیادت ـ بیمار پرسی اور خبر گیری کے لئے آپہنچے ـــــ

اور پھر نشتر ہسپتال ملتان کے ڈاکٹر تو نہایت ہی خوش مزاج ـ خوش اخلاق اور ہنس مکھ ہونے کے ساتھ ساتھ پورے دلی لگاؤ سے بیمار کا علاج کرتے ہیں ـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# جمعۃ المبارک کے فضائل

# اور

# جمعہ بازار کی لعنت

برادرانِ اسلام! ـــــــ بیماری ـــ علالت اور چلنے پھرنے سے معذوری کے باوجود میری خطابت میں وہی جوش ـــ میری تقریر کا وہی انداز اور میری وعظ میں وہی دبدبہ ہے اور نہ ہی میرے جمعۃ المبارک کے اجتماع میں کوئی فرق آیا ہے اور نہ ہی فنِ خطابت اور قرآن و حدیث کے نکات بیان کرنے میں کوئی کمی واقعہ ہوئی ہے۔

اور نہ ہی میرے مقتدیوں ـــ نمازیوں اور دوستوں کے ذوق و شوق میں کوئی دیوار کھڑی ہوئی ہے۔

وہی داد و تحسین کے پھول اور وہی نعروں کی گونج!

البتہ ـــــ ہر فرقہ کے علماء کرام اور خطیب حضرات یہ شدّت سے محسوس کر رہے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن شادیوں کی گہما گہمی کے باعث اجتماع میں فرق آگیا ہے۔ اور کروڑوں مسلمان جمعۃ المبارک کے دن شادیوں میں شرکت کرنے سے جمعہ کی برکت اور سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں ـــــ مولینا کوثر نیازی صاحب نے

Marfat.com

تو جمعتہ المبارک کے دن کی چھٹی اسلیئے منظور کروائی تھی کہ اُمت مسلمہ پورے خشوع و خضوع ۔ پورے شوق و ذوق اور پوری دُنیا دینی لگن کے ساتھ ایک اجتماع کی صورت میں جمعتہ المبارک ادا کرلیا کریں ۔

لیکن ہم نے اس مبارک دن کے ایک اہم مذہبی اور اسلامی فریضہ کو شادی و بیاہ کے مرغوں کی ٹانگوں پر قربان کردیا ہے ۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے ساتھ جمعہ بازاروں کی لعنت کا اضافہ کرکے حکومت نے جمعتہ المبارک کی دینی اہمیت کو اور بھی گھٹادیا ہے ۔۔۔۔

جمعہ کے دن اور پھر عین جمعہ کی آذان ۔۔ خطبہ اور جماعت کے وقت ہی نہیں بلکہ اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کی اوّل آذان کے ہوتے ہی ہر قسم کا لین دین ہر طرح کی خرید و فروخت اور ہر لحاظ سے بیع و شراء قرآن پاک نے حرام قرار دے رکھی ہے ۔ مثلاً ۔۔۔۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔۔۔۔۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ۔۔۔۔ کہ

اے ایمان والو! کہ جب جمعہ کے دن ، جمعہ کی آذان ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو ۔ یعنی جمعہ پڑھنے کی تیاری میں لگ جاؤ ۔۔۔ غسل کرو ۔ صاف ستھرے کپڑے پہنو اور خوشبو لگاؤ ۔۔۔ اور ہر طرح کی خرید و فروخت چھوڑ کر جمعتہ المبارک کا اہم فریضہ ادا کرنے کے لئے مسجدوں کی رونق کو دوبالا کرو ۔۔۔۔ اور اسلامی و مذہبی اجتماع کی برکت و سعادت حاصل کرو ۔۔۔۔۔

ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

اور اگر تم جانتے ہو تو تمہیں تمہارے لیئے خیر و برکت اور ہر طرح کی فلاح و بہبودی ہے ۔

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن حیران ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے جمعۃ المبارک کی ادائیگی اور اس کی برکت اور سعادت اور اُمت مسلمہ کی اجتماعی فلاح و بہبودی کے واضح اعلان کے بعد اپنی بے حسّی۔ بے اعتنائی اور قرآن پاک سے لاتعلقی اور حکمِ خُداوندی کے خلاف اپنی جہالت کے باعث بغاوت کا ثبوت کیوں دیتے ہیں اور اس کے فیوض و برکات اور سعادت اور عظیم ثواب سے محروم کیوں رہ جاتے ہیں ——

جیساکہ —— امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(۱) —مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹ مسلم شریف کے حوالے سے —— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ——

خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ —— کہ انسان پر جمعہ کے دن سورج کا طلوع ہونا بہتر ہے کیونکہ اسی جمعۃ المبارک کے دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی ——

(۲) —— اور پھر ارشاد رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ امام کے خُطبہ اور جماعت کے مابین جمعۃ المبارک کے دن ایک گھڑی بھی آتی ہے —— یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ —— کہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کیا جائے گا وہ عطا کیا جائیگا۔

(۳) —مشکوٰت شریف ص ۱۲۱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —— مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ —— (رواہ احمد والترمذی)

کہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرنے والا مسلمان قبر کے فتنہ یعنی عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

(۴) —اور پھر فرمایا —— مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ۔

Marfat.com

کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے یعنی بوجھ کر جمعہ چھوڑ دے اسے چاہیئے کہ اس گناہ کے کفارہ کے لئے ایک دینار صدقہ دے ـــــ

۵ ـــ مشکوٰت شریف صـ ۱۲۲ بخاری و مسلم شریف کے حوالہ سے ـــ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ ـ کہ جس دن جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے ہر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جمعہ کی نماز ادا کرنے کی خاطر جو پہلے مسجد میں آتا ہے، دفترِ عمل میں اس کی یہ نیکی لکھ لیتے ہیں ـــــ

۶ ـــ پھر ارشادِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ـــ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَ اللّٰہُ عِیْدًا ـــــ کہ اے مسلمانوں کی جماعت تحقیق اللہ کریم نے اس جمعہ کے دن کو بھی تمہارے لئے عید بنا دیا ہے ـــــ حدیث پاک کے یہ الفاظ بتلا رہے ہیں کہ بغیر کسی عذر شرعی کے نمازِ جمعہ کو ترک کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسکی سزا ہیں اور اس گناہ کا خمیازہ بھگتنے کے لئے ایک یا آدھا دینار صدقہ پڑتا ہے ـ تو بیاہ شادیوں اور جمعہ بازار سے جمعہ کی آذان کے بعد سودا سلف خریدنا ـ خرید فروخت اور لین دین کرنا کیا بغیر عذر کے جمعہ کے فرض کو چھوڑنا نہیں ہے تو اور کیا ہے ـ

احباب کرام ! ـــــ یہ یاد رہے کہ نبی پاک صل اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں بھی شادیاں جمعہ کے دن ہی ہوا کرتی تھیں بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام اور بی بی زلیخا کی شادی جمعۃ المبارک کے دن ہوئی ـ حضرت سلیمان علیہ السلام اور شہزادی بلقیس کا نکاح بھی جمعہ کے دن ہوا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی، ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بھی جمعہ کے دن ہی ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح بھی خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے جمعہ ہی کو ہوا ـ اور جمعہ کے دن نکاح کی بڑی فضیلت آئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان جمعۃ المبارک کی نماز نہیں چھوڑتے تھے ـ

Marfat.com

ان کا طریق کار جمعہ کے دن شادی کا یہ ہوتا ہوگا کہ جمعہ کی آذان سے پہلے پہلے شادی کی پوری کی پوری رسم، پوری شان وشوکت سے ادا کرلیا کرتے ہوں گے اور یا جمعہ کی نماز کے بعد سب کچھ ہوتا ہوگا تاکہ جمعہ کی نماز کے بعد کوئی رکاوٹ اور کوئی دیوار کھڑی نہ ہو۔ اور پھر اس زمانہ مبارک کی شادیاں خالص اسلامی طریقہ سے ہوا کرتی تھیں جس میں نہ ہزاروں کی تعداد میں دعوت ۔ نہ ڈھول باجہ ۔ نہ بھنگڑا، نہ آتشبازی اور نہ عیاشی وفحاشی کا مظاہرہ اور نہ مرغہ نہ بریانی ۔ نہ قورمہ اور نہ پلاؤ اور نہ کھیر نہ فرنی ہوا کرتی تھی ۔ بلکہ سادگی اور کفایت شعاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند براتی جاتے اور سادہ سی خوراک کھا کر دلہن کو ڈولی میں بٹھلا کر گھر لے آتے تھے ۔

۱ ۔ اب اس بیماری کا علاج یہی ہے کہ ہم بھی جمعۃ المبارک کی عظمت ۔ اس کے محاسن، اس کے کمالات اور اس کے ثوابِ عظیم حاصل کرنے کیخاطر جمعہ سے پہلے یا جمعہ کے بعد خورد و نوش اور دعوتِ ولیمہ کا انتظام و اہتمام کرلیا کریں تاکہ براتی بھی جمعہ کی نماز کسی نزدیکی جامع مسجد میں ادا کرلیا کریں ۔

۲ ۔ یا جمعۃ المبارک کی چھٹی منسوخ کرکے اتوار ہی رکھ لی جائے ۔

۳ ۔ اور یا پھر چھٹیاں دو کردی جائیں تاکہ لوگ جمعہ کے اگلے دن شادی کرلیا کریں ۔

۴ ۔ اور یا جمعہ کے دن شادی میں مدعوئین اور بلائے ہوئے لوگ شمولیت سے انکار کردیں ۔

بہرحال ۔ جمعۃ المبارک کی فرضیت ۔ اسکی برکت اور ثوابِ عظیم کے حصول کیخاطر کوئی نہ کوئی تبدیلی لانی ضروری ہے تاکہ مسلمان اس کے عظیم ثواب سے محروم نہ رہیں ۔ اور جمعہ بازاروں کا سلسلہ بھی ملک سے ختم کیا جائے تاکہ قرآن پاک کے بتائے ہوئے جمعہ شریف کے اہم فرائض کی پوری طرح ادائیگی ہوسکے اور جمعہ کی پہلی آذان ہی سے تمام کاروبارِ زندگی ۔ ہر طرح کا لین دین اور ہر قسم کی خرید و فروخت

Marfat.com

بند کر کے خدا اور رسُول کی خوشنودی و رضا حاصل کی جائے۔

## جمعہ بازار کی لعنت

حضرات گرامی ــــ اے اہل ایمان۔ اب ذرا جمعہ بازار کی لعنت جو ہماری اسلامی مملکت میں پھیل چکی ہے اور جس لعنت کے باعث کروڑوں مسلمان جمعۃ المبارک کی خیر و برکت سے محروم رہ جاتے ہیں ــــ اور اللہ کریم کے واضح اعلان کے خلاف اپنی بے حسّی ـ اپنی جہالت اور اپنی مذہبی کمزوری کے باعث بغاوت کر کے اللہ و رسُول کی ناراضگی پسند کرتے ہیں، اس کی کہانی بھی سُنیئے۔

تفسیر کبیر ــ جلد ۸ صـ ۱۴۷ ــــ سورۃ جمعہ میں ارشاد باری تعالے کہ ــ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَہْوًا انْفَضُّوْا اِلَیْہَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا ـ کہ جب یہ مسلمان کسی تجارت کے مال کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تجھے اے میرے محبُوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پاک پر اکیلا چھوڑ جاتے ہیں ــــ

اس آیت پاک کا شانِ نزول جناب امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے ــــــ

اِنَّ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیْ اَقْبَلَ بِتِجَارَۃٍ مِنَ الشَّامِ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ کہ دحیہ کلبی اسلام لانے سے قبل شام سے تجارت کا مال مدینہ منوّرہ لایا کرتے تھے جس میں خورد و نوش کا سامان ــ ضروریات زندگی کی اشیاء اور روزمرہ کے استعمال کی چیزیں ہوا کرتی تھیں ــــ مثلاً گوشت ـ دالیں ـ سبزیاں ـ آلو ـ آٹا کپڑا ـ پیاز ـ لہسن اور انڈے وغیرہ ــ

وَکَانَ یَتَلَقَّاہُ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ بِالطَّبْلِ وَالصَّفَقِ ــــ اور پھر وہ ڈھول اور نوبت کے ذریعہ پورے مدینہ منوّرہ میں اعلان کرواتا ــــــ

وَکَانَ ذَالِکَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ

عَلَی المِنبَرِ یَخطُبُ —— اور یہ سب کچھ جمعۃ المبارک کے دن ہوتا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پاک پر کھڑے ہو کر جمعۃ المبارک کا خطبہ شریف دے رہے ہوتے۔ اور پھر ادھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کا خطبہ مبارک شروع ہوتا ادھر دحیہ کلبی کی طرف سے اعلان کیا جاتا —— کہ آؤ شہر والو — دوڑو — خورد و نوش کا سامان آگیا — گوشت آگیا — دالیں آگئیں — لہسن آگیا — پیاز آگیا اور انڈے بھی آ گئے — آٹا بھی آگیا ہے ——

بس یہ اعلان سنکر مسلمان نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر تنہا چھوڑ کر کھانے پینے کی چیزیں لینے اور خوراک حاصل کرنے کیلئے جمعہ بازار کی طرف دوڑ پڑتے تھے اور مسجد میں صرف ۱۲ مسلمان رہ جاتے تھے۔

وکان من الذین معه ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما

اور ان میں حضرت ابوبکر صدّیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما مسجد میں نبیؐ پاک علیہ السلام کے ساتھ رہ جایا کرتے تھے ——

برادرانِ اہلِ مدینہ —— صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدّیق سے ضرور پوچھا ہوگا کہ اے ابوبکر سب مسلمان مجھے منبر پاک پر عین جمعہ کے خُطبہ کے دوران چھوڑ کر سودا خریدنے کے لئے دحیہ کلبی کا فکر لگائے ہوئے جمعہ بازار میں چلے گئے ہیں، تم کیوں نہیں گئے؟

تو سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ انھوں نے ضرور بقول اقبال مرحوم — یہ جواب ہوگا —— کہ —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ——

پروانے کو چراغ اور بُلبُل کو پھول بس
صدّیق کے لیے ہے خُدا کا رسول بس

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دحیہ کلبی کا نام نہیں لکھا بلکہ تجارتی قافلہ لکھا ہے۔

Marfat.com

ھُوا ـــ سے مراد طبل اور ڈھول یا دف کی آواز مراد ہے ۔
آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو جاؤ اور اسکی خیر و برکت سے دامنِ مراد بھر لو تو پھر کر اپنی روزی تلاش کرو اور ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے کی کوشش کرو ـــــ

مگر پھر بھی ـــــ یہ نہ بھولنا کہ ـــــ واللہ خیر الرازقین
کہ اللہ تعالیٰ ہی اچھا اور بہترین رازق ہے ـــــ

کہ جس نے تمہیں ماں کے پیٹ میں رزق دیا اور جو پتھر میں کیڑے کو روزی دیتا ہے وہ تمہیں بھی اس رزق سے محروم نہیں رکھے گا ـــــ

میرے پیارے صاحبو! ـ جہاں قرآن پاک کی سورۃ جمعہ کے آخری حصہ میں جو ہدایات جاری کی گئیں ہیں ان میں سے افضل یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ترک کر کے روزی تلاش کرنا جرم اور حرام ہے ـــــ اور ـــــ **جمعہ بازار لگانا** ایک کافرانہ دل و دماغ کی اختراع اور مشرکانہ ذہن کی پیداوار ہے وہاں یہ امر بھی غور طلب ہے ۔
کہ انسان کے لئے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء اور خورد و نوش کا سامان مہیا کرنا اور اپنی معاشی حالت کو درست رکھنے کے لئے دوڑ دھوپ کرنا اتنا ضروری ہے کہ مدینہ پاک کے مسلمان اور جو اصحابِ رسول بھی تھے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو عین جمعۃ المبارک کے خطبہ شریف کے دوران منبر پاک پر اکیلا و تنہا چھوڑ کر دحیہ کلبی کے لگائے ہوئے جمعہ بازار کیطرف دوڑ جایا کرتے تھے تاکہ اشیاء ختم نہ ہو جائیں اور ہم محروم نہ رہ جائیں ـــــ

میرے مخلص ساتھیو! ـ جانثار معتقدو اور وفادار مریدو! ـــ دیکھو بات سے بات نکل کر کہاں تک جا پہنچی ـــــ بات تو **گستاخ رسول** ـــــ سلیمان رشدی سے شروع ہوئی تھی پھر بڑھتے بڑھتے مرزا غلام احمد قادیانی

Marfat.com

تک جا پہنچی جو سب سے بڑا گستاخِ رسول ہے ۔

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۰ء کی "نوائے وقت" اخبار میں ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی ہے کہ سلیمان رشدی نے اپنے خلاف نفرت و عداوت کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور اپنے خلاف جناب امام خمینی صاحب کے قتل کے فتویٰ کا کوئی اچھا سا حل نکالنے کے لئے ملّت اسلامیہ سے معافی مانگ لی ہے بلکہ اپنے کافرانہ رویّہ سے توبہ اور تجدیدِ اسلام کر کے حلقۂ بگوشِ اسلام ہو گیا ہے ۔

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو پھر مرزا طاہر بیگ قادیانی کو بھی خدا و رسول اور اہل اسلام سے معافی مانگ کر اور اس کے ساتھ دوسرے مرزائیوں کو بھی نئے سرے سے اسلام لا کر اور یہ تسلیم کر کے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنے والا کذّاب ۔ کافر ۔ مرتد اور واجب القتل ہے مسلمانوں میں گھل مِل جانا چاہیئے ۔

محترم دوستو! ــــــ یہ یاد رہے کہ ۳۵ سال سے میرا جہاد صرف مرزائیت کے خلاف ہی نہیں ہے بلکہ ہر باطل فرقہ اور ہر بد عقیدہ انسانوں کی پھیلائی ہوئی ضلالت و گمراہی کی ظلمتوں میں نیکی و شرافت کی شمع جلانے میں مصروفِ عمل ہوں اور دنیائے سُنیّت کے خلاف ہر اُٹھنے والی غلیظ زبان پر جندرہ لگانے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتا ہوں ۔

اور اس سلسلہ کے ۳۵ لاکھ میل کا زندگی کا سفر ۱۹۴۸ء سے شروع ہوتا ہے اور آج ۱۹۹۰ء تک جاری ہے ۔ اس حق و صداقت کی تبلیغ کے سفر کی تین جھلکیاں بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

۱ بہاولپور سے ۴۲ میل دور مشرق کی طرف ہیڈ راجگان میں ظہر کی نماز کے بعد تقریر کر کے اگلے دن راولپنڈی پہنچنا تھا ۔ اور ظہر سے پہلے تقریر تھی ہیڈ راجگاں تقریر کر کے رات ملتان آ گئے کار کے ڈرائیور سیّد تنویر شاہ صاحب تھے ،

Marfat.com

جو ایک ماہر اور تجربہ کار ڈرائیور ہونے کے ساتھ۔ بڑے جی دار نڈر اور حوصلہ مند اور ان تھک بھی ہیں۔ رات بارہ بجے میں نے شاہ صاحب کو جگایا اور پوچھا۔ شاہ جی کیا ارادہ ہے؟ — جواب دیا — جی حاضر ہوں! — چلو —

میں نے پھر غیر ارادی طور پر کہا — شاہ جی! ۔ رات اندھیری ہے اور راستہ خطرناک اور سفر طویل ہے ۔ خوفناک جنگل ۔ بھیانک اُجاڑ ۔ ریت کے ٹیلے اور صحراو بیابان کے ہولناک مناظر اور ریگستان کے وحشی و خونخوار درندوں کے درمیان سے گزرنا ہے — ملتان سے مظفر گڑھ بلیس[2] میل اور مظفر گڑھ سے میانوالی ۲۹۰ کلومیٹر — اور میانوالی سے تلہ گنگ ۱۰۹ کلومیٹر اور تلہ گنگ سے راولپنڈی خدا جانے کتنی دور ہے ——— سوچ سمجھ لو! ———
کہنے لگے — صاحبزادہ صاحب ۔ گھبراؤ نہیں ۔ پہلے کوئی مجھے مارے گا پھر آپ کی طرف آئیگا۔

شاہ صاحب کا یہ جرأتمندانہ جواب سنکر رات کے بارہ بجے ملتان سے روانہ ہوگئے۔ مظفر گڑھ سے آگے گزرے تو تھل کا علاقہ شروع ہوگیا جہاں سے سڑک کے سوا آس پاس کی اور کوئی شے دکھائی نہیں دیتی تھی ۔ راستہ میں پولیس کی کئی چوکیاں ملیں اور ہر چوکی والوں نے کہا ۔ عجیب دیوانے ہو کر اس خوفناک ریت کے لق و دق سمندر میں آن پھنسے ہو! ——— جاؤ خدا حافظ!
اور آخر کار شاہ صاحب نے بڑی ہوشیاری ۔ ہوشمندی اور بڑے ہی حوصلہ سے اتنا لمبا سفر طے کیا اور دن کے دس بجے راولپنڈی پہنچا دیا — جاتے ہی تقریر کی اور پھر فیصل آباد کے لئے روانہ ہوگئے ———

۲ برکی کے محاذ پر رات کو تقریر کر کے اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے جہانیاں منڈی تقریر کرنے کے بعد رات کو رحیم یار خاں پہنچنا تھا — مختار احمد ڈرائیور

Marfat.com

تھا جو انجن کی ایک ایک تار سے بھی واقف تھا ـــــ جلسے کے بعد برکی سے رات ایک بجے صبح کی نماز کئی راستوں ـ کئی سڑکوں اور کئی منزلوں کو طے کرتے ہوئے جہانیاں منڈی جا کر پڑھی، بارہ بجے وہاں کے ایک عظیم الشان اجتماع میں خطاب کرنے کے بعد وہاں سے چلے اور رات آٹھ بجے رحیم یار خان جا پہنچے ـــ وہاں تقریر کی اور رات کے ایک بجے پھر فیصل آباد کے لیے چل پڑے! ـــ

۳ تبلیغی مرکز رائے ونڈ سے کوئی دو تین میل آگے ایک بستی میں جلسہ تھا۔ عبدالستار نیازی نعت خواں بھی ساتھ تھا اور ڈرائیور سید تنویر شاہ صاحب تھے جلسہ سے فارغ ہو کر واپس لاہور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری دسلام کے لیے یتیم خانہ کے چوک پر پہنچے تو پولیس کا ایک بھاری دستہ ہماری آمد کا منتظر تھا جو رات کے مسافروں کو حفاظت سے منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لیئے نہیں بلکہ ان کے مال و متاع کے لوٹنے کے لیئے ہر شہر کے بڑے چوک میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہماری کار ان کے قریب سے گزری تو پیچھے لگ گئے یہ سمجھ کر کہ گاڑی کا نمبر سندھ کا ہے اور یہ یا تو سمگلر ہیں یا سندھ کے ڈاکو ــــــ اور سندھ کے ڈاکو ہیں بھی مشہور جنھوں نے سراندیپ سے واپس جاتے ہوئے عربوں کا قافلہ لوٹ لیا تھا اور پھر انہیں سنگین جرم کی سزا دینے اور ان کی ڈاکہ زنی کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے حجاج بن یوسف کے عہدِ خلافت میں محمد بن قاسم کو ایک اسلامی لشکر لے کر آنا پڑا اور ان ڈاکوؤں کی سرکوبی اور راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی! میرا خیال ہے کہ سندھ کے مشہور ڈاکو رحیم ہنگورو کی ہلاکت کے بعد اب سندھی ڈاکوؤں کا خاتمہ ہو گیا ہو گا۔ مگر دو چار سال بعد سے تو پتہ چلتا ہے کہ آجکل سندھ میں جو بھی پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکو ہی پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

آؤ ——— ذرا پاکستان کے ایک مشہور و معروف اور ملک میں سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار "نوائے وقت" کی تازہ خبریں ملاحظہ کریں ———

مورخہ ۲۷ دسمبر ۹۰ء ص ۸ ایک ریٹائرڈ ایس پی کا گھر والوں کے نام خط، "۲۵ لاکھ روپے ادا نہ کئے تو ڈاکو مجھے رہا نہیں کریں گے۔"

مورخہ ۲۷/۱۲/۹۰ ص ۸۔ "گوٹھ ساون بستی کے قریب تین افراد کو اغوا کر لیا گیا۔ ڈاکو دو افراد کو یہ کہکر چھوڑ گئے کہ تاوان کا بندوبست کر لیں۔"

مورخہ ۲۷/۱۲/۹۰ ص ۸۔ " دادو سندھ ——— ڈاکوؤں کی فائرنگ سے اے ایس آئی اور اس کے چچا جاں بحق۔ "وہ داہن کے قریب گاؤں میں ڈاکہ ڈالنے آئے تھے، مزاحمت پر گولی چلادی"۔

۲۹/۱۲/۹۰ ص ۳۔ " ایدھی ایمبولنس کی ایک پک اپ پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک ——— ۵ افراد زخمی ——— دو خواتین کی حالت نازک ہے۔"

ٹنڈو الہ یار ——— سندھ

۲۹/۱۲/۹۰ ص ۳۔ "سندھ میں پندرہ ۱۵ سو ڈاکوؤں کا صفایا کرنے کیلئے کمانڈوز کی بٹالین درکار ہو گی۔"

ان خبروں کے بعد صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن، وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ:-

کہاں گیا تمہارا یہ اعلان کہ تاوان لے کر رہا کرنے والے ڈاکوؤں کو سرِ عام پھانسی دی جائے گی

۴ آج سے کوئی پندرہ سال پہلے کی کہانی اور بات ہے کہ میں لیہ اسٹیشن سے اتر کر چودہ میل کے ریگستان تھل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد گرمی میں ایک اونٹ پر ایک چک میں پہنچا۔ جلسہ ختم نبوّت کے نام پر تھا، ہزاروں کا مجمع

Marfat.com

اور لنگر کا عام انتظام تھا ـــــ لاؤڈ سپیکر بھی لگا ہُوا تھا مگر اسٹیج خالی اور مجمع بکھرا ہُوا تھا لوگ اِدھر اُدھر حیران و پریشان پھر رہے تھے ـ

مَیں نے انتظامیہ سے پوچھا ـــــ یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگ پریشان اور بکھرے ہوئے کیوں ہیں؟ اور جلسہ شروع کیوں نہیں کیا گیا ـــــ

رو کر کہنے لگے ـــــ حضور ہم غریب اور کمّی لوگ ہیں اور چک والے چوہدری لوگ ہیں اور سب مرزائی ہیں ـ ہم نے جلسہ ختمِ نبوّت کا اشتہار چھپوایا تو یہ مرزائی چوہدری ہمارے پاس آئے اور بڑے غصّے سے کہنے لگے کہ اگر تم نے یہ جلسہ کیا تو ہم تمہاری لڑکیاں اُٹھا لیں گے ـــ

آج ہم پھر ہمّت کر کے اور جانیں ہتھیلی پہ رکھ کر انتظام کرنے لگے تو پھر ان کی طرف سے یہ دستی رُقعہ آیا ہے کہ کیا تم نے ہمارا پہلا اعلان نہیں سُنا تھا اور خبردار جو جلسہ کروایا ـــــ

مَیں نے ان کی کہانی سُنی تو جوش آگیا ـــــ جوانی تھی ـ شباب کا زمانہ تھا ـــ نہ کوئی خوف تھا اور نہ کسی قسم کا کوئی ڈر ـــــ انہیں حوصلہ دیا ـــ تسلی دی اور کہا کہ آپ گھبرائیں نہ ـ انشاء اللہ العزیز جلسہ ہوگا اور ضرور ہوگا اور ختمِ نبوّت کے مقدّس موضوع پر ہوگا ـ

کمرہ سے تین آدمیوں کے سوا باقی تمام آدمی باہر نکال دیئے ـــ دروازہ بند کر کے میں نے ان سے پوچھا، اس علاقہ کا ڈاکو قسم کا کوئی آدمی ہے ـ

کہنے لگے ـــ ہاں ہے ـــ یہاں سے چار میل دور فلاں چک میں نُورا ڈاکو ہے ـــ جو بڑا دلیر اور لڑاکا ہے!

مَیں نے ان سے کہا کہ دو ڈاچیاں تیار کرو ایک پر کوئی سوار پہلے نکل جائے اور نُورا کو جا کر کہے کہ صاحبزادہ پیر سیّد افتخار الحسن فیصل آباد والے تجھے ملنے آرہے ہیں!

Marfat.com

مگر کسی دوسرے آدمی کو اس بات کی خبر نہ ہو ـــــ انہوں نے دو مہرے تیار کیئے جنہیں ریگستان کا جہاز کہا جاتا ہے۔

ایک آدمی بڑی ہی رازداری سے نکل گیا اور پھر کوئی دس پندرہ منٹ کے بعد میں بھی دوسرے مہرے پر ایک آدمی کے پیچھے بیٹھ کر روانہ ہو گیا ۔ آنِ واحد میں اس چک میں پہنچ گیا ۔ پہلے جانے والے آدمی نے نورا کو بتلا دیا ہوا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ میں ایک ڈاکو اور وہ صاحبزادہ ۔ پیر اور سیّد ـــــ آخر معاملہ کیا ہے ؟

اتنے میں میں بھی نورا ڈاکو کے ڈیرہ پر پہنچ گیا ۔ نہایت ہی خوبصورت جوان ۔ چہرہ پُر جلال پیشانی پر جمال اور آنکھوں میں ماہتابی چمک ۔

اگر میں نے دُلّا بھٹی دیکھا ہوتا تو سمجھتا کہ یہی ہے ۔ دس بارہ جوان اور بھی اس کے بیٹھے تھے ۔

میری سج دھج کو دیکھکر تعظیم کے لئے وہ سب کھڑے ہو گئے ۔

میں نے بیٹھتے ہی پوچھا ـــ جوانو! تم میں سے نورا کون ہے ؟

وہ خود ہی بول اٹھا ـــ جی میں ہوں ـــــ حکم ـــــ

میں نے کہا تم سے علیحدگی میں بات کرنی ہے ۔ ہم دوسرے کمرے میں چلے گئے ـــــ جی حکم فرماؤ !

میں نے کہا نورے سُنا ہے تو ڈاکو ہے ؟

کہنے لگا جی ہاں ! ـــــ فرماؤ کیا بات ہے اور اس کی سانس تیز ہو گئی !

میں نے کہا ۔ نورے تو نے کئی گھر لوٹے ہوں گے اور اگر کوئی تیرے نبی ﷺ کی نبوّت اور عزّت پر ڈاکہ ڈالے تو تیرے پاس اسکا کیا علاج ہے ؟

کہنے لگا ـــــ قتل یا ! اور ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ـــــ میں نے فوراً ختمِ نبوّت والے جلسہ کا اشتہار اسے پکڑا

Marfat.com

دیا — اور مرزائیوں کی طرف سے دی گئی دھمکیوں کا ذکر بھی کر دیا —
کرامتی قدرت حضرات! نورا ڈاکو تڑپنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں آگ کے انگارے جل اُٹھے اور تن بدن میں مرزائیوں کے خلاف نفرت و عداوت کے شعلے بھڑک اُٹھے!

کہنے لگا حضور کچھ کھانا پینا ہے تو سب تیار ہے — نہیں تو — آپ چلیں۔ جا کر جلسہ شروع کریں اور میں بمعہ ساتھیوں کے آیا —
شربت کا گلاس پی کر ہم واپس آ گئے۔

میں نے سٹیج پر چڑھ کر اعلان کر دیا کہ حضرات فوراً جلسہ گاہ میں آ جاؤ۔ جلسہ شروع ہو چکا ہے! قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی گئی —

لوگ حیران تھے کہ یہ کیسے ہُوا اور کیونکر ہُوا —

تلاوت قرآن حکیم کے بعد نعت خوانی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

نعت خوانی ختم ہوئی تو میں تقریر کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ مرزائی چوہدری مسلح ہو کر گھروں سے نکل آئے اور کہنے لگے — جلسہ و تقریر بند کر دو ورنہ تہاڈیاں گُڈیاں چک لواں گے —

وہ یہ بکواس کر ہی رہے تھے کہ چار ڈاچیوں پر نُورا ڈاکو اور اس کے مسلح ساتھی جلسہ گاہ میں خوفناک طوفان کی طرح جلسہ گاہ میں آن پہنچے —

نُورا نے للکار کر کہا — "چوہدری خان احمد اج پتہ لگ جائے گا کہ گڈیاں کناں دیاں چُکیاں جاندیاں نے" —

بس پھر کیا تھا — تقریر ہوئی — مرزائی بھاگ گئے — دروازے بند کر لئے اور لگے معافی مانگنے! —

جلسہ ختم ہُوا — کمرہ میں بیٹھے تو نُورا نے کہا — حاجی خدا بخش جی — جلسہ

کتنا خرچ ہُوا ــــــ جی کل تین سو روپے ـــ

نورا نے رقم دے کر مبارک باد دی ۔

مَیں نے نُورا کو گلے لگاتے ہوئے کہا ــ نُورے! تو ڈاکو ہے ــ بدمعاش اور قاتل ہے مگر آج تُو نے اپنی نبیؐ کی ختمِ نبوّت اور عزت و آبرو بچا کر رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّت کی چابی حاصل کرلی ہے اور تیرے سب ڈاکے قتل اور بدمعاشیاں معاف ہوگئی ہیں ــــــ

نُورا نے اپنا سر میرے پاؤں پہ رکھتے ہوئے اور پھر ہاتھ باندھ کر کہا ــــ کہ شاہ صاحب ــــ آج سے میں ہر برائی ۔ ہر عیاشی ۔ ہر گناہ اور ہر ڈاکے اور ہر قتل سے توبہ کرتا ہوں ــــــــ دوستو ۔ دعا کرو اللہ مجھے معاف کردے ۔

اور پھر میں نے عوام کو نبی پاک علیہ السلام کی وہ حدیث پاک سنائی جس میں سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ اللہ والوں کے پاس جانے سے قبول ہوگئی تھی ــــــ

ایک سال کے بعد دوپہر کا وقت تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی ۔ دروازہ کھولا تو ایک درویش ہاتھ میں تسبیح ــــ کندھے پر مصلیٰ اور لمبی سی داڑھی کے ساتھ لمبا سا کُرتہ پہنے ہوئے ایک درویش اندر داخل ہُوا ۔ اور ان کے ساتھ دو ملنگ بھی تھے ۔ پوچھا حضور ــ میں پہچان نہیں سکا ۔ فقیر مسکرایا اور کہا حضور میں ۔

**نُورا ڈاکو ہُوں !**

اور ان بدکردار چوروں اور خطرناک ڈاکوؤں کی سرگرمیاں ۔ اغوا ۔ لوٹ مار اور دہشت و بربریت صرف سندھ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پورے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ان کا خوفناک گروہ پوری طرح چھایا ہوا ہے ۔ سائیکل کی چوری سے لے کر بنک لوٹنے تک اور بسوں میں واردات سے لیکر انسانوں کے اغوا تک ، ان وحشی درندوں کی سفاکانہ کارروائیاں جاری رہتی ہیں ۔ جنہیں نوائے وقت اخبار کے ذریعہ

Marfat.com

پہلے بھی ان کی نشاندھی کردی گئی ہے اور اب اسی مشہورِ زمانہ اخبار کی دو چار تازہ خبریں ملاحظہ ہوں! ——

مورخہ ۳۰/۹/۱۲ صہ ۱ خبر:۔ سندھ میں ڈاکوؤں نے فیڈریشن بنالی ۔ اور ہر زمیندار سے ۵ لاکھ روپے طلب کرلئے! ۳۰ کلومیٹر کے زرخیز علاقہ میں ڈاکوؤں کا راج ہے ۔ ۵ لاکھ روپے نہ دینے والوں کے بچے اغوا کرلیئے —— کراچی ۔

خبر ۲:۔ خوشاب ۳۰/۹/۱۲ "نوائے وقت" ۔ خوشاب کے قریب کٹھ پہاڑی کے مقام پر ڈاکوؤں کی لوٹ مار ۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹریفک روک دی اور مسافروں کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر لوٹتے رہے" ——

میں گوجرانوالہ جیل میں تھا تو وہاں گجرات کا ایک مشہور اور خطرناک ڈاکو ہرنا بھی بتیس سال کی سزا بھگت رہا تھا —— ایک دن وہ میرے احاطہ سے گزرا ۔ ہاتھوں میں ہتھکڑی ۔ پاؤں میں آہنی بیڑیاں اور بدن پر لوہے کی زنجیریں —— میں احاطہ کے دروازہ پر اسے دیکھنے کے لئے کھڑا ہوگیا ۔ ہرنا ڈاکو ۔ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور پاؤں کی بیڑیاں چھنکاتا ہوا قریب سے گزرا تو میں نے اسے ٹھہرلیا ۔ اسکی دردناک کہانی سنی ۔ کہنے لگا شاہ صاحب ، میں ایک ڈاکو ہوں ۔ مکانوں ، دکانوں اور بنکوں کو لوٹنے والا ڈاکو ، لوگوں کی نیند حرام کرنے والا ڈاکو اور پولیس سے اصل مقابلہ کرنے والا ڈاکو —— اور لوگوں کے ساتھ اپنی نیند بھی حرام کر کے ۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھکر اور یہ سمجھکر کہ اگر پولیس یا کسی گاؤں کے عوام سے مقابلہ ہوگیا تو خدا جانے زندہ واپس آؤں یا نہ ۔ وہ ڈاکو! ——

حضراتِ گرامی —— یہ یاد رہے کہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کے نزدیک ہر وہ پولیس افسر ۔ ہر وہ مجسٹریٹ ۔ ہر وہ جج اور ہر وہ منیجر جو عدل وانصاف کی کرسی پر بیٹھکر کسی معمولی نوعیّت کے مقدّمہ میں ہزاروں اور کسی قتل کے کیس میں لاکھوں روپے رشوت لیکر عوام کو

Marfat.com

لوٹنے والے اور غریب لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال کر فیصلے کرنے والے اور شہر کے ممبر جو ایک کھوکھا رکھوانے کے ۲۵ ہزار روپے اور کسی لڑکی کو سکول میں استانی لگوانے کے ۴ ہزار روپے رشوت لینے والے بنک لوٹنے والے ڈاکوؤں سے زیادہ خطرناک ہیں۔

مگر عجیب قدرت کا نظام ہے کہ وہ تو راتوں کو لوگوں کو لوٹتے اور ڈاکہ ڈالتے ہیں اور یہ حرامخور دن کی روشنی میں عوام کی جیبیں صاف کرتے ہیں۔ پھر ـــ وہ بدمعاش اور یہ شریف ـــ وہ بدتمیز اور یہ مہذب ـــ وہ چور اور یہ معزز، اور وہ ڈاکو اور یہ دانشور۔ کون پوچھے ان کو۔ کون محاسبہ کرے ان کا ـــ کون زنجیریں پہنائے ان کے پاؤں میں اور کون ہتھکڑیاں لگائے ان کے ناپاک ہاتھوں پر ـــ

## اسلام اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن سیّد افتخار الحسن کے نزدیک ملک میں بڑھتے ہوئے غنڈہ گردی کے جراثیم ـ عیاشی و فحاشی کے کیڑے، اور وحشت و بربریت کے اژدھا اور قتل و غارت کے کالے ناگ اور چوری و ڈکیتی کی خطرناک وارداتوں میں ملک میں چلنے والی پنجابی **فلموں** کا کافی حصہ ہے ـــ

بھلا جس اسلامی ملک میں مندرجہ ذیل فلموں کی نمائش زوروں پر ہوں۔ چوروں کی رانی ـ کالے چور اور ڈاکہ تو پھر اس ملک کے عوام تو رہے ایک طرف کالجوں کے طلباء کرام بھی ملوث ہونے لگتے ہیں ـ عرصہ دس سال سے ملک کے سینما گھروں میں ایسی ہی فلمیں چل رہی ہیں جس میں قتل و غارت ـ وحشت و بربریت ـ خون خرابہ ـ مار دھاڑ اور چوری و ڈاکے کے ساتھ ساتھ مصطفےٰ قریشی کے گنڈاسے کا سین اور سلطان راہی کے برچھے کا منظر بڑی مہارت اور خوبصورتی سے نبھایا جاتا ہے، یہانتک خوفناک منظر دکھائے جاتے ہیں کہ مجھ جیسے بوڑھے اور کمزور دل انسانوں کو اخباروں میں تصویریں ہی دیکھکر ڈر لگتا ہے! ـ نہ کوئی تاریخی فلم ـ نہ کوئی گھریلو کہانی اور نہ ہی کوئی سوشل داستان ـــ

Marfat.com

اور ٹیلیویژن پر بھی اخلاق سوز اشتہارات اور حیاباختہ تصویروں کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ احبابِ کرام! —— معاف رکھنا — کتاب گستاخِ رسُول کی سزا سے شروع تو ہوئی تھی۔ سلیمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کے جواب جس میں اس نام نہاد مسلمان نے اسلام اور بانیٔ اسلام پر بازاری زبان وقلم سے رکیک حملے کر کے پوری ملّتِ اسلامیہ کو اپنے خلاف کر کے ایک طوفان کھڑا کروالیا اور ایران کے انقلابی اور روحانی پیشوا امام خمینی کی طرف سے واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی لگوالیا۔

مگر حضراتِ محترم! — بات سے بات نکلتی ہوئی آپہنچی ہر ما ڈاکو اور مہذب ڈاکوؤں تک اور یہ سب کچھ اسلیئے ہوا کہ کچھ ڈاکو تو لوگوں کا ساز و سامان لوٹتے ہیں اور کچھ ڈاکو مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں جیسا کہ سلیمان رشدی اور مرزا غلام احمد قادیانی ——

سلیمان رشدی نے اسلام کی عزّت اور ناموسِ رسالت پر ڈاکہ ڈالا اور غلام احمد نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت پر ڈاکہ ڈال کر اور اپنی کتابوں میں اسلام کے ہر معزز و محترم انسان کو گستاخی کا نشانہ بنا کر اور دین کے ہر ستون کو اپنے بے ادبی کے کلہاڑے سے پاش پاش کرنیکی ناکام کوشش میں جہنم کی آگ کا ایندھن بن گیا اور اپنے بعد آنے والے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا گیا —— اور سلیمان رشدی نے اسلام اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بازاری زبان استعمال کر کے پوری ملّتِ اسلامیہ کو اپنے خلاف کر کے ایک طوفان کھڑا کروالیا اور پھر ایران کے انقلابی اور روحانی پیشوا امام خمینی کیطرف سے اپنے لئے واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی لگوالیا جس کی آواز اسلام آباد میں بھی سنی گئی — اور اب کافی مدت کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اس نے لندن میں عیسائیوں کی گود میں بیٹھ کر وائس آف امریکہ کے نمائندہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے، جسے روزنامہ نوائے وقت نے اپنی ۱۲/۹ بس کی اشاعت میں ان حروف و جملہ کیساتھ لکھا ہے بمعہ تصویر کہ "سلیمان رشدی کا کلمہ تو وہیں رہا، میری کتاب میں اسلام پر کوئی حملہ نہیں، غلط فہمی دور کر لیں۔ معاملہ صاف ہو چکا ہے۔

مسلمان سکالروں کو قائل کر لیا ہے ۔ اور میرے قبولِ اسلام کے بعد تنازعہ ختم ہو جانا چاہیئے" (رشدی)

اب صاحبزادہ سید افتخار الحسن اس بد نہاد انسان اور بد فطرت آدمی کے انٹرویو پر تبصرہ کئے بغیر اس پر چند سوالات کرتا ہے ـــــ میرے وفادار مقتدیوں ۔ فداکار ساتھیو، جانثار مریدو اور قابلِ احترام دوستو اور بزرگو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں !

نمبر (۱) :۔ اگر تیرے نزدیک تیری کتاب میں اسلام پر کوئی حملہ نہیں ہے اور تو نے کوئی کفر نہیں کیا تو پھر کلمہ شریف پڑھکر تجدیدِ اسلام کیوں ؟

نمبر (۲) :ـــ اور اگر تیرے نزدیک معاملہ صاف ہو چکا ہے تو پھر انگریزی حکومت کی پناہ کی کوٹھڑی سے نکل کر آزاد فضا میں عام مسلمانوں سے بغلگیر کیوں نہیں ہو جاتا ؟۔

نمبر (۳) :۔ وہ مسلمان سکالر کون ہیں جنہیں تو نے اپنے کفریات پر قائل کر لیا ہے ؟۔

نمبر (۴) :ـ اے پاگل رشدی مسلمان سکالر تو یہ ہیں جنھوں نے تیری کتاب کے خلاف اسلام آباد میں ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے پاکستان کی ظالم، سفاک اور رشوت کے ذریعہ خنزیر کا گوشت کھانے اور سور کا لہو پینے والی پولیس نے بینظیر بھٹو کے عہدِ حکومت میں گولیوں کی بارش کر کے چھ مسلمانوں کو شہید کر کے ابدی نیند سلا دیا تھا۔

اور وہ مسلمان سکالر مندرجہ ذیل تھے ۔

مولینا عبد الستار خاں نیازی ۔ مولینا کوثر نیازی ۔ مولینا فضل الرحمٰن اور نوابزادہ نصر اللہ خان۔

ہم اگر آج بھی قرآن کو سینوں سے لگا لیں، احکام خداوندی کی پابندی اور شریعت مصطفے کی سربلندی کرنا سیکھ لیں اور گستاخانِ رسول کا مقابلہ کریں تو ہماری مشکل آسان ہو سکتی ہے ۔ اور ہم ہر قسم کے اقتصادی اور معاشی بحران پر قابو پا سکتے ہیں اور وہ گستاخ رسول چاہے بد نام زمانہ سلمان رشدی ہو یا جہنم کی آگ کا ایندھن مرزا غلام احمد قادیانی ـــ اور

اب جو گرداب بلا میں پھنسی ہے کشتی ؛ دین و ایمان کی قوت سے نکل سکتی ہے
اور ۔ ہم اگر آج بھی اللہ کو راضی کر لیں ؛ تو ۔ آج بھی قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے ۔

Marfat.com

حضرات محترم! ـــــ اب میں عرصہ تین سال سے بیمار اور صاحب فراش ہوں، یہانتک کہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی جامع مسجد الفردوس منصور آباد کی انتظامیہ نے رونق اور ذوق میں فرق نہیں آنے دیا ـــ بلکہ مسجد کے نمازیوں ـــ مقتدیوں اور میرے مریدوں کی عقیدت ملاحظہ ہو کہ مجھے حجرہ سے کرسی پر اٹھا کر مسجد کے محراب و منبر تک لیجاتے ہیں اور پھر دوران تقریر وہی داد و تحسین کے پھول اور وہی نذرانوں کی بارش ـــــ اور مجھے اپنی انتظامی کمیٹی پر ناز ہے اور کمیٹی کو میری خطابت پر فخر ہے۔ اسلیئے بھی کہ میری خطابت صرف جامع مسجد الفردوس تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہر فرقہ میری خطابت کو انتہائی شوق سے سنتا ہے ۔ ابھی ۹۱/۱ ۴ کو انجمن سپاہِ صحابہ، دیوبندی کی طرف سے یوم صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منایا گیا جس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا اور اشتہار میں میرا نام بھی لکھدیا تھا ـ مگر افسوس کہ علالت اور فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہونے کے باعث اس جلسہ میں شریک نہ ہو سکا ـــــ

اور اسی روز یعنی ۹۱/۱ ۴ ہی کو حضرت علی علیہ السلام کے ملنگوں یعنی شیعہ حضرات کی طرف سے جناب صادق گنجی مرحوم ایران کے قونصل خانہ لاہور کے ڈائریکٹر جنرل کے ایصالِ ثواب کیلیئے ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا، اسمیں بھی مجھے دعوت تھی اور اشتہار میں بھی میرا نام شامل تھا ـ مگر بیمار اور علیل ہونے کے باعث شرکت نہ کر سکا ـ

پچھلے سال ـــ امین پور بازار فیصل آباد کی جامع مسجد اہلحدیث کے حضرات کی طرف سے ایک احتجاجی جلسہ ہوا علامہ ظہیر الٰہی کے بارے میں جسمیں میرا خطاب بھی تھا ـ اور پھر میں نے اپنی ۴۵ سالہ خطیبانہ زندگی اس انداز سے گذاری کہ ملک کے ہر فرقہ نے اسے سراہا ہے اور میرے خطاب کی تعریف کی ہے ـ داد و تحسین کے پھول نچھاور کیئے ـ

اور یہ بھی یاد رہے کہ مجھے افتخارِ ملّت کا خطاب شیخ القرآن حضرت علامہ محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے گوجرہ کے سٹیج پر دیا تھا اور شہبازِ خطابت کا خطاب

مجھے غزالی زماں اور ولیِ کامل حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدرسہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ میں عطا کیا تھا جبکہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبزادہ فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کچھ مولویوں کی سازش سے مجھے رات کے ایک بجے تقریر کا وقت دیا گیا جبکہ لوگ جلسہ گاہ سے جا رہے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تقریر کا موضوع ختم نبوّت تھا۔ تو میں نے جاتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ دوستو اور بزرگو۔ میری ایک بات سن لو اور پھر چلے جانا۔ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ مجھے سلسل بول کی بیماری ہے۔ اور بعض دفعہ تو مجھے ایک رات میں سَو دفعہ بھی پیشاب آجاتا ہے تو میں اس انگریزی اور جھوٹے اور کذّاب نبی سے پوچھتا ہوں کہ۔ دن اور رات کے گھنٹے ۲۴ اور پیشاب سَو دفعہ تو تجھے وحی کس وقت آتی ہو گی اور پھر میں نے۔ اسیرؔ شاعر کا یہ پنجابی کا شعر پڑھ دیا کہ ــــ ع

سلسل بول دا جیہڑا مریض ہووے ؛ اوہ کسے مسیتے امام نہیں ہو سکدا
تہانوں سچ وی گل میں دس دیواں ؛ نبی کدی غلام نئیں ہو سکدا

بس پھر کیا تھا جاتے ہوئے لوگ ٹھہر گئے، گئے ہوئے بھی واپس آ گئے اور پھر رات دو بجے تک ایمان افروز تقریر کے بعد علامہ رازیؔ دوراں نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب کی تقریر کیوں کامیاب نہ ہوتی شہبازِ خطابت جو ہوئے۔ ع

کلیوں کو بھی سینہ کا لہو میں نے دیا ہے ؛ کہ گلشن کی فضا صدیوں مجھے یاد کرے گی۔

آخر ایک دن دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ سانس رُک رُک کر آنے لگا اور شوگر کا زاویہ بھی انتہا کو پہنچ گیا تو اہل خانہ نے گھبرا کر مولینا محمد اشرف ہمدانی کو فون کیا اور ساری کیفیت بیان کی۔ انہوں نے نہایت ہی خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے میرا علاج کرانے کی حامی بھرلی اور کہا کہ صاحبزادہ صاحب کو فوراً نیشنل ہسپتال لے آؤ،

Marfat.com

میں وہاں انتظار کروں گا۔ رات کے دس بجے کے قریب ہسپتال پہنچے تو دیکھا کہ مولینا صاحب وہاں موجود تھے اور انہوں نے ہسپتال کے تمام ذمہ دار ڈاکٹروں کو بلا لیا ہوا تھا۔۔۔ مثلاً۔ ڈاکٹر ظفر احمد صاحب۔ ڈاکٹر شمیم احمد صاحب، ڈاکٹر خان محمد صاحب۔ ڈاکٹر لیاقت علی صاحب اور ڈاکٹر محمد طاہر صاحب ۔۔۔

ان حضرات نے نہایت ہی ہمدردی و خیر خواہی کیساتھ مجھے داخل کر لیا اور پھر ہر طرح اور ہر قسم کا علاج شروع کر دیا۔ کوئی دو گھنٹے کے بعد مجھے ہوش آیا اور جہاں موت کے سائے مجھ پر منڈلا رہے تھے ان ڈاکٹروں کے علاج اور حسن سلوک کے باعث مجھے زندگی کے آثار دکھائی دینے لگے اور مجھے مایوسی و ناامیدی کی کالی راتوں میں پاس و اُمید کی صبح تاباں دکھائی دینے لگی اور لمبی بیماری کی زحمت کی تاریکی میں نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں مجھے رحمت کا سورج نظر آنے لگا۔ ڈاکٹر ظفر احمد صاحب کی مریضوں کے ساتھ اتنی مٹھاس بھری گفتگو ہوتی ہے کہ مریض کی آدھی مرض کا علاج ہو جاتا ہے اور پھر دوسرے ڈاکٹروں کی قابلیت و مہارت اور تجربہ کاری بھی قابل تحسین و آفرین ہے۔ اور پھر ان فرشتہ سیرت ڈاکٹروں کے ساتھ کام کرنے والے کمپوڈر۔ نرسیں اور مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والا سارا عملہ بھی دن رات مصروف عمل رہتا ہے اور رات کو بھی ہر دس منٹ کے بعد کوئی نہ کوئی ڈاکٹر، کوئی نہ کوئی کمپوڈر اور کوئی نہ کوئی نرس مریض کا حال پوچھنے۔ حوصلہ دینے اور صحت کی دعا کرنے آجاتا ہے۔ آخر ایک ہفتہ کے بعد وہاں سے صحتیاب ہو کر گھر آگیا۔ اس دوران مولینا محمد اشرف ہمدانی صاحب نے اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا۔

اور اب بھی کبھی طبیعت خراب ہو جاتی ہے تو ڈاکٹر ظفر احمد صاحب کے کلینک پر چلا جاتا ہوں اور پہلے تو ڈاکٹر صاحب سے وقت لینے کیلئے ایک مولوی صاحب سے ملنا پڑتا ہے جو نہایت ہی خوش اخلاق اور خوش مزاج ہونے کیساتھ ساتھ مریضوں سے پورا پورا تعاون بھی کرتے ہیں غرضیکہ۔ فیصل آباد کا یہ نیشنل ہسپتال ایک مکمل شفاخانہ اور بہترین علاج گاہ ہے۔

Marfat.com

قارئین کرام! — اب میں چراغِ سحری اور زندگی کے سفر کی آخری منزل پہ اوسط مٹی کا بنا ہوا ایک دیا ہوں جو موت کے ایک معمولی سے جھونکے اور کسی بے وفا دوست کی چادر کی ہلکی سی ہوا سے بھی بجھ سکتا ہے — مگر مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ مرنے سے پہلے آج ۹۱/۱/۶ کی نوائے وقت اخبار میں یہ خبر پڑھ لی ہے کہ۔ سلیمان رشدی کے وکیل نے اس شیطان کی وکالت کرنے سے انکار کر دیا ہے — شاید اسلئے کہ وہ

## گستاخِ رسول ہے! —

حضراتِ محترم! — میری اس تین سال کی بیماری میں کسی رشتہ دار نے میرا ساتھ نہیں دیا — ہاں البتہ ساتھ دیا تو میرے مخلص مریدوں — وفادار نمازیوں - جانثار مقتدیوں اور غمگسار دوستوں نے اور پھر یا بڑے بھائی صاحب صاحبزادہ سیّد محمد یعقوب صاحب ہیں، جنہیں میری بیماری کا احساس ہے، وہ کبھی کبھی پتہ کرنے آجاتے ہیں اور اگر آنے میں دیر ہو جائے تو ٹیلی فون پر ملاقات کر لیتے ہیں — اور یا وفادار بیوی ہے جو دن رات میری تیمار داری میں لگی رہتی ہے، اور نہ اسے دن کو آرام نہ رات کو نیند — کمال یہ ہے کہ دوائی دینے اور پلانے میں اتنی ماہر اور تجربہ کار ہو چکی ہے کہ سند یافتہ نرس معلوم ہوتی ہے — اور یا پھر صاحبزادہ سیّد ابرار الحسن ہے جو انجان اور بے سمجھ ہونے کے باوجود رات کو جب کبھی بیماری میں شدّت پیدا ہو جاتی ہے تو بیچارہ کار پر ڈاکٹروں کے دروازے کھٹکھٹاتا پھرتا ہے مگر یہ نازک مزاج اور تندخو ڈاکٹر جو دن کو کسی مریض کی طرف پیار سے نہیں دیکھتے رات کو کسی کے کام کیسے آسکتے ہیں —

ہاں البتہ — ڈاکٹر سیّد محمد ارشاد صاحب کا کمپوڈر امداد حسین جب بھی بلواؤ حاضر ہو جاتا ہے اور سچ پوچھو تو یہ انسان دوست آدمی کئی سالوں سے محلہ طارق آباد کیلئے دن رات۔ سول سرجن کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے سرانجام دے رہا ہے — صاحبزادہ محمد اویس اور چھوٹی بچیاں ہیں جو ابھی زندگی اور موت

Marfat.com

کے نشیب و فراز سے نا آشنا ہونے کے باوجود میری خدمت گذاری میں رہتی ہیں۔
ان نادان اور انجان بچوں کے سوا میرا ہے بھی کون ؟ ——
اللہ پاک —— رسولِ پاک —— اور مرشد پاک ——
اور باقی حضرات کی یہ روش ہے —— کہ

جیہڑے کہندے سن مراں گے نال تیرے
آیا وقت تے چھڈ کے یار ٹر گئے
بدلہ میری وفا دا دین بدلے
میری قبر تے سُٹ کے ہار ٹر گئے

اور —— جیہڑے کہندے سن مراں گے نال تیرے
آیا وقت تے او کمزور نکلے
پی کے دُدھ بھُلیاں تان سوں گئے
خون دین والے مجنوں ہور نکلے

آخر میں میری ہر ایک کیلئے بقولِ اقبالؒ مرحوم یہ دعا —— کہ

خدا پھولا پھلے رکھے چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

قارئین —— آج میری بیماری کے دوران میری تیمارداری ۔ حوصلہ افزائی اور خبرگیری نہ کرنے والے اور ہنسنے والے —— کل

جدوں اکھاں میٹیاں میں اے دیوانے مینوں رون گے ؛ شمع بجھ گئی تے پروانے مینوں رون گے
تے گھر وچوں جدوں وی جنازہ میرا اٹھے گا ؛ بیگانے تے اپنے بیگانے مینوں رون گے

والسلام —— صاحبزادہ سید افتخار الحسن
طارق آباد —— فیصل آباد

# تعارف

## مبلغ اسلام حضرت مولینا پیر سیّد زاھد علی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

زندگی ایک سفر ہے۔ لاکھوں انسان اس سفر کو طے کر لینے کے بعد حیاتِ مستعار کی سرحد کو عبور کر کے ابدی نیند سو چکے ہیں۔ اس دُنیائے ناپائیدار میں نہ کوئی ہمیشہ رہا ہے اور نہ رہے گا۔ مالک الملک اللہ ربّ العلمین جلّ الجلالہٗ کے فیصلہ کے مطابق سبھی کو جامِ فنا نوش کرنا ہے۔ ہر ایک کو اس دنیائے رنگ و بُو کو چھوڑ کر سپردِ خاک ہونا ہے۔ مگر کچھ لوگ اس جامِ فنا کو اس عظمت سے نوش کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد زندہ ہوتے ہیں۔ جو اس دارِ فانی سے رُخصت ہو جانے کے بعد اپنی حسین یادوں کی وجہ سے زندہ و جاوید رہتے ہیں، وہ فنا ہو کر بھی بقا کی رفیع منزلوں پر فائز رہتے ہیں۔ انہیں پُر وقار، صاحبِ عظمت لوگوں کے لیئے تو کہا گیا ہے ——— "کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے"!

حضرت پیر سیّد زاھد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی مقدّس نفوسِ قُدسیّہ میں ہے۔ آپ گو ظاہری طور پر ہم سے رُخصت ہو چکے ہیں، اپنے کارہائے نمایاں کی وجہ آج بھی زندہ ہیں۔ جیسے ان کا ذکر، اُن کی حیاتِ ظاہری میں ہوتا تھا۔ اس سے کئی درجہ بڑھ کر آج بھی ہو رہا ہے۔ ان کے عقیدت مندوں میں ان کا نام ہمیشہ عقیدت و محبّت سے لیا جاتا رہے گا ———

**بغدادی مسجد**:۔ فیصل آباد کی خوبصورت کالونی گلبرگ اے میں ان کی سعیٔ جمیل سے تعمیر ہونے والی حسین و جمیل منقش بغدادی مسجد کے در و دیوار انہیں آج بھی خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں۔ بغدادی جامع مسجد کا منبر شریف جس پر آپ جلوہ افروز ہو کر ہزاروں سامعین کے قلوب کو اپنی سحر بیانی سے عشقِ رسُول کو گرمایا کرتے تھے۔ اپنے عظیم خطیب کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

Marfat.com

**دارالعلوم نوریہ رضویہ رجسٹرڈ :** ــــــ فیصل آباد کی عظیم دینی درسگاہ جو ان کی شب و روز کی محنت شاقہ سے معرضِ وجود میں آئی۔ اپنے بانی کی یاد دلا رہی ہے، جس کی تعمیر و ترقی کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کو ایسا وقف فرمایا کہ ان کی آخری آرامگاہ بھی اسی درسگاہ کے ایک برآمدہ میں بنی ہوئی ہے۔ ملکی سطح پر شہرت یافتہ یہ عظیم درسگاہ شاہ صاحب کی زندگی کی عظیم یادگار ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے وہ کم ہوگا۔

شاہ صاحب کی حیات مبارکہ میں آپ کے قائم کردہ اس ادارہ میں شعبۂ حفظِ قرآن۔ شعبۂ تجوید و قرأۃ، شعبۂ درسِ نظامی کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا۔ سینکڑوں کی تعداد میں علماء، حفّاظِ کرام اور قرّاء حضرات نے کامیاب ہونے کے بعد دستار فضیلت اور سندِ فراغت حاصل کی۔ اور پھر علمِ دین کی اشاعت کے لئے ملک بھر میں پھیل گئے۔

بحمدللہ یہ دینی ادارہ حضرت پیر سیّد زاھد علیشاہ رحمۃ اللہ صاحب کی رُوحانی توجّہات سے پوری آب و تاب سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ سے تربیّت یافتہ مدرّسین کی جماعت، مولانا قاری محمد صدّیق قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوریہ رضویہ کی قیادت میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہے۔ ملک کے گوشہ گوشہ سے آئے ہوئے سینکڑوں طلبہ علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مڈل، میٹرک میں زیرِ تعلیم ہیں۔ دارالعلوم اپنی معیاری تعلیم، اعلیٰ نظم و نسق، صاف ستھرے ماحول اور عملی تربیّت کی وجہ سے پورے ملک میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔

**مکتبۂ نوریہ رضویہ :** ــــــ پیر سیّد زاھد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ایک اشاعتی ادارہ مکتبۂ نوریہ رضویہ کے نام سے قائم کیا جس کے تحت اُردو۔ فارسی۔ عربی کی نایاب کتب کی اشاعت کرکے ملک کے گوشے گوشے تک پہنچایا۔ بحمداللہ کتب خانہ مذکور بھی آج ملک کے عظیم کتب خانوں میں شمار ہوتا ہے۔

Marfat.com

**پرائمری سکول**:۔۔۔ دار العلوم نوریہ رضویہ سے ملحق برآمدوں میں نوریہ رضویہ پرائمری سکول کا بھی اجرا کیا گیا، تاکہ گردونواح میں رہنے والے بچے دینی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں اور ملک و ملت کا بہترین سرمایہ ثابت ہو سکیں۔ شاہ صاحب قبلہ نے چار مرتبہ زیارت حرمین شریفین کا شرف حاصل کیا۔ دینِ حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ملک کے طول و عرض میں تبلیغی دورے فرمائے۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

**تحصیل علم**:۔۔۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم پیلی بھیت (انڈیا) کی مرکزی جامع مسجد میں اپنے جدّ امجد مولینا حافظ سیّد شوکت علی شاہ۔ مولینا قاری عبد الحفیظ اور جناب قاری نوشہ علی سے حاصل کی پھر ۱۹۵۰ء میں والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے۔ سکھر میں رہائش اختیار کی ۱۹۵۴ء میں علم دین کے حصول کی خاطر مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ استاذِ کامل شیخ المحدثین حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ سے عرصہ نو سال میں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ حضرت محدث اعظم پاکستان نے اپنے دست مبارک سے دستار فضیلت سجائی اور سند فراغت عطا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عربی کا امتحان پاس کیا۔

**وصال**:۔۔۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ ہجری بمطابق ۳ فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک کراچی میں انتقال فرمایا۔ آپ عرس اعلیحضرت میں شرکت کے لئے گاڑی سے اتر کر رکشہ میں دار العلوم امجدیہ کراچی کے لئے سوار ہوئے۔ اور راستہ ہی میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

Marfat.com

آسمانِ علم و فضل کا آفتاب عالمتاب ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ دار العلوم جامعہ امجدیہ کراچی میں آپ کو غسل دیا گیا۔ حضرت علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی صاحب کی اقتداء میں کثیر تعداد علماء کرام اور عوام نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں کراچی سے بذریعہ طیارہ آپ کی میّت کو فیصل آباد لایا گیا۔ ائیرپورٹ سے آپ کا جنازہ استاذِ کامل محدّث اعظم پاکستان ابو الفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر لایا گیا پھر وہاں سے بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے لایا گیا، جہاں پر صبح سے نمازِ عصر تک زائرین میّت کا بہت بڑا ہجوم ہو چکا تھا۔ نمازِ عصر کے بعد قریبی پارک میں صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بغدادی مسجد سے متصل برآمدہ میں اس عاشقِ رسول کو دفن کیا گیا ــــــــــ

آپ کا عرس ہر سال ۲۵/۲۴ صفر المظفر کو بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد میں منایا جاتا ہے۔

حضرت قبلہ سیّد زاھد علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے چھ بچّے اور دو بچّیاں چھوڑیں۔ آپ کے سب سے بڑے فرزند صاحبزادہ سیّد ھدایت رسول شاہ صاحب، حفظِ قرآن اور میٹرک تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے ادارہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور ایم۔ اے میں زیرِ تعلیم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ــــــــــ

مندرجہ بالا حقائق کے علاوہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کے نزدیک حضرت شاہ صاحب علیہ رحمہ ایک صاحبِ قلب و نظر، صاحبِ علم و عمل

Marfat.com

اور صاحبِ قلبِ سلیم ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مردِ درویش اور مردِ کامل ہونے کے ساتھ ساتھ فقر و درویشی کے راستہ پر بھی گامزن تھے یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنی تمام کتابوں کے حقوق ان کے صاحبزادگان کی دیانت و امانت کے پیشِ نظر دے دیئے ہیں۔

○ ——— سیّد افتخار الحسن زیدی

Marfat.com

# نسبت باعثِ جنّت

تصنیف لطیف: صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی ۔

نسبت اگر اچھی ہو تو پستی کو بھی بلندی مل جاتی ہے۔ خاک کی نسبت اگر نعلین اقدس سے ہو جائے تو وہ لعلِ بدخشاں سے بھی عظیم تر ہو جاتی ہے۔

نعلین کی نسبت اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے تو اُسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تاجِ سر بناتے ہیں۔

نسبت اولیاء اگر سگِ اصحابِ کہف کو جنّت میں لے جا سکتی ہے تو پھر بندۂ مومن جنّت میں کیوں نہیں جا سکتا۔

جس کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو وہ تو خود جنّتوں کا مالک ہوتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں اس موضوع کو ترتیب دیا گیا ہے قرآن و احادیث، تواریخ و تفسیر کی کتب سے معتبر حوالہ جات سے مزیّن مرقّع بہترین کتابت، روشن آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد، مناسب سائز۔

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com

# نسبت باعثِ جنّت

تصنیف لطیف، صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی۔

نسبت اگر اچھی ہو تو پستی کو بھی بلندی مل جاتی ہے۔ خاک کی نسبت اگر نعلین اقدس سے ہو جائے تو وہ لعل و بدخشاں سے بھی عظیم تر ہو جاتی ہے۔ نعلین کی نسبت اگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے تو اُسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تاجِ سر بناتے ہیں۔

نسبت اولیاء اگر سگِ اصحاب کہف کو جنّت میں لے جا سکتی ہے تو پھر بندۂ مومن جنّت میں کیوں نہیں جا سکتا۔

جس کی نسبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو وہ تو خود جنتوں کا مالک ہوتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں اس موضوع کو ترتیب دیا گیا ہے قرآن واحادیث، تواریخ و تفسیر کی کتب سے معتبر حوالہ جات سے مزیّن مرقّع بہترین کتابت، روشن آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد، مناسب سائز۔

ناشر
مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد